بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 6, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٩- لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ
عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ہ

(البقرہ (٢) آیت ١٧٧)

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔
نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق کی طرف
کر دیا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ فرد اللہ تعالےٰ، آخرت کے دن،
فرشتوں کتاب یا تمام کتب سماوی اور تمام پیغمبروں پر ایمان رکھے، اور اللہ تعالیٰ
کی محبت میں اعزہ واقارب، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے
والوں اور غلاموں (قرضداروں) کو روپیہ دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ
دے اور جو افراد اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف، عصبیت اور جنگ کے دوران ثابت
قدم رہیں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 6, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹- لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ
عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ہ

(البقرہ (۲) آیت ۱۷۷)

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔
نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق کی طرف
کر دیا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ فرد اللہ تعالےٰ، آخرت کے دن،
فرشتوں کتاب یا تمام کتب سماوی اور تمام پیغمبروں پر ایمان رکھے، اور اللہ تعالیٰ
کی محبت میں اعزہ واقارب، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے
والوں اور غلاموں (قرضداروں) کو روپیہ دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ
دے اور جو افراد اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف، عصبیت اور جنگ کے دوران ثابت
قدم رہیں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

POINTS OF ORDER

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین! جس طرح حالیہ فسادات کوئٹہ اور کراچی میں ہوئے ہیں، ان میں کئی افراد کی جانیں تلف ہو چکی ہیں، تو اس کے لئے ایوان سے آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: کچھ نارمل کارروائی کے ختم ہونے پر آپ ضرور دعائے مغفرت پڑھیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم،

In pursuance of sub-rule (1) Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for January 1987 session of the Senate of Pakistan :

1. Lt. Genl. (Retd) Saeed Qadir.
2. Malik Faridullah Khan.
3. Mr. Hussain Bakhsh Bangulzai.

I would aslo like to inform the House in terms of Rule 16 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, that Doctor Muhammad Assad Khan has resigned as member of the Senate.

اب بیشک دعا پڑھ لیجئے۔

(جناب عبدالرحیم میرداد خیل نے دعائے مغفرت کی)

Mr. Chairman : Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, I suggest that a special day may be allotted for discussing the recent occurrences which took place in Karachi with a view to give suggestions to the Government that these tragic incidents may not occur in future.

Mr. Chairman : Honourable Interior Minister.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Mr. Chairman Sir, would you kindly permit me to make a statement in the House on the recent tragic incidents at Karachi and Hyderabad. I am sure these have

pained us all and I am sure that the members of this House would like to discuss the same. May I, therefore, request you to kindly fix a date and time for the same.

Mr. Chairman : So you are supporting the request of Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Yes Sir.

Mr. Chairman : Now, you raise your point of order Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I just want to submit that as you are aware I have submitted a privilege motion on this very issue. I appreciate the sincerity of the treasury benches in trying to discuss this subject but I do not think that this can in any way pre-empt or nullify the privilege motion which I believe will be considered in today's session.

Mr. Chairman : Well, as you know privilege motions are discussed, debated and decided on merit. When we come to that, I think, you can raise whatever objection you have.

Mr. Javed Jabbar : Sir, such points are not normally raised before the Question Hour. Why has this so specifically been done today?

Mr. Chairman : Well, if somebody gets up on a point of order in order to regulate the business of the House, I think, it is perfectly in order to suggest that a day or two or whatever he thinks proper should be set apart for discussion certain issues. This is a part of the business of the House and these points of order relate to regulating the business of the House. So, I think, this is perfectly in order.

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! سینٹ کے اجلاس بہت تاخیر سے بلائے جا رہے ہیں اور ان کا کوئی شیڈول پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتا۔ دوسرے ملکوں میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ونٹر سیشن کب ہے، سمر سیشن کب ہے، لیکن یہاں جب حکومت اپنی مصلحت دیکھتی ہے وہ اجلاس کو ملتوی

[Maulana Kausari Niazi]

کر دیتی ہے اور جب اس کی مصلحت ہوتی ہے وہ بلا لیتی ہے۔ اس طرح بہت سے مسائل جو وقت پر اٹھائے جانے چاہئیں ان کا نوٹس ہم نہیں لے پاتے۔ اس لئے میں آنریبل لاء منسٹر سے گزارش کروں گا کہ وہ آئندہ پہلے سے یہ مشتہر کر دیں اور یہ طے کر دیں کہ یہ سیشنز کب ہوا کریں گے۔ دوسری گزارش اس ضمن میں یہ ہے کہ ابھی حال ہی میں صدر مملکت نے دانشوروں کا ایک moot بلایا تھا اور اس کے بارے میں انھوں نے فرمایا کہ جو سفارشات وہاں پیش ہوئی ہیں، وہ پارلیمنٹ کے سامنے لائی جائیں گی اور وہ بھی ان پر غور کرے گی میں لاء منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کب پارلیمنٹ کے ممبروں کو وہ سفارشات پیش کر رہے ہیں اور ان پر یہاں ہاؤس میں غور کرنے کے لئے کونسا دن مقرر ہو رہا ہے تاکہ یہاں بھی ہاؤس میں ڈیبیٹ ہو سکے اور ان پر غور کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ کا پہلا جو پوائنٹ ہے وہ فی الحال ان آرڈر ہے اس کے متعلق آپ کو یاد ہوگا میں نے خود بھی ٹریژری بینچز سے یہ درخواست کی تھی کہ اجلاس کے بلانے کے لئے اگر سال کے شروع ہی میں ایک پروگرام بنایا جائے (اس وقت سال کی میرے خیال میں تاریخ بھی طے نہیں ہوئی تھی) تو ممبران کو بھی پتہ ہوگا کہ کب شروع ہو رہا ہے اور کونسا سیشن کتنے دن چلے گا اور کس ٹائپ کا بزنس اس میں آئے گا، غالباً لاء منسٹر صاحب اس پر غور بھی کر رہے ہیں اور انہوں نے اس دفعہ کچھ کوشش بھی کی ہے، لیکن آپ کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ کچھ تاخیر ہوتی ہے۔ لیکن اس میں جہاں تک قانون اور آئین کے تقاضے ہیں وہ کوئی injure نہیں ہوئے اور امید رکھتے ہیں کہ دیر آید درست آید، یہ سیشن زیادہ چلے گا اور دیگر تقاضے پورے کرنے ہیں وہ بھی پورے ہو جائیں گے۔

Whether you want to say any thing in reply to what Maulana Kausar Niazi has said with regard to the programme for regulating the business of the House ?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, there were certain reasons why this matter was delayed and I do appreciate the anxiety of the honourable member that we should have a definite plan for next year. I will, *Insha Allah,* try and give a definite programme for the next session starting from the 21st of March, 1987 and as far as possible, Sir, we will try and adhere to that programme both in the National Assembly and the Senate.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا دوسرا حصہ بھی ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : دوسرے حصے کے ساتھ میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب کا تعلق نہیں ہے۔ جب وہ چیز آ جائے گی تو پھر بتایا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی : مگر آپ کا تعلق ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں میرا کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی : آپ دانشور نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین : میں دانشور نہیں ہوں اور نہ میں نے کبھی claim کیا ہے کہ میں دانشور ہوں۔

مولانا کوثر نیازی : لیکن آپ وہاں تشریف فرما تھے۔

جناب چیئرمین : میرا تو غالب کا مقولہ ہے کہ لاف دانش غلط اور نفع عبادت معلوم۔

مولانا کوثر نیازی : آپ وہاں تشریف فرما رہے ہیں مسلسل۔

جناب چیئرمین : میں as an observor تھا۔ میں نے اس وقت کسی کو کہا یا کسی نے پوچھا مجھے جو بیج دیا ہوا تھا اس پر مشاہد لکھا ہوا تھا۔ کسی نے پوچھا وہاں پہ شاہد حسین صاحب بھی تھے۔ آپ کس capacity میں ہیں؟ میں نے کہا۔ میں مشاہد حسین ہوں، میرا اس کے ساتھ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی : سینٹ میں کم سے کم ایک دانشور ضرور ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین : وہ سب آپ بیٹھے ہوئے ہیں سینٹ کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ کم ازکم پانچ دانشور ہیں ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی : قاضی عبداللطیف صاحب نے نمائندگی ہماری طرف سے کر دی۔

جناب چیئرمین : اچھا جی سوالات ۔ سوال ۱ قاضی عبداللطیف صاحب ۔

QUESTIONS AND ANSWERES

CORRUPTION CASES AGAINST OFFICERS B.S. 17 AND ABOVE

1. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the total number of the officers in grade 17 and above arrested and/or prosecuted on charges of corruption and misappropriation of funds during the period from Ist January, 1980 to 30th August, 1986, indicating their names and other particulars of punishment, if any, awarded to them ; and

(b) whether it is a fact that Anti-corruption Department has to get prior permision to file a case against the officers in grade 17 and above ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) 133 officer were arrested and/or prosecuted. The names and other particulars are annexed.

(b) Yes.

LIST OF OFFICER IN BSP-17 AND ABOVE ARRESTED PROSECUTED ON THE CHARGE OF CORRUPTION/MIS-APPROPRIATION OF FUND DURING 1-1-80 TO 30-8-86

S. No.	Name and Designation	Department	Present Position
1	2	3	4
Central Zone			
1.	Saeed Khan, SDO.	WAPDA.	The case is pending with Enquiry Officer, Ministry of Interior for Departmental action.
2.	Mushtaq Ahmad, Managing Director.	National Chemical.	The case is pending Trial in the court of Mr. Justic Ghazanfar Ali Gondal.
3.	Nawaz-ul-Haq, SDO.	WAPDA.	The case is pending trial in court of Spl. Judge Central Lahore.

1	2	3	4
4.	Manzoor Sial, SDO.	WAPDA.	The accused has been acquitted by the court of Spl., Judge (C) Lahore.
5.	Arshad Ali Majid, SDO.	WAPDA.	The accused has been punished in the Departmental action by stopping one increment.
6.	Mehmoob Alam, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
7.	Mirza Muhammad Ishaque, SDO.	WAPDA.	The case is pending in the court of Spl. Judge Central Lahore.
8.	Muhammad Mushtaq, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
9.	Malik Mushtaq , Deputy Supdt.	CE&LC.	The case has been closed.
10.	Muhammad Arshad, SDO.	WAPDA.	The Case has been closed.
11.	Mian Naseer-ud-Din, *Ex*-Assistant Accounts officer	A.G.P.	The case is pending in the court of Spl. Judge (C) Lahore.
12.	Tajmmul Hussain, Manager A.V.P.	National Development Finance Corporation	The case is pending Investigation.
13.	Najeeb Ullah, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
14.	Amjed Hadayat Butt, Executive Engineer.	WAPDA.	The case has been closed.
15.	Shahid M. Akhtar, Executive Engineer.	WAPDA.	The case has been closed.
16.	Abdul Waheed, Executive Engineer.	WAPDA.	The case has been closed.
17.	Zameer Hussain Bhatti, Executive Engineer.	WAPDA.	The case has been closed.
18.	Muhammad Makhdoom Tariq Mufti, Executive Engineer.	WAPDA.	The case has been closed.
19.	Muhammad Afzal, Budget and Account Officer.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
20.	Abdul Qayyum Executive Officer.	Cantonment Board Okara.	The case has been closed.
21.	S.M.A. Naqvi, C.M.E.	P.M.D.C. Lahore.	The case has been closed.
22.	Munir Ahmed Noon, Deputy Manager.	PASSCO.	The case is pending Investigation.

1	2	3	4
23.	Muhammad Sharif, SDO.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
24.	Ch. Aftab Ahmed, Divisional Engineer.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
25.	Tassadaq Amin Khan, Managing Director.	Ghee Corporation.	The case is pending Investigation.
26.	Ajab Shah, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
27.	Riaz Ahmed Khokher, SDO.	WAPDA.	The case is under Investigation.
28.	Pervaiz Khan, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
29.	Farrakh Javed Tariq, SDO.	WAPDA.	The case is pending for Departmental action.
30.	Mukhtar Ahmed, Resident Engineer.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
31.	S. Shabi ul Hasnain Naqvi, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
32.	Mubarak Ali Shah, Senior Poupulation Officer.	Population Department.	The case has been closed.
33.	Mehmood Mukhtar Mutial XEN.	High Way.	The case has been cancelled.
34.	Abdullah Jan, SDO.	T&T	The case is pending Investigation.
35.	Bashir Ahmed Cheema, SDO.	T&T	The case is under Investigation.
36.	Dr. Imtiaz Ahmed Gill.	Civil Hospital.	The case has been transferred to Provincial ACE.
37.	Dr. Abdul Aziz.	Health Centre.	The case has been transferred to Provincial ACE.
38.	M.A. Manan, SDO.	WAPDA.	On result of Departmental action the accused has been exonorated.
39.	Wasif Khan, SDO.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
40.	Shaukat Ali, Gift Tax Officer.	Taxation.	The case has been closed.
41.	Noor Ahmed, Assistant Director.	Agriculture Department.	The case has been transferred to ACE Multan.

1	2	3	4
42.	Yar Muhammad, SDO.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
43.	Taj Muhammad, Group Officer.	P.N.C.B.	The case is pending Investigation.
44.	Muhammad Saleem, Head Master.	Education Department.	The case has been transferred to ACE.
45.	Wakil Ahmed, SDO.	WAPDA.	The case is pending with Ministry of Interior for Departmental action.
46.	Faiz Ahmed, SDO.	WAPDA.	The case is under Investigation.
47.	Ghulam Mirtaza, SDO.	WAPDA.	The case is under Investigation.
48.	Ch. Muhammad Akram, XEN.	Pak. P.W.D.	The case is under Investigation.
	Nothern Zone		
49.	Shamim Kamal, Field Accountant.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
50.	Sadiq Hussain Assistant Project Director.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
51.	Khushal Admn. Officer.	T.I.P. Department.	The case is pending trial in the court.
52.	Nazir Hussain	Afghan Regugees.	Convicted 3 months R.I.
53.	Abdul Khaliq, SDO.	WAPDA.	The case has been referred for departmental action.
54.	Amin Jan, SDO	T&T Department.	The case has been closed.
55.	Muhammad Sabir, SDO.	Pak. P.W.D.	The case is under trial in the court.
56.	Taza Khan, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
57.	Gulzar, SDO.	WAPDA.	The case is under trial in the court.
58.	Muhammad Ayub, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
59.	Sultan Muhammad H.P.M.	Postal Department.	The case is under trial in the court.
60.	Muhammad Kamil, H.P.M.	Postal Department.	

1	2	3	4
61.	Nazir-ud-Din Gill A.E.	Pak. P.W.D.	The case is pending Investigation.
62.	Mushtaq Ali Shah, SDO.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
63.	Sabz Ali, SDO.	WAPDA.	The case has been referred Ministry of Interior for Prosecution Sanction.
64.	Abdul Rehman, SDO.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
65.	Shoukat Ali, SDO.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
66.	Farid Gul, SDO.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
67.	Bahrim Hussain, Sub. Manager M. Javaid Manager.	Swat Ceramic.	The case have been referred to Ministry of Interior for prosection sanction.
68.	Bashir Hussain, Sale Manager.	Swat Ceramic.	The case have been referred to Ministry of Interior for propsecution sanction.
69.	Gohar Ali, SDO.	WAPDA.	The case is pending Investigation.
70.	Kalam Khan, SDO.	WAPDA.	The accused in this case was acquitted.
71.	Muhammad Ashraf, SDO.	C&W Department.	The case has been referred for department action against the accused.
72.	Muhammad Younis, SDO.	WAPDA.	The accused has been acquitted.
73.	Abdul Rashid, A.E.	T&T Department.	The case has been referred for departmental action.
74.	Abdul Qayyum, SDO.	C&W Department.	The case has been referred for departmental action.
75.	Hassan Jan, SDO.	C&W Department.	The case has been referred for departmental action.
76.	Rab Nawaz, SDO.	C&W Deapartment.	The case has been referred for departmental action.
77.	Umer Khan, Population Officer.	Population and Planning Department.	The accused has been acquitted.

1	2	3	4
78.	Zain Yar Khan, SDO.	WAPDA.	The case has been closed.
79.	Gul Akhtar, SDO.	WAPDA	The case is under Investigation
80.	Mian Abdul Qadir, Assistant Director.	State Bank of Pakistan.	The case is under Investigation.
81.	Major Fakhar-ud-Din Regional Manager.	O.E.Ç.	The case is pending trial in the court.
82.	Anwar-ul-Haq, AC.	Custom.	The case is pending with Ministry of Interior.
83.	Brig. Muhammad Afzal, Manager Director.	O.E.C.	The case is pending trial in the court.
84.	Aftab Hussain. Manager National Bank..	National Bank of Pakistan.	The case is pending is Banking court.
85.	Tariq Baig, SDO.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
86.	Shahid Hamid, XEN.	P.W.D.	The case has been referred for departmental action.
87.	Rana Habib Ullah, SDO.	P.W.D.	The case has been referred for departmental action.
88.	Pervez Ahmed, S.O.	Ministry of Culture and Sports.	The documents for prosecution sanction against the accused are under preparation.
	Southern Zone		
89.	Mustafa Khan.	Customs.	The case is pending trial in the court.
90.	Ghulam Abbas.	Customs.	The case is pending trial in the court.
91.	Rahat Rasheed.	Customs.	The case is pending trial in the court.
92.	Abdul Rab.	Customs.	The case is pending trial in the court.
93.	Aftabur Rehman.	Income Tax.	The accused has been acquitted.
94.	Dr. Abdul Majeed.	Fisheris.	Pending prosecution sanction.
95.	Asif Khan.	Import Export.	The case is pending trial in the court.

1	2	3	4
96.	Hassan Raza Jaffri.	Customs.	The case is pending trial in the court.
97.	Hamidullah.	Cantonment Board.	The case has been referred for departmental action.
98.	M. Masood R. Shekhi.	Cantonment Board.	The case has been referred for departmental action.
99.	Zartash Munir.	O.E.C.	The case is pending trial in the court.
100.	S. Saidul Hassan.	A.D.A.	The case is pending Investigation.
101.	Dr. Shafiqur Rehman.	Health.	The case has been referred for Departmental action.
102.	Mushtaque Jaffri.	U.B.L.	The accused has been convicted and sentenced to 9 month R.I. and Fined Rs. 2,69,000.
103.	Munzoor Alam.	N.B.P.	The accused has been convicted and sentenced to one year R.I. and Fined Rs. 3,000.
104.	Dr. Masood Baig.	Health.	The case is pending trial in the court.
105.	Fazal-e-Rabby.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
106.	Ashok Kumar.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
107.	Noor Muhammad.	WAPDA.	The case is pending trial in the court.
108.	Anwar Ali, XEN.	Pak. P.W.D.	The case has been referred for prosecution sanction.
109.	Ghulam Hussain.	D.R.O.	The case has been referred for prosecution sanction.
110.	Abdul Kareem Mughal	D.R.O.	The case has been referred for prosecution sanction.
111.	Jamal-ul-Hassan Farooqui.	Trading Corporation of Pakistan.	The case is pending for obtaining sanction for prosecution from C.A.C.C.
112.	Mr. Nafeas-udDin, Appraiser.	Customs.	The case is pending for obtaining sanction for prosecution from C.A.C.C.
113.	Akhtar Naeem, A.C.	Customs.	The case is pending for obtaining sanction for prosecution from C.A.C.C.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال؟

سید عباس شاہ : ضمنی سوال ۔ جناب والا! اس لسٹ میں زیادہ تر ایگزیکٹو انجینئرز ہیں۔ اس سکیل سے اوپر کے کسی افسر کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ واپڈا کے ایک چیئرمین کے خلاف بھی کافی complaints ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف بھی ایک انکوائری جاری ہے اسی طرح ایک بنک کے چیف ایگزیکٹو کے خلاف بھی جاری ہے جو کہ ریکارڈ پہ موجود ہے۔ اور اس کے متعلق اخباروں میں آ رہا ہے لیکن اس لسٹ میں کسی ایسے افسر کا نام نہیں دیا گیا ہے جو کہ ایگزیکٹو انجینئر یا اس کے لیول سے above ہو۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر داخلہ صاحب ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! inquiries ہوتی ہیں۔ لیکن جب ان کے خلاف کوئی prima facie case establish ہوتا ہے تو تب اس کا لسٹ میں نام آتا ہے۔ لیکن اگر معاملہ انکوائری کی سٹیج پر ہوا اور ابھی یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے برخلاف کوئی *prima facie* case establish ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ تو اس کو خواہ مخواہ اس لسٹ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

قاضی عبداللطیف : ضمنی سوال ، جناب والا! جواب میرے خیال میں مکمل نہیں ہے ۔ سوال میں، میں نے عرض کیا تھا کہ ان کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟ کسی کا نام انہوں نے نہیں بتایا کہ فلاں شخص اتنا سزا یافتہ ہے یہ اس میں نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ انہوں نے جو منسلکہ دیا ہے وہ انگریزی میں دیا ہے۔ اور میرا سوال بھی اُردو میں ہے اور جواب بھی اُردو میں ہے۔ گویا یہ مجھ سے چھپانے کی تجویز کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ جواب سوال کے مطابق ہے ہی نہیں اس لئے کہ انہوں نے فرمایا ہے ۔

۱۱۳۔ افسران گرفتار ہوئے یا ان پہ مقدمہ چلایا گیا اس میں یہ بھی ہے کہ کتنوں کو سزا دی گئی ہے سزا کتنی دی ہے اور وہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین : جناب وزیر داخلہ صاحب ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: ہم سے ضرور کوتاہی ہوئی ہے کہ اس کا ہم اردو میں لکھتے لیکن میرا خیال تو یہ تھا کہ مولانا صاحب ہمہ دان ہیں اور اتنی انگریزی وہ ضرور جانتے ہیں کہ اس کو پڑھ سکتے ہوں گے۔ بہر صورت یہ کوتاہی ہے ہم انشاء اللہ ان ناموں کو اردو میں ان کی خدمت میں حاضر کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: باقی آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جو آپ نے انفارمیشن مانگی تھی وہ اس میں دی گئی ہے۔ آخر کے صفحہ ۹۲ پر لکھا ہوا ہے۔ کہ مجرم کو یا ملزم کو acquit کیا گیا ہے۔ اس سے آگے ۱۰۲ پر ہے کہ اس کو ۹ مہینے قید کی سزا ہوئی ہے اور دو لاکھ ۶۹ ہزار روپے جرمانہ ہوا ہے۔ ۱۰۳ یہ ہے کہ اس کو ایک سال قید ملی ہے تین ہزار روپے جرمانہ ہوا ہے۔ جو بھی ان کے پاس اطلاع ہے وہ دی گئی ہے۔ آپ کو تکلیف اس وجہ سے ہوئی ہے کہ ان کا اردو میں ترجمہ نہیں ہوا ہے۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال! جناب والا! دوسرے حصے کا جواب ہے ہاں۔ کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ گویا بدعنوانی کو فروغ دینا ہے اگر وہ گرفتار ہوا ہے تو پھر اس کے بعد اجازت لینے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! اس چیز پر ہم نے نظر ثانی کی ہے اور اب اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar : Supplementary, Sir. Would the honourable Minister like to clarify as to whether the Government is taking any special action with reference to the fact that out of 133 cases listed 48 belong to WAPDA alone which is an extraordinarily high figure as compared to hundreds of other Govenment departments in the country.

جناب چیئرمین: بقدرِ ظرف چاہیئے دوائے تشنہ کامی بھی۔ جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میرے خیال میں یہ بدنصیب ہوں گے ورنہ جہاں تک ہماری FIA کا تعلق ہے وہ کسی محکمے سے تعلق رکھتا ہو جو ان کے نوٹس میں آ جائے یا جس کے خلاف کوئی شکایت پبلک سے آ جائے کسی قسم کا مواد ہمیں ملے پہلے تو اس کی کنفیڈنشل انکوائری ہوتی ہے کہ معلوم کریں کہ اس میں کوئی حقیقت ہے کہ نہیں۔ فی الحال جو ہمارے پاس لسٹ ہے حاضر کر دی ہے باقی محکموں کے متعلق جب بھی کوئی چیز ہمیں نظر آئی۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: معلوم ہوتا ہے کہ باقی کے مقابلے میں واپڈا کے پبلک ریلیشنز زیادہ خراب ہیں۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال:- جناب والا! جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیا اس ضمن میں قانون میں بھی ترمیم کی جائے گی کہ آئندہ کے لئے وہ ان سے اجازت نہیں لیں گے؟

جناب چیئرمین:- جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! ہم نے صرف ڈیپارٹمنٹل پوزیشن اختیار کی ہوئی۔ بھی قانون میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۲۔

ASSOCIATED PRESS OF PAKISTAN

2. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether the Associated Press of Pakistan (APP) is a National institution ; if so ;

(b) the comparative representation of different provinces among the staff and executive grades ;

(c) the total number of employees belonging to the province of Baluchistan working in APP at present and the number from Baluchistan holding executive posts ; and

[Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel]

(d) the number of APP correspondents in foreign countries indicating the names of the countries in which they are stationed and the number if any beloging to Baluchistan ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) Yes. The APP is a national institution.

(b) The comparative representation of different provinces among the staff and executive grades is as under :—

Provinces	No. of staff	executive grades
Punjab.	235	12
Sind.	75	6
N.W.F.P.	48	1
Baluchistan.	5	—
A.J.K.	13	—
FATA	17	—
Total	393	19

(c) (i) Total number of employees belonging to Baluchistan. — Five.

(ii) Employees from Baluchistan holding executive posts. — Nil.

(d) At present there are three full-time APP Correspondents in following countries :—

Name	Station	Domicile
(1) Ch. Iftikhar Ali.	U.S.A.	N.W.F.P.
(2) Mr. Aziz Jamal.	India	Punjab
(3) Mr. S.M. Ozair.	China	Sind.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ضمنی سوال۔ کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ افسران کب سے سلیکٹ ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: کون سے افسران؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ اے پی پی والے۔

قاضی عبدالمجید عابد: یہ تو سوال میں تھا ہی نہیں نہ یہ انفارمیشن میرے پاس ہے۔ اس کے لیے فریش نوٹس درکار ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اچھا۔ ان کو سلیکٹ کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے؟

قاضی عبدالمجید عابد: سر! سلیکشن کا طریقہ کار وہی ہے جیسے ہوتا ہے اخباروں میں اشتہار دئیے جاتے ہیں جہاں vacancies ہوتی ہیں ورنہ by promotion جیسے ترقی ملتی ہے کسی ایک آفیسر کو، اسی طرح سے ہوتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: گزارش یہ ہے کہ اتنی اہم پوسٹوں پر بطور ثبوت کیا اخباروں کا وہ اشتہار پیش کر سکتے ہیں؟

قاضی عبدالمجید عابد: بالکل سر وہ میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وہ آپ کا ذاتی اخبار ہے؟

قاضی عبدالمجید عابد: نہیں وہ بلوچستان کے جنگ اور مشرق میں جو وہاں زیادہ تر چلنے والے اخبار ہیں۔ ان میں یہ اشتہار شائع ہوئے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب پچھلے دو سالوں سے مجھے repeat کرنا پڑتا ہے بلوچستان کا جو کوٹہ ۳½ فیصد تھا اسے ساڑھے پانچ فیصد کرنا تھا۔ آخری دو سیشنوں میں، جب جناب مروت صاحب یہاں وزیر تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ساڑھے پانچ فیصد کر دیا جائے گا۔ اس حساب سے بلوچستان کے بائیس آدمی ہونے چاہئیں۔ اب تک اس حکومت کے دو سال گزرنے کے بعد بھی ہمارا سیکرٹریٹ ان باتوں کا خیال نہیں رکھ سکا ہے۔ حتیٰ کہ بلوچستان کے بیس یا بائیس آدمیوں کی بجائے پانچ آدمی رہے ہیں اور اب بھی گزیٹڈ

[Engr. Syed Muhammad Fazal Agha]

کلاس میں کوئی آدمی نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے کہ کب تک ہمارے حقوق کا مداوا کریں گے اور بلوچستان کا کوٹہ کب پورا ہو گا؟

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب قبلہ چیئرمین صاحب! میں خود بھی ایک چھوٹے صوبے سے تعلق رکھتا ہوں۔ مجھے ان کے احساس محرومی کا پورا احساس ہے۔ میں نے حال ہی میں یہ محکمہ سنبھالا ہے۔ انشاءاللہ جو بلوچستان کے حقوق ہوں گے اور ان کی ملازمتوں میں جتنی شرح ہونی چاہیئے اس کے مطابق آہستہ آہستہ کمی پوری کی جائے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب اس میں یہ لکھا ہے کہ سرحد پنجاب اور سندھ۔ اس سے تو افسران لئے ہیں لیکن بلوچستان سے حالانکہ ایک شخص ہی کام کر رہا ہے۔ رفیق احمد پراچہ صاحب۔ وہ بھی کافی عرصے سے ہیں لیکن ان کا نام نہیں لکھا گیا۔ کیا ان کو خارج کر دیا گیا ہے؟

قاضی عبدالمجید عابد : یہ سپیسیفک سوال ہے۔ اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں انہیں بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین : یہ ایک خاص شخص کا ذکر کر رہے ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد : رفیق پراچہ صاحب کہاں کام کر رہے ہیں، کس حیثیت میں کام کر رہے ہیں، یہ تفصیل میں کسی آئندہ نشست میں بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ضمنی سوال تین سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ بہر حال جی فرمائیے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : قاضی صاحب میرے بزرگ بھی ہیں اور محترم بھی ہیں۔ کیا یہ بتا سکیں گے کہ ہمارا کوٹہ کب تک پورا کر سکیں گے؟

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد : میرے پاس جو تفصیل ہے اگر اجازت ہو تو میں ان کو پڑھ کر بتاؤں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

قاضی عبدالمجید عابد: اے پی پی میں باصلاحیت اور پیشہ ورانہ طور پر تربیت یافتہ لوگوں کو شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بلوچستان کے اخباروں "جنگ" اور "مشرق" میں ۸-اکتوبر ۱۹۸۶ء کو اشتہار دیا گیا تھا۔ جس کی نقل میرے پاس ہے۔ جس میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے افراد سے اے پی پی میں ملازمت کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ صحافی برادری سے تعلق رکھنے والے مختلف لوگوں سے بھی کہا گیا کہ وہ صحافت کے پیشے سے تعلق رکھنے والے مناسب تجربہ کار افراد کی اے پی پی میں شمولیت کے سلسلے میں مدد کریں۔ اس اشتہار کے جواب میں اے پی پی کو بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کی جانچ پڑتال کا کام جاری ہے۔ اے پی پی جلد ہی سبی، چمن اور خضدار میں وقائع نگار، نامہ نگار، متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس طرح کوئٹہ کے لئے دو سب ایڈیٹروں کا معاملہ بھی جنوری/۱۹۸۷ء میں انشاءاللہ طے ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ اگلا سوال۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

SALARIES OF EMPLOYEES WORKING IN AFGHAN REFUGEE CAMPS

3. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state the total number of employees working for the health, education, rationing and other sections of Afghan refugee camps indicating their scales of pay and other facilities admissible ?

Syed Qasim Shah: Total employees. 11981

(a) Health.	1611
(b) Education.	3712
(c) Rationing.	214
(d) Other Sections of Refugee Camps.	6444
Grand Total	11981

[Syed Qasim Shah]

(e) Scales of Pay (Please *see* Annex-A, B, C, and D).

(f) Other facilities admissible.

A fixed salary is being paid to the above employees working on different projects. However, the other employees are entitled to such pay scales, facilities etc. as admissible to the Government employees.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*)

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال؟

قاضی عبداللطیف : ضمنی سوال۔ جناب والا : اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ شرح تنخواہ مشمولہ الف (ب) (ج) (د) میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں پھر وہی پرابلم ہے۔ انہوں نے اردو میں ترجمہ نہیں دیا ہے اور انگریزی میں جو انہوں نے دیا ہے، اس میں بھی میں نے پوچھا یہ تھا کہ ان کے سکیل کیا ہیں؟ ان کی تنخواہیں کیا ہیں؟ وہ بھی اس میں نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے پوچھا تھا وہ تو اس میں ہے نہیں۔ صرف تعداد بتا دی ہے کہ اتنے ملازمین ہیں۔

جناب چیئرمین : جہاں تک اس اینکسچر کا تعلق ہے جس کا حوالہ آپ دے رہے ہیں۔ میرے پاس جو اس کی کاپی موجود ہے اس میں تنخواہ دی ہوئی ہے اور گریڈ بھی دیئے ہوئے ہیں۔ آپ اس کو ریفر کرتے ہیں؟ یا کوئی اور چیز ہے۔

قاضی عبداللطیف : میرے پاس یہاں جو ہے اس میں میرے خیال میں تنخواہ کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : تنخواہ بتائی گئی ہے کہ فکسڈ ہے۔ یعنی کسی ایک گریڈ میں نہیں ہے۔ سکیل میں نہیں ہے۔ وہ ایک ہی مقررہ تنخواہ ہے۔

قاضی عبداللطیف : تو میں پھر وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا ان کی ملازمتیں باقاعدہ سروسز میں نہیں ہیں۔ وہ مستقل سرکاری ملازم ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین : جناب وزیر صاحب۔

سید قاسم شاہ : جناب والا ! اس میں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ کل کوئی گیارہ ہزار

نوسو اکیاسی (۱۹۸۱) افغان مہاجرین اسی آرگنائزیشن میں مختلف ملازم ہیں۔ ان میں سے آٹھ ہزار چار سو ستاون (۸۴۵۷) جو ہیں وہ ایسے ہیں جو مرکزی یا صوبائی حکومتوں سے ڈیپوٹیشن پر لئے گئے ہیں۔ صرف تین ہزار پانچ سو چوبیس ملازم ایسے ہیں جن کو براہ راست بھرتی کیا گیا ہے اوران کو عارضی طور پر لیا گیا ہے جب بھی حکومت چاہے ان کو ایک مہینے کے نوٹس پر یا ایک مہینے کی پیشگی تنخواہ دے کر نکالا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جی ضمنی سوال۔ یہ جو ایک ہزار چھ سو گیارہ دیئے گئے ہیں۔ان کا زیادہ تر تعلق کس علاقے سے ہے؟ کیا وہ زیادہ تر پشاور سے لئے گئے ہیں؟

سید قاسم شاہ: ویسے جنرل پالیسی جو ہے وہ ایسی ہے کہ جو بڑے آفیسرز ہیں۔ جیسے میں نے ابھی بتایا وہ صوبائی اور مرکزی حکومت سے ڈیپوٹیشن پر لئے گئے ہیں اور جو چھوٹے ملازمین ہیں وہ جہاں بھی افغان مہاجرین کے کیمپ بنائے گئے ہیں، پالیسی کے مطابق زیادہ تر وہاں ہی سے لئے گئے ہیں۔ اس کی پوری تفصیل میرے پاس نہیں ہے جیسا کہ قاضی صاحب نے کہا ہے۔ اگر یہ کہیں گے تو میں یہ تفصیل ان کو بعد میں مہیا کردوں گا۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال: جناب والا! اس کے بعد اگر اللہ تعالے نے یہ مصالحت کرا دی اور مہاجر چلے گئے، تو کیا ان کے لئے بھی کوئی روزگار کا بندوبست ہو گا؟

جناب چیئرمین: جناب سید قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ: جناب والا! جیسا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ تمام بیروزگاروں کے لئے حکومت اپنی بھرپور کوشش سے روزگار مہیا کر رہی ہے ہماری سب سے بڑی خواہش ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ حکومت ان کو کسی نہ کسی جگہ ضرور کھپائے گی۔

قاضی عبداللطیف: یہاں وضاحت یہ چاہتا ہوں اگر ان کی سروسز کاؤنٹ

[Qazi Abadul Latif]

نہیں کی جاتیں تو وہ over-aged ہو جائیں گے۔ تو کیا اس کے باوجود بھی ان کو سرکاری طور پر ملازمت دی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جناب سید قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ: قاضی صاحب نے یہ واقعی ایک جائز نقطہ اٹھایا ہے۔ اس وقت تو میں نہیں بتا سکتا لیکن حکومت اس نقطہ پر ضرور ہمدردی سے غور کرے گی۔ جہاں تک ان کی appointments کا تعلق ہے وہ بالکل عارضی طور پر رکھے گئے ہیں، ان کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے، وہ عارضی بنیادوں پر ہوا ہے لیکن چونکہ یہ تین ہزار ملازمین کا مسئلہ ہے جو پچھلے چھ سات سال سے افغان مہاجرین کی تنظیم میں کام کر رہے ہیں اور ان کی عمر کا جہاں تک سوال ہے میرے خیال میں ضرور اس کو کنسیڈر کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

NUMBER OF BOMB BLASTS AND CASUALITIES

4. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Interior be pleased to state with reference to question No. 12 dated 18th September, 1986.

(a) the total number of bomb blasts that took place in Pakistan from Ist january, 1985 to 30th July, 1986.

(b) the total number of persons killed and injured in these blasts ;

(c) the number of saboteures arested in connection with these blasts ; and

(d) the number of cases finalized and the men convicted indicating the details of the sentence awarded in each case?

(*Reply not received.*)

جناب چیئرمین: اس کا جواب غالباً موصول نہیں ہوا۔ اگر وزیر صاحب کے پاس ہے تو فرما دیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! یہ سوال صوبائی حکومت کو ریفر کیا ہوا ہے اور ان کو تاکید کی گئی ہے کہ اس کا جواب جلدی ہمیں بھیج دیں۔ چونکہ یہ اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں تو ہم نے ان کو ایک ڈیٹ لائن دی ہے کہ وہ اس تاریخ تک مہربانی کر کے جواب بھیج دیں۔ انشاءاللہ اسی سیشن میں جواب مل جائے گا۔

Mr. Chairman : We fix it for the next rota day.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Yes Sir.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اگلے rota day پر آ جائے گا۔

قاضی عبداللطیف: کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جس طریقے سے قبائل کو کہا گیا ہے کہ ان کے جو افراد اس سے مر گئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے معاوضہ دیا جائے گا تو کیا سیٹلڈ علاقے کے اندر ایسی جو اموات ہوتی ہیں ان کے لئے بھی کوئی معاوضہ دیا جائے گا؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! یہ سوال زیر غور ہے اور میں جناب قاضی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں ہم انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔

Mr. Chairman : Next question Syed Abbas Shah No. 5.

EXTENSION OF SERVICE TO OFFICERS IN GRADE 20 AND ABOVE

5. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of officers in grade 20 and above who have been granted extension since March, 1985 to 30th June, 1986, indicating also their names, grades, place of domicile and period of extension ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani) : 37. The requisite details are annexed. Annexure has been placed in the Senate Library.

Mr. Zain Noorani : Sir, first of all I want to make one thing clear and that is that this answer's requisite details are annexed. Annexure has been placed in the Senate Library. The decision to place it in the Senate Library is not ours. It is that of the Senate Secretariat, in case the members have any complaint.......... (*interruption*)

جناب چیئرمین : یہ ذرا پیش از مرگ واویلا ہے، بہرحال Nobody has raised that question.

Mr. Zain Noorani : You see, Sir, it is a detailed question and how would he be able to ask supplementaries unless he knows what it was.

Mr. Chairman : Right. Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : We have got the reply as the honourable Minister stated that it is placed in the Senate Library. We come here. We don't get these questions ahead. We get it here. Are we expected to go and read it in the Senate Library, in the mean time, the question would be void. I don't think Sir, that this is a fair procedure for the Senators. This question was not so large. It could have been given a reply. But, if it is kept there how do we know what is there and how are we expected to leave the SenateHall and go and read what is in the Library and then come back here to ask any supplementary ?

Mr. Chairman : You have a point. Ordinarily, at least the members who are asking these questions they should be supplied copies of the Annexures also and they, apparently, have those copies. They are available to them. But other members can obtain them from the Library. But if the House so wishes, we can also circulate them. It depends on the time, that in which the reply is required. We can circulate them to other members also.

Now, the reply was received actually last night or yesterday at about 2.00 and with in that period of time the Secretariat could not posssibly got it printed and circulated to everybody. But the point is valid.

Mr. Wasim Sajjad: May I draw your attention to the definition of the word 'Table' of the House in the Rules: it says Table means the Table of the Senate and includes its Library. So, this is a deliberate provision because sometimes the material may be voluminous or for some reasons the placing of the material in the Library means it has been placed on the Table of the House.

Mr. Chairman: Now the entire purpose of this exercise of questions and answers is to provide information which the honourable members want in time in order to:

1. inform them of what the position is; and
2. to enable them to ask supplementary questions.

So, whatever information they require, if time constraint is not there and time permits, it must be circulated to the members also. I think, you will see to it, that it is in future done accordingly.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I don't think the number of officers would be even one-fourth of what question No. 1 is, which has been asked, probably because it relates to the bureaucracy, therefore, they don't want to disclose openly. Although when a question comes in the House it is the property of the House.

Mr. Chairman: No. I don't think so. That is, I think, an unjustified inference.

سید عباس شاہ: ضمنی سوال جناب۔ کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ وزیراعظم صاحب کی واضح یقین دہانی کے باوجود ہمیں جو لسٹ دی گئی اس میں تقریباً گریڈ ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ کے ۳۷ افسران کو ایکسٹینشن دی گئی ہے تو کیا یہ وزیراعظم صاحب کی پالیسی سے انحراف نہیں کیا جا رہا کہ یہ ایکسٹینشن دی جا رہی ہے۔ بعض کیسز میں ۶ سال سے لے کر ۱۴ سال تک توسیع دی گئی ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani: Sir, the policy of the Prime Minister is, as has been declared often, as far as possible not to give extension to the

[Mr. Zain Noorani]

officers who reach the age of superannuation. But in some cases, it becomes necessary to do so. Now, for example, a draftsman has been given extension. It is a technical job and at that moment it could be either that a substitute was not easily available or that steps taken to find the substitute have not borne fruit or even at that very stage the person concerned was handling a delicate job which was not completed and which required completion. It is not correct to say that the Prime Minister after taking over has given extension of 14 or 15 years to any one. The list of 39 officers which the honourable member has mentioned, technically speaking, they are not those who have been re-employed or given extensions after the Prime Minister's taking over. But some of them had been given extensions before and they were continuing after that and whose names have also been given in the list. It has been made specific in the answer given that they were those whom we inherited but it you examine the list of officers from March, 1985 to June, 1986, who have been given extensions the total is only 19 and out of these also at the moment only 14 continued to be serving in the Government.

سید عباس شاہ : جناب وزیر موصوف صاحب نے ڈرافٹسمین کا ذکر کیا ہے لیکن جتنی فہرست میں دیکھ رہا ہوں اس میں سیکرٹریز اور چیئرمین کے علاوہ مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آتا، چھوٹے ملازمین کو اگر توسیع دی جائے تو ہمیں خوشی ہوگی کوئی بُری بات نہیں۔ لیکن یہ لوگ تو اب ایسی سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ان کی dedication to service بھی نہیں رہی ہے۔ بلکہ Mostly, we have examples that they are working for their own benefits and not for the benefit of the State.

اور یہی چیز ہم وزیراعظم صاحب کے سامنے لائے تھے اور ان میٹنگوں میں بھی آپ بھی موجود رہے ہیں And we had agreed that no extension will be given.

کیا اس سے پہلے جو ایکسٹینشنز دی گئی ہیں ۱۴ سال یا ۶ سال یا ۸ سال ان کو ختم نہیں کیا جا سکتا؟

Mr. Chairman : Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, we are determined that the extensions should be given in the least minimum possible cases and even whom we have inherited we will not, *Insha Allah*, give further extensions as far as possible to those people whose extension periods expire.

Mr. Chairman : The specific question was whether the extensions already given can or can not be terminated prematurely ?

Mr. Zain Noorani : Sir, when an extension is given, it is given for a specified period. In most cases, excepting one that I have come accross extension for one year or an extension for two years is given. You Sir, would appreciate and I am sure, the honourable Senators would also appreciate, it amounts to an implied contract because then he is taken on for a specified time or period of time and only when that time is over then we can stop any further extension.

Mr. Chairman : But the policy remains of not giving further extension.

Mr. Zain Noorani : It does remain.

Syed Abbas Shah : Sir, a supplementary question.

Mr. Chairman : Yes.

Syed Abbas Shah : I don't see the list of the members of the Public Service Commission, whether they don't come under this ?

Mr. Chairman : Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, the question relates to the Establishment Division. It is not only the Public Service Commission. The honourable Senator will find for example that the staff of the *Wafaqi Mohtasib* is also not there and some other Ministries which do not come under the Establishment Division are not there. It is not possible for the Establishment Division to give information about that.

Mr. Chairman : I think, these are statutory appointments and they come in a different category. With regard to the Chairman of the Public Service Commission, you may have noticed in the Constitution itself that that is an appointment within the discretion of the President and the Government as such is not concerned with that.

قاضی عبداللطیف : کیا جناب وزیر صاحب یہ تشریح فرما سکیں گے کہ یہ "انتہائی ضروری" کی تفصیل اور تحدید کیا ہے یعنی کہ وہ حدود کیا ہیں ؟

Mr. Chairman : Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, these cases of extensions are examined at the highest level and when in the opinion of the Prime Minister it is felt that it has become essential and necessary to give a short extension to an individual is given. He, in his opinion, or shall I say his judgement feels if he that it should be given and that is how it is given. It is a matter of judgement.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں قاضی صاحب کے سوال کا جواب یہ ہے کہ "انتہائی ضرورت" یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کا صرف عدالتیں ہی فیصلہ کر سکتی ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا اور اس کا انحصار حالات پر ہی ہوگا۔ اگلا سوال۔

VEGETABLE GHEE PLANTS

6. ***Shaikh Ejaz Ahmed** (Put by Syed Abbas Shah) : Will the Minister for Industries be pleased to state as to whether it is a fact that Government has refused permission for putting up Vegetable Ghee Plants based on local machinery ; if so, the reasons therefor ?

Ch. Shujaat Hussain : Yes. The permission for the setting up of new Ghee Plants have been refused because :—

(a) the existing installed/sanctioned capacity is sufficient to meet the country's requirements for the next two to three years ; and

(b) the ghee/cooking oil units are heavily based on imported edible oil and the additional permanent import liability is avoidable in view of the existing installed/sanctioned capacity.

سید عباس شاہ: ضمنی سوال۔ منسٹر موصوف سے سوال یہ پوچھا گیا ہے۔

Whether it is a fact that Government has refused permission for putting up Vegetable Ghee Plants based on local machinery.

تو میں وزیر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ویجی ٹیبل گھی کی امپورٹ انڈسٹری کے علاوہ کمرشل ٹریڈرز کو بھی اجازت ہے اگر پلانٹ لوکل مشینری سے لگایا جاتا ہے تو اس میں کوئی فارن ایکس چینج involve نہیں ہوتا یہ سوال اسی بیسز پر پوچھا گیا ہے کہ یہ اجازت کیوں روک دی گئی ہے؟ کیوں کہ مشینری لوکل ہے اور امپورٹ کے لئے وہ آپ سے کوئی لائسنس نہیں مانگ رہا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! دراصل اس وقت ہمارے ملک میں جو sanctioned installed capacity ہے' اس سے نو لاکھ ۲۶ ہزار ۰۳ء ٹن تیل تیار کیا جاتا ہے۔اور actual پروڈکشن ۸ لاکھ ٹن ہو رہی ہے اور جو ڈیمانڈ ۸۸-۱۹۸۷ء میں ہم estimate کر رہے ہیں،وہ نو لاکھ ۱۵ ہزار ۹۲۰ ٹن ہے۔اس لئے ۸۸-۱۹۸۷ء تک کی ڈیمانڈ کا ہم نے اس میں اندازہ لگایا ہے ابھی تک اس میں کوئی ایسی گنجائش نہیں ہے کہ نئے یونٹوں کو اجازت دی جائے کیوں کہ پہلے ہی ہم ۸۹-۱۹۸۸ء تک اس کی ایکسٹینشن دے چکے ہیں۔اس بنا پر اس پر بندش لگائی گئی ہے۔

سید عباس شاہ: میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا صرف کمرشل امپورٹرز کو ویجی ٹیبل گھی امپورٹ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Chaudhry Shujaat Hassain. This relates to Ministry of Commerce but if you can answer that.

Syed Abbas Shah : But it says Sir, that this industry is based on local machinery but they don't allow, if they don't allow it to other industries also

تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر۔۔۔ (مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین: وہ کچھ اضافی ڈیوٹی دے کر امپورٹ کر سکتے ہیں۔

سید عباس شاہ :۔ تو پھر گھی مل کے لگانے کے لئے لوکل مشینری کے لگانے میں کیا قباحت ہے اب کوالٹی کافی deteriorate ہو گئی ہے۔
Let those people come forward and there should be a fair competition in the market.

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ میں نے جو گزارش کی ہے اگلے دو تین سال تک جتنی ڈیمانڈ کی ہم توقع کر رہے ہیں ، اتنے کارخانے موجود ہیں ، اس لئے ابھی اس کی بندش لگائی گئی ہے۔

Mr. Chariman : There is enough of competition already in the Ghee industry.

Question No. 7. Transferred to Commerce Division for answer on 15th January, 1987.

Question No. 8. Transferred to Production Division for answering on 12th January, 1987.

Next question Mr. Masood Arshad Gejial. Question No. 9 on his behalf.

OVERSEAS PAKISTANIS

9. ***Mr. Masood Arshad Gejial** (Put by Mr. Abdur Rehim Mir Dad Khel) : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) the total number of Pakistanis workers abroad ;

(b) the efforts made to absorb more manpower abroad ;

(c) whether the Government has any plan to give members of Parliament representation on the Board of Overseas Workers Foundation ; and

(d) the number of persons who have been provided employment abroad by Overseas Employment Corporation since June, 1986 indicating also their names and nature of employment ?

Mr. Wasim Sajjad : The total number of Pakistanis working and staying abroad is estimated at 1.7 million.

(a) Flexibility in minimum wage rates is observed so as not to lose any foreign employment opportunity.

(b) Community Welfare Attaches posted in various countries have been directed to make all possible efforts to promote export of manpower from Pakistan.

(c) Visits of delegations and officials concerned with emigration are arranged in order to explore and develop a better market for Pakistani manpower.

(d) One time permission to recruit manpower is given liberally to persons/firms who are able to secure necessary demand from abroad.

(e) Employment on individual visas is encouraged.

Rao Khizer Hayat Khan, a Member of the National Assembly is a member of the Board of Governors of Overseas Pakistanis Foundation. Similarly, Ch. Muhammad Sarwar, of the National Assembly is a member of the Board of Directors of Overseas Employment Corporation.

836 persons were sent abroad from Ist June, 1986 to 31st October, 1986 by Overseas Employment Corporation (Pvt.) Limited. The details of categories are as under :—

(a) Professionals.	162
(b) Highly Skilled.	13
(c) Skilled.	333
(d) Semi Skilled.	44
(e) Unskilled.	284
Total	836

The names of persons sent abroad are given in the Annexures 'A' to 'D'.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

جناب عبدالرحیم میردادخیل : ضمنی سوال، کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں قومی اسمبلی کے جو ممبران رکھے گئے ان کا کن صوبوں سے تعلق ہے اور کیا بورڈ آف گورنرز میں چاروں صوبوں سے رکھے گئے ہیں اور اس میں سینٹ کے بھی کوئی نمائندے رکھے گئے ہیں، اگر نہیں رکھے گئے تو اس کے متعلق مستقبل میں کیا تجاویز ہیں؟

Mr. Chariman : Honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, Rao Khizer Hayat and Ch. Muhammad Sarwar are Memebers of the National Assembly from Punjab, the question of having members of the Senate can definitely be considered and we will look into this possibility.

جناب چیئرمین : شکریہ، اگلا سوال -

جناب عبدالرحیم میردادخیل : نہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت کے زیر غور کوئی تجویز ہے کہ چاروں صوبوں سے نمائندے اس کمیٹی میں شامل کئے جائیں؟

جناب وسیم سجاد : اس وقت کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ لیکن we can look into this possibility.

جناب عبدالرحیم میردادخیل : کیا وزیر محترم بیان فرمائیں گے جتنے ورکرز باہر بھیجے گئے ہیں، ان کا صوبہ وار کوٹہ کتنا ہے؟

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, there is no province-wise quota for employment abroad. As soon as any opportunity presents itself, people are recruited on the basis of eligibility and the requirement of the foreign employer. All these matters are taken into consideration for recruiting people for positions abroad.

Mr. Chairman : Is any consideration given to securing more or less equitable representation populationwise for all the provinces ?

I think, this is what..........*(interruption)*

Mr. Wasim Sajjad : Sir, because this depends on the requirements of the employer abroad.

Mr. Chairman : That is true.

Mr. Wasim Sajjad : It depends on the requirements abroad. In most cases the requirement of the employer abroad is taken into consideration by the concerned agency.

Mr. Chairman : Engineer Muhammad Fazal Agha.

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا آپ نے بھرتی کے لئے چاروں صوبوں میں دفاتر کھولے ہیں اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں:

Mr. Chairman : Do you follow the question ?

Mr. Wasim Sajjad : No Sir.

Mr. Chairman : The question was whether you have opened offices for recruitment of people from all the four provinces, at each provincial headquarters or anywhere else in a province, as such.

Mr. Wasim Sajjad : I will check up Sir, that.

Mr. Chairman : Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, the learned Minister mentioned that it depends on the demands from abroad. Does it mean that they only demand from Punjab ?

Mr. Chairman : I don't think, he said that. He said that they specify the qualifications and then they tried.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Question was about the provinces being given shares to which if I understood rightly, I may be wrong, the honourable Minister said that that depended on the demands from abroad.

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad.

This depends on the requirements abroad so whenever we get a demand, we have to recruit people in accordance with the demands of the employers abroad whatever kind they want. Sometimes people from abroad come here, interview people and then recruit people according to their own requirements.

Mr. Chairman : Thank you. Next question.

PASSPORT OFFICES

10. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) what is the total number of staff of "Passport Offices" in the country indicating their grade, pay scale and place of domicile provincewise ;

(b) what facilities are provided at the passport offices for the convenience of the public who visit these offices ; and

(c) Whether there are any plans for housing these offices in Government accommodation with better public facilities ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) A statement showing total number of staff of "Passport Offices" in the country indicating their grades, pay scales and place of domicile province-wise is enclosed as Annexure 'A'.

(b) The procurement of passports have been made very easy due to simplification of procedure.

(c) No.

STATEMENT SHOWING TOTAL NO. OF STAFF OF PASSPORT OFFICES - IN THE COUNTRY INDICATING THEIR GRADE PAY SCALE AND PLACE OF DOMICILE

S. No.	Name of post with BPS	Total No. of Staff	Pun-jab	Sind		N.W. F.P.	Balu-chis-tan	N/A FATA	Azad Kash-mir
				Urban	Rural				
1.	Assistant Director (BPS)17).	11	3	3	—	2	1	2	—
2.	Deputy Assistant Director (BPS—16)	19	9	5	—	5	—	—	—
3.	Stenographer (BPS—15)	2	1	1	—	—	—	—	—
4.	Stenotypist (BPS—12).	21	12	5	—	4	—	—	—
5.	Examiner (BPS—12).	16	4	6	—	3	1	1	1
6.	Calligraphist (BPS—7).	9	4	3	—	1	1	—	—
7.	Superintendent (BPS—10).	32	14	14	—	4	—	—	—
8.	UDCs (BPS—7).	132	65	31	6	22	4	—	4
9.	LDCs (BPS—5).	173	67	76	1	27	—	—	2
10.	Driver (BPS—4).	2	1	1	—	—	—	—	—
11.	D.R., G.O. (BPS—4).	2	—	2	—	—	—	—	—
12.	Record Sorter (BPS—2).	7	3	3	—	1	—	—	—
13.	Daftary, N. Qasid Chowkidar, Frash and Sweeper etc. (BPS—1).	176	78	44	6	27	6	3	12

جناب چیئرمین: یہ بھی کافی لمبا جواب ہے، مگر زیچ ہیں involved ہیں اگر آپ کا ضمنی سوال ہے تو وہ پوچھ لیجیے۔ باقی انفارمیشن تو آ ہی گئی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: ضمنی سوال، گریڈ ۱۷ کے ۱۱ آفیسرز ہیں، کیا ان کا پرموشن یہاں پر ختم ہو جاتا ہے۔ یا کیا یہ آگے بڑھ نہیں سکتے یا گریڈ ۱۸ میں move-over مل سکتا ہے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! اس وقت تو میں اس کا positive جواب نہیں دے سکتا، لیکن عموماً

people who are due for promotion are normally considered but I would not definitely commit myself at this stage but in a day or two I will be in a position to let the honourable House know.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Shirin Dil Khan Niazi.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: میں نے اس میں درخواست کی تھی

what facilities are provided at the Passport offices for the convenience of the public who visit these offices ?

Mr. Chairman : Mr. Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, we have such a large number of offices and we have done our best to locate them in localities which are very easily accessable to the general public. It is like other offices of the government but we take a great deal of efforts to see that they are located because we have no government offices, therefore, we hire buildings and when we hire buildings we see to it that they are located in places convenient to the public for approach.

Mr. Chairman : I think the question was slightly different. He is asking for the physical facilities which have been provided like shade and drinking water like something else. This is what he is interested to find out. Mr. Shirin Dil Khan Niazi.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: سر میں نے سوال اس لئے پوچھا ہے اگر آپ ان پاسپورٹ آفسز کا معائنہ کریں، تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہاں پر لوگوں کو سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں، اور ان کے ساتھ جو ٹریٹمنٹ ہوتا ہے کہ ایک لائن میں کھڑے ہو جاؤ۔ اندر مت آؤ، وغیرہ وغیرہ، نہ پانی کا بندوبست ہے نہ وہاں کوئی اور بندوبست ہے، وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، تین جگہ جانا پڑتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شناختی کارڈ آپ نہیں لائے، دوسو روپیہ وہاں بنک

ہیں جمع کیجئے، یہ سب سہولتیں ایک جگہ پر ہوں، کیوں کہ ان آمدنی اتنی زیادہ ہے کہ they can make their own accommodations

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں آنریبل ممبر کی تجاویز کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آئیڈنٹیٹی کارڈز کا علیحدہ محکمہ ہے اور اس کے علیحدہ دفاتر ہیں۔ باقی رہا پاسپورٹ آفسز، اگر ان کو کوئی خاص دفتر معلوم ہو جہاں پر یہ تکالیف ہوں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں اور ہم اس کا فی الفور انتظام کریں گے لیکن نارملی ہم کو یہ شکایات نہیں پہنچیں کہ وہاں پر بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے یا شیڈ نہیں ہے یا وہاں پر لوگ ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔

Maj. Genl. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : Sir, I point out. Peshawar is the one place that I have visited and found no such facilities there. The chaps have to stand outside in rain and sun and that applies to all the government departments.

یہ جو شناختی کارڈ والا دفتر ہے یا جو پاسپورٹ آفس ہے یا یہ جو بنکس ہیں ان میں لوگوں کو بالکل کوئی سہولت مہیا نہیں کی جاتی۔ لوگوں کو بالکل دروازے سے باہر کھڑا کیا جاتا ہے بنک میں اندر آنے کی اجازت نہیں۔

جناب چیئرمین: جہاں تک پاسپورٹس کا تعلق ہے میرے خیال میں وزیر صاحب نے فرمایا کہ ان کا جائزہ لیا جائے گا جو مناسب سہولتیں ہیں وہ مہیا کی جائیں گی۔

Maj. Genl. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : This department is of a permanent nature. We should make some accommodation for people in all those places.

سٹیلائٹ بن رہی ہیں۔ گورنمنٹ کی جو باقی اکاموڈیشنز ہیں ان کو بھی پکا ڈیپارٹمنٹ سمجھ لیجئے۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں آنریبل ممبر کا نہایت مشکور ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے لئے ہم اقدامات کریں گے۔ جیسا کہ ان کی suggestion ہے۔

شیخ علی محمد: جناب یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں سندھ رورل سے کوئی

[Shaikh Ali Muhammad]

بھی آدمی اسسٹنٹ ڈائریکٹر / ڈائریکٹر نہیں اور دیگر بہت ہی کم لوگ ہیں۔ اس میں UDC چھ ہیں اور LDC ایک ہے باقی پورے کے پورے خانے خالی ہیں، ان کے متعلق کیا اقدامات کئے جائیں گے؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں محترم ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اس معاملے میں تحقیقات شروع کی ہیں۔ اور ہر محکمے کو لکھا ہے کہ وہ صوبائی تناسب کے مطابق آئندہ ریکروٹمنٹس کرے اور جہاں کمی ہے انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ ریکروٹمنٹس میں ہم ان کو پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا! جہاں تک خالی خانوں کا تعلق ہے بلوچستان کے سلسلے میں تو میں بہت سارے خانے خالی دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر صرف چھ لوگ ہیں بلوچستان میں جب کہ ۱/۲ ۵ فیصد سے بلوچستان کا کوٹہ بہت زیادہ بنتا ہے۔ کیا وزیر داخلہ صاحب یہ فرمائیں گے کہ کب اور کس انداز میں بلوچستان کے کوٹے کو مکمل فرمائیں گے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں عرض کر چکا ہوں کہ میں ان کو یقین بھی دلاتا ہوں کہ ہم نے پوری ایکسرسائز کی ہے اور بلوچستان کے کوٹے کو جب نئی ریکروٹمنٹ شروع ہو گی انشاءاللہ سب سے پہلے ترجیح دی جائے گی تاکہ ہر وہ علاقہ جس کا کوٹہ پورا نہیں ہوا اس کو پورا کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب والا! انہوں نے فرمایا کہ جب نئی ریکروٹمنٹس ہوں گی تو یہ تو بجٹ کا معاملہ ہے اور پوسٹوں پہ depend کرتا ہے اور expansion پہ depend کرتا ہے۔ اگر ہم نے اس محکمہ میں توسیع نہیں کی اور نئے offices نہیں کھولے تو پھر ان کے تو chances ہی نہیں ہیں تو اس کے لئے ہمارے باقی کوٹے کا کیا بنے گا؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک:۔ جناب والا! میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں بھرتی ہوگی اور انشاءاللہ یہ کوٹہ پورا کیا جائے گا۔ البتہ میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ ان کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ جو پہلے ہی سروس میں آچکے ہیں ان کو بھی نکالا جائے؟ بہرصورت یہ کوتاہی ہے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کی بھرپور تلافی کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں فضل آغا صاحب کے سوال کا جواب یہ ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے ماشاءاللہ تین فیصد سالانہ گروتھ ہے لوگ باہر جانے کے بہت مشتاق اور شوقین ہیں اور پاسپورٹ کی ڈیمانڈ بڑھ رہی ہے۔ تو offices میں قدرتی طور پر اضافہ ہوگا اور اس میں یہ کوٹہ پورا کیا جائے گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا:۔ خدا کرے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۱۱ جناب شیرین دل خان صاحب۔

NEW NATIONAL IDENTITY CARDS

11. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether there is a proposal under consideration of the Government to issue New National Identity Cards ;

(b) whether the existing staff is sufficient for the registration work and whether the staff is paid overtime ; and

(c) whether the Government has earmarked funds for the construction of office accommodation at District & Divisional headquarters for registration offices ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) A proposal is under consideration to adopt new and more sophisticated version of identity cards.

(b) The staff is sufficient. Payment of over-time does not arise as no work is done after office hours.

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

(c) No.

But Sir, I will take up this question separately with the Government. So far it has not been taken up but it is under my active consideration.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: ضمنی سوال۔ پہلے تو جی ہمارے ملک میں شناختی کارڈ complete ہی نہیں ہوئے اس کو بھی بارہ چودہ سال ہو گئے ہیں۔ ابھی یہ نئی proposal لائے ہیں تو پاکستانی پبلک کو یہ نئے شناختی کارڈ کتنے سالوں میں issue ہوں گے اور ان پر سرچارج کیوں لگایا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! آنریبل ممبر کی خدمت میں اتنا عرض کروں گا کہ شناختی کارڈز کی false factories. پیدا ہو گئی ہیں۔ کئی شہروں میں یہ false شناختی کارڈز بن رہے ہیں۔ بلکہ جب میں جدے میں گیا تو وہاں پر مجھے وزیر داخلہ نے فرمایا کہ یہاں پر انہوں نے ایک جگہ پر دیکھا کہ پاکستان کے false شناختی کارڈز بنائے جا رہے تھے۔ لہٰذا حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس قسم کی Sophisticated مشینری لائیں کہ جس کے ذریعے سے جو شناختی کارڈز ہیں ان کی duplicaiton نہ ہو سکے۔ اب یہ under very active consideration اور مختلف کمپنیوں سے ہم نے اس کے متعلق پوچھا ہے کہ ان کے اوپر کیا اخراجات آئیں گے کیا ان کے اوپر لاگت آئے گی۔

That is under our active consideration and very shortly decision will be taken in that regard.

اس کے بعد یہ معلوم ہوگا کہ اس پر خرچ کتنا آتا ہے تو جس طرح موجودہ شناختی کارڈز کے لئے آدمی کو فیس pay کرنی پڑتی ہے we will reconsider

کہ اس شناختی کارڈ پر cost of production کیا آتی ہے اور اس پر پبلک سے کیا فیس لینی چاہیئے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ ابھی تک تمام علاقوں میں ہر ایک آدمی کو شناختی کارڈ مہیا نہیں ہوئے لیکن ہماری کوشش یہی ہے کہ سب کو مہیا کیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: ضمنی سوال۔ کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ پیچیدہ کے معنی complicated کے ہیں یا sophisticated کے، اُردو میں پیچیدہ لکھا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ اردو میں ترجمہ ہمارا کوئی strong point نہیں ہے۔

جناب محمد علی خان: اس سے تو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: مطلب صرف sophisticated کا ہے۔

جناب محمد علی خان: تو complicated کا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: نہیں sophisticated کا ہے۔

Mr. Muhammad Ali Khan : Not complicated.

Mr. Chairman : Not complicated.

Mr. Muhammad Ali Khan : Right.

سردار خضر حیات خاں: سپلیمنٹری سر۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اگر اب یہ فیکٹریاں بن گئی ہیں تو نئے شناختی کارڈ بننے کے بعد ایسی فیکٹریاں نہیں بنیں گی۔ اس کی کیا گارنٹی ہے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے یہ فرمایا کہ وہ اتنے sophisticated ہوں گے کہ ان کو آسانی سے کاپی نہیں کیا جا سکے گا۔

سردار خضر حیات خاں: لیکن کیا وزیر موصوف یہ نہیں جانتے ہیں کہ sophisticated. کاموں میں بھی غلط کام ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس کی کیا گارنٹی

ہو گی کہ نئے شناختی کارڈز جعلی نہیں بنیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی بہت سی اکثریت کے پاس شناختی کارڈز ہوں گے ہی نہیں، اگر شناختی کارڈز ختم کرنا مقصود ہے تو وہ ویسے ہی ختم کر دیں کیوں کہ دیہاتوں میں پہلے بھی نہیں ملے تو اب دوسرے کیسے ملیں گے۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! میرے پاس اس وقت بالکل صحیح اعداد و شمار تو موجود نہیں ہیں لیکن میرے خیال میں شناختی کارڈز کافی تعداد میں لوگوں کو پہنچ گئے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اس کے ساتھ موبائیل ٹیمیں بھی بنائی جائیں تاکہ جن دیہاتوں میں شناختی کارڈز جاری نہیں ہوئے وہاں ان کو یہ سہولت مہیا کی جائے۔ البتہ اس وقت ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ صرف جدہ میں چالیس ہزار غیر پاکستانیوں کے پاس شناختی کارڈز ہیں۔ جن کی بنیاد پر انہوں نے پاسپورٹ بھی وصول کر لئے ہیں۔ ان میں برمی ہیں، بنگلہ دیشی ہیں، انڈنیز ہیں۔ یہ تمام معاملہ زیر غور ہے اور ہم مجبور ہو گئے ہیں۔ in collaboration with the Saudi Government.

جنہوں نے خود بھی شناختی کارڈ کے معاملے میں یہ کیا ہے۔ تاکہ ہم اس قسم کے شناختی کارڈز بنا سکیں جن کی ڈپلیکیشن نہ ہو سکے اور لوگ اس سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : Whether the Government has earmarked funds for the construction of office accommodation at District and Divisional headquarters for registeration offices ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Certainly Sir, we are taking up these questions.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : میں ایک اور درخواست کروں گا وزیر صاحب سے کہ ان کے دفاتر جو ہیں وہاں ڈائریکٹر کسی اور جگہ بیٹھتا ہے اور چھوٹے افسر کسی اور جگہ۔ ان سب کا ایک ہی جگہ آفس ہو تو بہتر رہے گا۔ ابھی پشاور میں جو آفس ہے وہ محترم قیوم صاحب کا قائم کردہ ہے۔ خدا ان کو بخشے۔ ابھی

تک وہاں نہ پارکنگ کی جگہ ہے اور دفتر کی جگہ بھی بہت تھوڑی ہے اور ان کا ڈائریکٹر بھی کسی اور جگہ بیٹھتا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا میں آنریبل ممبر کا مشکور ہوں۔ اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملہ پر غور کیا جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب چیئرمین :۔ جی فرمائیے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب ہوتی صاحب نے تو انگریزی اردو کا معاملہ پیش کیا تھا۔ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 'no' اور وزیر صاحب نے زبانی کہا ہے certainly مجھے پتہ نہیں کہ انگریزی کے لفظ 'no' کا ترجمہ کا "یقیناً" ہوتا ہے یا "نہیں"۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : میں نے جناب والا عرض کیا ہے کہ "no is correct" لیکن میں نے مزید اقدامات کئے ہیں اور ان اقدامات کی اگر وزارت خزانہ سے ہمیں کوئی گرین لائٹ ملے تو تب میں کہہ سکوں گا کہ yes

Mr. Chairman : So, one hand has provided for it and it depends whether the the other hand would part with it. Next question.

NATIONAL INDENTITY CARDS AND AFGHAN NATIONALS

12. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether it is a fact that National Identity Cards are being issued to Afghan Nationals ; if so ;

(b) the number of National Identity Cards issued during 1985 and 1986 ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) No. The National Identity Cards are issued only to bonafied Pakistanis.

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

(b) Does not arise in view of reply to part (a) of the question.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔ جناب شیریں دل خان صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: جناب وزیر موصوف نے یہ جو فرمایا تھا کہ جدہ میں بوگس شناختی کارڈ بنتے ہیں تو کیا پاکستان میں یہ فیکٹریاں ابھی تک نہیں کھلی ہیں؟ میں مزید پوچھنا چاہتا تھا کہ افغان مہاجرین کو بھی کیوں شناختی کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟ اس کا مجھے علم ہے۔

جناب چیئرمین: سرکاری ذریعے سے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: سرکاری دفتر سے نہیں۔

It is arranged through the corruption in the Department.

سردار خضر حیات خان: جہاں پر آوے کا آوا ہی سارا خراب ہو، وہاں پر یہ کیا کریں گے۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! آنریبل ممبر کا سوال بالکل درست ہے۔ اور انہوں نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ افغان نیشنلز کو کارڈز ایشو ہوئے ہیں۔ لیکن ایشو ہوتے وقت افغان نیشنلز نے جو شناختی کارڈز وصول کئے ہیں یا حاصل کئے ہیں وہ بھی کرپشن کے ذریعے حاصل کئے ہیں۔ جن کے ذریعے سے وہ اپنے آپ کو پاکستانی شہری ظاہر کرتے ہوئے پاسپورٹس حاصل کرتے ہیں۔ البتہ یہ بالکل درست فرماتے ہیں کہ حقیقت میں وہ افغان ہیں۔ اب ہم اس چیز کی انکوائری کر رہے ہیں اور تفتیش کا سلسلہ بالکل جاری ہے۔

From Chamen right upto the North-West Frontier wher ever identity cards are being issued to find out how these Afghan nationals have been given these identity cards and we have sacked a number of officers and we have sacked a number of other organizations who are responsible for indulging in this criminal activity and I hope that we would be able to see that they get good punishment and we are doing

our best that false identity cards may not be issued. But Sir, the point is; I have seen, honourable members issuing licences, you see Sir, may I be permitted to transgress a bit, people come in the door ways ....

Mr. Chairman : I think that can be debated separately. This is not the occasion for that what you have stated in reply.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : But Sir, this reply is to this very fact, that if an honourable Minister or an honourable M.N.A. or an honourable Senator certifies that a certain individual is a Pakistani citizen, we take his words for it, like we take the words when he certifies that a certain individual should be given a licence then we issue a licence and in one case, Sir, when it was found out that the licence had been issued to robbers and decoites, when it was traced back to the honourable member, he said, "I have recommended but why did you issue it ? I recommend people for Naib Tehsildar, for D.S.P., for Inspector and you don't cary out my wishes then, why did you cary out my wishes now that I recommended to issue a licence". So, Sir, this is the actual position that in a number of cases we have issued identity cards to people who have been certified by highly responsible people but even that we are chasing now Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javid Jabbar : Sir, my point is that question is logically related because the honourable member wanted to know the total number of cards issued without reference to whether those were dubious cards or incorrectly issued cards. We want to know the actual number of cards issued in 1985 and 1986. Is it not possible for the Minister to privide this information ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, it has been said that the identity cards have been issued to the Afghan nationals. Now, we are chasing these and as soon as I get the exact number from all different provinces, for instance, there is a factory in Karachi, there is a factory somewhere in Lahore, there is a factory somewhere in Faisalabad which are issuing these identity cards. Sir, we are chasing them and as soon as the exact number comes to our knowledge then I

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

shall be able to see it but the question is whether to Afghan nationals these have been issued ? No, there have been issued to Pakistani Nationals who have camoflaged themselves as Pakistani, in fact they are Afghan.

Mr. Chairman : Thank you. I think the 'Question Hour' is over.

Haji Akram Sultan : Would the honourable Minister be pleased to state as to how many people abroad have disguised themselves as Pakistanis ? They are carrying Pakistani passports and that is also in the knowledge of the honourable Minister. I want to know if any action is being taken against those who are using these facilities of having fictitious Pakistani passports.

Mr. Chairman : This is exactly what the honourable Minister has been trying to explain that there are people who masquerading under false identity have been able to secure identity cards, passports etc., and the Department or his Ministry is looking into this. So, I think that answers your question.

Haji Akram Sultan : Thank you.

Mr. Chairman : The 'Question Hour' is over. The rest of the questions and answers could be taken as read.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! کیا اس بات کا امکان ہے کہ جس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکا اس کو بھی ڈسکشن کے لئے رکھا جا سکے۔ آدھ گھنٹہ تو رکھتے ہیں، اہم سوالات کے لئے۔

Mr. Chairman : There is a provision under the rules for that and if you follow that then I think something can be done but ordinarily questions which are not answered on the floor of the House, they are taken as read.

پروفیسر خورشید احمد: یہ تو صحیح ہے۔ میں اس کو چیلنج نہیں کر رہا ہوں۔ وقت گزر گیا ہے۔ لیکن سوال ۱۸ کے بارے میں التجا کر رہا تھا کہ اگر اس کے لئے آدھ گھنٹہ ایلوکیٹ کر دیں کیونکہ سکالرشپ کا ایشو بڑا اہم ہے میں چاہتا ہوں اس کو ڈسکس کر لیں۔

Mr. Chairman: But for that you have to give a separate notice for the half an hour discussion on a question.

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے۔

SURVEY OF PROTECTION BUNDS

†13. ***Malik Saadullah Khan :** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether it is correct that the survey of the protection bunds in Touchi River (North Waziristan Agency) has been completed and if so ;

(b) the date of commencement of the construction work ?

Syed Qasim Shah : (a) Yes, the requisite survey has been completed.

(b) Correct date of commencement of work cannot be indicated at this stage. The work would be taken in hand after its approval by the Federal Flood Commission/Ministry of Water and Power during the current financial year.

EMPLOYMENT FOR RETURNING OVERSEAS PAKISTANIS

14. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether there is any plan under consideration of the Government to provide employment and jobs to Overseas Pakistanis coming back to the country ; and if so when it would be made public ?

†Question Hours being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

Mr. Wasim Sajjad : The Government has taken following important measures for economic rehabilitation of returnees :—

(i) The Sixth Five Year Plan envisages creation of 3.32 million job opportunities. These opportunities would provide employment to the majority of employment seekers in the country including employment seekers among the returning migrants.

(ii) To facilitate their economic rehabilitation procedure for investment in approved projects and import of permisible machinery and equipment has been simplified. There is no requirement of sanction for import of machinery and equipment upto the value of Rs. 50 million under Non-Repatriable Investment Scheme. An investment centre has been set up in U.K. to guide overseas Pakistanis for investment in industrial projects and other saving schemes in Pakistan.

PERSONS KILLED IN RIOTS IN KARACHI HYDERABAD

15. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the number of persons killed and injured during the recent riots in Karachi and Hyderabad indicating also the number belonging to law enforcing agencies ; and

(b) the question and details of loss caused to the public as well as private property ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak :

(a)		Karachi	Hyderabad
Public.	Killed	178	1
	Injured.	849	13
Law Enforcing Agencies.	Killed	2	—
	Injured.	16	2

(b)	Karachi	Hyderabad	Total
1. Govt. Offices.	2	4	6
2. Railway Stations.	3	—	3
3. Banks.	9	12	21
4. Attack on Police Station.	1	1	2
5. Petrol Pumps.	5	—	5
6. Garment Factory.	5	1	6
7. Hotels	6	1	7
8. Shops.	362	34	396
9. Houses.	156	1	157
10. Tents.	6	4	10
11. Vehicles.	42	12	54
12. Post Offices.	—	3	3
13. Cinemas.	3	—	3
14. College Building.	1	—	1
15. Carts.	32	28	60

	Karachi	Hyderabad	Total
Fire Wood Depots.	11	1	12
Timber Market.	1	—	1
Railway Bogies.	2	—	2

SLOGAN ON P.T.V. AGAINST TAKING BRIBE

16. ***Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some time ago an advertisement to the effect that taking bribe is tantamount to eating the meat of "Pig" was shown on television three or four times but the same has suddenly been discontinued ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons thereof ; and

(c) whether orders will be issued to show the said advertisement and similar other advertisements on TV to discourage corruption ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) It was not an advertisement but a slogan and it was televised for quite some time before it was taken off.

(b) PTV keeps on changing slogans on various themes on the eradication of social evils. They are televised by rotation and new slogans are also added. The said slogan was also discontinued after some time and was replaced by other slogans on related themes.

(c) The said slogan may come back on TV screen in the normal course.

INDIAN SABOTEURES

17. ***Qazi Hussain Ahmad :** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that 26 Indian saboteures have been arrested recently as stated in the *Nawa-i-Waqt* Lahore dated 22nd September, 1986 ; if so, the action taken against them and the measures taken by the Government to stop the entry of Indian saboteures in Sind?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : News item about apprehension of 26 Indian saboteurs was incorrect.

FOREIGN SCHOLARSHIPS

18. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some 400 students have been sent abroad this year on government scholarship and the cost of these scholarships is 1 million rupees per student ;

(b) the criteria for the selection of these students ;

(c) whether the scholarships were publicised ;

(d) if so, the total number of applications received and the mode of their scrutiny ; and

(e) whether the selection was made purely on merit if not the reasons thereof ?

Minister for Science and Technology : (a) Four hundred students were selected during 1985-86 for postgraduate education leading to Ph.D. in 15 selected fields at reputable foreign universities. Upto 26th October, 1986, 325 were admitted to universities in USA, UK. Australia and Canada. The remaining 75 are expected to be placed by Spring 1987 terms. The country-wise breakup is as follows :—

U.S.A.	163
U.K.	157
Canada	4
Australia	1
Total	325

The cost per student varies from university To university and is different in different countries. At the current rate of exchange of Rupee *vis-a-vis* US dollar the average cost per student comes out to be about Rs. 255,000 per annum. Over a period of 4 years which the student requires to complete his Ph.D. the average cost per student is about Rs. 1.02 million.

(b) The eligibility conditions and selection criteria for the scholarship programme are as follows :—

(i) Holders of M.Sc./B.E./MBBS or equivalent from recognised Universities of Pakistan or other countries, who have been awarded degrees during the past five years would be eligible ;

(ii) The candidates should have a good academic record with at least two first division in the career. Candidates with more than one third division in their career would be ineligible ;

(iii) The candidates should not be more than 26 years of age at the time of interview. The age limit is relaxable upto an

upper limit of 30 years for candidates with teaching, research or professional experience in a relevant field ;

(iv) Selection would be on the basis of open competition with due consideration for regional representation ;

(v) Selected candidates would be required to undergo a six-week orientation course to be arranged by the Ministry of Science and Technology.

(c) The scholarships were announced in the national and regional papers in May, 1985 and again in September, 1985. The advertisement appeared in all the national and the leading regional papers every alternate day from 1st September to 15th September, 1985.

(d) A total of 4,580 applications were recavied in response to the advertisement in the national and regional press. These were scrutinised according to the conditions laid down by the National Selection Board and 2,074 were found eligible. The selection procedure consisted of an evaluation of the candidates academic record as well as a written test and interview in the field in which the candidate opted to specialise. The candidates were examined on the basis of the following criteria :—

— Weightage for academic record .... 100 marks
— Weightage for written test 60 marks
— Weightage for interview/*viva voce* 40 marks

Break up of marks for the evaluation of academic record is as follows :—

	1st division	2nd division
Metric/Intermediate	20	12
B.Sc./M.Sc.	30	20
B.E./M.B.B.S.	60	40

N.B.—No marks were given for 3rd division in any examination.

The eligible candidates were called for a written test which was conducted simultaneously at Islamabad, Peshawar, Lahore, Quetta and Karachi on Ist October, 1985. The answer booklets were brought back to Islamabad and evaluated by experts in the various fields. Candidates scoring 30/60 and above were called for interview which was held at the above-mentioned five centres. The interviews were conducted by two members of the National Selection Board assisted by experts in the different fields of specialization.

Merit lists were prepared on the basis of the marks obtained by the candidate for his/her academic record as well as in the written test and interview. The names of the selected candidates were announced in the newspapers. Before sending the students abroad a six-week training induction programme was organised for the selected scholars at Islamabad, Lahore and Karachi. The programme included 4 week for orientation to study in USA/UK, communication skills, computer training mathematical skills and information search, followed by a 2 week practical training in the research institutions.

(e) The scholarships were awarded on the basis of merit except for 4 special cases which were finalised on the recommendations of the competent authority.

BOOK AGAINST PAKISTAN BY G.M. SYED

19. ***Qazi Hussain Ahmad :** will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether the Government has proscribed the Book "Now Pakistan should disintegrate"."پاکستان اب ٹوٹنا چاہیئے" written by G.M. Syed ; if not the reasons therefor : and

(b) whether it is a fact that G.M. Syed birthday has become a regular occasion for anti-Pakistan propaganda ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Yes, orders to intercept/detain destroy the book in question were issued to the CBR and all the Provincial Governments on 2nd July, 1986. (copy attached).

(b) Yes.

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

Unfortunately it is a fact that birthday anniversary of Mr. G. M. Syed has turned into an anti-Pakistan occasion. The participants who attended function include anti-Pakistan elements. According to the reports received from Government agencies the participants not only delivered very objectionable speeches but also expressed their determination to undo Pakistan. On the last occasion it was intimated by the Government of Sind that cases had been registered against such persons. In order to prevent recurrence of such happenings in future the Government of Sind has been asked to take pre-emptive measures in this respect.

Secret/Immediate

No. 6/4/86-P&P

GOVERNMENT OF PAKISTAN

MINISTRY OF INTERIOR

Office Memorandum

SUBJECT: *Action against the book entitled* "پاکستان اب ٹوٹ جانا چاہیئے" *written by Mr. G. M. Syed.*

The undersigned is directed to say that according to a news item published in the daily '*Nawa-i-Waqt*', dated 30th June, 1986, the above titled book is in circulation in Sind. It has been reported that the book contains criticism on Islam, Pakistan, Quaid-i-Azam, Allama Iqbal and Mr. Liaquat Ali Khan. The writer has also used abusive language in respect of the above national leaders and have made personal attacks on them.

2. The CBR, may, therefore, please issue necessary instructions to the Customs authorities to intercept/detain/destroy all copies of the said book found in transit or brought by passengers through any means. A copy of the instructions issued by the CBR may also be furnished to this Ministry.

FAZAL HUSSAIN,
Section Officer,
Tele : 827396

CBR,
(Hafiz Mohammad Anees,
Second Secretary, I&P),
Islamabad.

No. Even : *Islamabad, the 2nd July, 1986*

Copy forwarded for necessary action to forfeit/prescription of the said book to :—

Mr. Omar Khan Afridi, Administrator, Islamabad Capital Territory, Islamabad.

Haji Muhammad Akram, Home Secretary Punjab, Lahore.

Mr. Pervez Ahmed Butt, Addl. Chief Secretary (Home) Sind, Karachi.

Mr. Shamsher Ali Khan, Home Secretary NWFP, Peshawar.

Agha Aman Shah, Home Secretary Baluchistan, Quetta.

FAZAL HUSSAIN,
Section Officer.

DELETION TARGET MANUFACTURING MOTOR CYCLES

20. ***Prof. Khurshid Ahmad** : Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the prescribed level of deletion of over 75 per cent in the manufacture of motor cycles and scooters in Pakistan by the end of June, 1986 has not been achieved and if so, how much deletion has actually been achieved compared to the targets ;

(b) is it correct that the deletion target for manufacturing tractors which was fixed at 53 per cent for the end of the current year is still far from being achieved ;

(c) whether it is also a fact that the manufacturing of colour television continues to be mostly dependent on assembly of imported foreign components and only 28 per cent of the total components were being manufactured in the country as against a much higher target of deletion prescribed ; and

[Prof. Khurshid Ahmad]

(d) the deletion target if any, have been fixed for the manufacturing of air-conditioners within the country ?

Ch. Shujaat Hussain : (a) As against the deletion target of 73.64 per cent for motor-cycles and 74.97 per cent for Scooters fixed for implementation by end of December, 1985, the deletion achieved was about 50 per cent in case of motor-cycles and about 53 per cent in case of scooters.

(b) As against the deletion targets ranging from 19.88 per cent to 64.85 per cent for large and medium tractors fixed for implementation by end of June, 1986, the deletion achieved ranged from 19.97 per cent to 62.66 per cent upto June, 1986.

(c) As against the deletion target of 40 per cent for colour TV sets, the deletion achieved ranges from 11.05 per cent to 26.90 per cent.

(d) Deletion target of 80 per cent has been fixed for the manufacturing of air-conditioners. The deletion actually achieved ranges from 35 per cent to 80 per cent.

MEMBERS OF NATIONAL INDUSTRIAL RELATIONS COMMISSION

21. ***Mr. Hamzo Khan Palijo :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) whether it is a fact that non of the members of National Industrial Relations Commission, belong to Sind Rural ;

(b) whether it is further a fact that Mr. Rais Ahmed Jaffri and Mr. Aziz Ahmed are to retire in near future ; and

(c) whether the Government could consider the appointment of a person belonging to Sind Rural as member of the Commission ?

Mr. Wasim Sajjad : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes, subject to observation of Provincial regional quota.

22. Transferred to O. & M. Division for answering on 15th January, 1987.

STEEL MILL IN THE PUNJAB

23. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Industries be pleased to state reasons for non-implementation of the proposal to construct a steel mill in Punjab based on Kalabagh iron ore ?

Ch. Shujaat Hussain : The proposal could not be processed further as the sponsors of the project have not provided techno-economic feasibility of the project based on coal.

RATIO OF P.C.S. & C.S.C. OFFICERS IN CIVIL SECTT. BALUCHISTAN

24. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether there is any ratio fixed in which grade 20 and above posts in the Civil Secretariat Baluchistan are to be filled from the Central Superior Services and the Provincial Civil Service ; if so, what ; and

(b) how many posts of Secretary and equivalent status in the Civil Secretariat are held at present by officers of Baluchistan Provincial Civil Service and how many by officers of Central Superior Services, alongwith their names and department ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) No. These posts are included in the APUG cadre.

(b) The requisite information is being ascertained from the Provincial Government and will be placed on the table of the House when received.

SCOUTS COMMISSION FOR TRIBAL YOUNGMEN

25. ***Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the President of Pakistan had announced in the last 'tribal darbar' held at Peshawar that suitable

[Malik Faridullah Khan]

qualified persons of the tribal area would be granted commissions in scouts ; and

(b) whether it is also a fact, that the Present Government has rejected this proposal if so, the reasons thereof ?

Syed Qasim Shah : (a) While addressing a grand Tribal Jirga in Peshawar on 13th March, 1984, the President was pleased to announce that in view of military traditions of the tribesmen of the North West Frontier Province, a scheme would be introduced for the induction of bright students from the Tribal Areas with good officer potential for grant of Scouts Commission for appointment as officers in the Civil Armed Forces of the NWFP.

(b) The proposal has been held in abeyance for the time being in view of number of observations made by GHQ.

ASSISTANCE TO SABOTEURS BY AFGHAN GOVT. IN TRIBAL AREAS

26. ***Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Afghan Government is distributing arms on a large scale in the Tribal Areas and openly assisting saboteures financially ; and

(b) the measures adopted by the Government to check these activities ?

Syed Qasim Shah : (a) It is a fact that the Afghan Government is instigating tribesmen against the Government and trying to win them over by offering them money and weapones.

(b) The Political Administration of FATA is fully alive to the situation and is handling the issue politically. In this connection following steps have been taken :—

1. Number of check posts have been established.
2. Patrolling by *Khassadars* of key points/roads, has been intensified.

3. Strict vigilance on the activities of pro-Afghan tribes and KHAD agents has been tightened.

4. Collective tribal responsibility is being invoked.

5. Ulema have been mobilised against saboteurs.

6. Stress is being laid on gathering timely Intelligence for pre-empting subversion.

SCIENTIFIC RESEARCH AND DEVELOPMENT

27. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state :

(a) the amount of resources spent year-wise on scientific research and development during the Fifth and the Sixth Five-Year Plans ; and

(b) whether the resources allocated to research and development are in line with the UN recommendation of spending a minimum of 1 per cent of the GNP ?

Minister for Science and Technology : The detailed information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as received.

SEATS RESERVED FOR FATA IN THE MEDICAL COLLEGES

37. ***Malik Sadullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) the number of seats reserved for FATA in the medical colleges of the country ; and

(b) the number of students of North Waziristan Agency who have been given admission in different medical colleges of the country from 1981 to 1986 also indicating the year-wise break down ?

Syed Qasim Shah : (a) The number of seats reserved for FATA for 1986-87 session is 81 (76 MBBS and 5 BDS).

(b) the total number of students from North Waziristan Agency given admission in different medical colleges from 1981-82 to 1986-87 session is 60. Year-wise break-up is as under :—

1981-82	....	9
1982-83	....	12
1983-84	....	11
1984-85	....	10
1985-86	....	9
	Total	60

SEATS RESERVED FOR FATA IN THE ENGINEERING COLLEGES

*38. **Malik Sadullah Khan :** will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether the Government has reserved seats for FATA in the engineering colleges of the country ; and if so the number of seats reserved in each college ; and

(b) the number of students of North Waziristan Agency who have been given admission in different engineering colleges of the country from 1981 to 1986 giving year-wise break down ?

Syed Qasim Shah : (a) Yes; 50 seats are reserved for the candidates of FATA in the following Engineering institutions :

N.W.F.P. University of Engineering and Technology Peshawar	19
Dawood College of Engineering and Technology Karachi	12
NED University of Engineering and Technology, Karachi	4

Mehran University of Engineering and Technology, Jamshoro............................	2
University of Engineering and Technology, Lahore..	8
University College of Engg. and Technology Taxila	2
National College of Textile Engineering Faisalabad..	3
Total	50

(b)	1981-82	5
	1982-83	6
	1983-84	6
	1084-85	5
	1985-86	6
	1986-87	6
	Total	34

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: اب رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! جناب مجھے یہ پوائنٹ پہلے اٹھانا چاہیئے تھا لیکن دوران اجلاس مجھے معلوم ہوا کہ ہماری کابینہ کے معزز رکن اور بہ لحاظ عہدہ اس ہاؤس کے ممبر جناب حاجی حنیف طیب کی صاحبزادی فوت ہو گئی ہیں تو ہمیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایک منٹ کے بعد دعا ہوسکتی ہے۔ میرے پاس جناب احمد میاں سومرو صاحب کی درخواست پہلے ہے اور احمد میاں سومرو بذات خود یہ نفس نفیس ہاؤس میں موجود ہیں تو ان کی چھٹی منظور کی جائے یا نہ کی جائے؟

جناب احمد میاں سومرو: کب کی ہے۔ گزشتہ اجلاس کی ہے، یا کب کی ہے؟

Mr. Chairman : It is on record, signed by you.

Mr. Ahmed Mian Soomro : When it was written, Sir. ?

Mr. Chairman : That I don't know but it is here on record and you have not withdrawn it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I withdraw it, Sir.

Mr. Chairman : You withdraw it, alright.

جناب چیئرمین: جناب سلیم سیف اللہ خان، عمرہ کرنے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں، اس لئے انہوں نے ایوان سے ۶ تا ۱۱ جنوری ۱۹۸۷ء تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب غلام فاروق سینیٹر نے خرابیٔ صحت کی بنا پر پورے سیشن کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟ (رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ابھی ابھی جناب اکرم خان سینیٹر کا خط آیا ہے کہ میرا پوتا اچانک موٹر ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے بندہ مورخہ ۶ جنوری سے ۸ جنوری تک اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہے۔ لہٰذا تین دن کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔ کیا ان کی یہ درخواست آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: اب دعا کیجئے۔ کیوں کہ میرا خیال تھا کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کریں اور حاجی حنیف طیب صاحب کی صاحبزادی کے لئے بھی دعا کریں۔ (دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Ahmed Mian Soomro : Mr. Chairman, Sir, may I through you, Sir, draw an important point about this House. There has been a public demand about the convictions under Martial Law. The honourable Prime Minister at the time of the The Constitution (8th Amendment) Bill had assured the House to constitute a Constitution

Committee with the Minister for Justice and Parliamentary Affairs as the Chairman. Fortunately, in this revised, reshuffled Cabinet, the portfolio is with the same honourable Minister though of course he has succeeded another Minister previously. May I Sir, know what is the fate of that Committee; what is the fate of that Constitutional Amendment for which this Committee was formulated because there has been no meeting of this Committee for the last 6-8 months.

Mr. Chairman : Are you going to question it or are you on a point of order?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Actually, through you Sir, brining this to the notice that this House would like to know the position, what has happened about that assurance. Because for the last two years those people have been still in jails who have been convicted? What is hapening about that Committee?

Mr. Chairman : We received a privilege motion from you. I don't know whether it refers to this but it deals with the assurances given by Ministers on certain issues. So you can raise this issue when we come to that ......*(interruption)*.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir before that, Let us know what is happening ......

Mr. Chairman : Well, I think, the Minister would reply at that stage.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Whether that would have been admitted at all by you?

جناب چیئرمین : اجلاس کی معمول کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے میں چند ایک گزارشات کرنا چاہوں گا. سب سے پہلے تو سینیٹ کے آٹھویں اجلاس میں شرکت کرنے پر میں تمام ممبران کرام کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ سینیٹ کا یہ اجلاس ۸۸ روز کے وقفے کے بعد شروع ہو رہا ہے، موجودہ سینیٹ کی کارروائی کا یہ دوسرا سال ہے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے سینیٹ کا سال ۲۱ مارچ سے شروع ہو کر اگلے سال یعنی ۲۰ مارچ کو ختم ہوتا ہے، اسی طرح رواں سال میں

[Mr. Chairman]

سینٹ کا یہ تیسرا اجلاس ہو گا اور پہلے دو اجلاس کے دوران سینٹ بالترتیب ۱۸ اور ۲۲ روز تک سیشن میں رہا' اس لحاظ سے ہمیں ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آئینی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مزید ۵۰ روز تک کی کارروائی کرنا ہو گی۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سے اکتا نہ جائیں گے۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ آپ ایوان کی کارروائی میں بھرپور انداز سے حصہ لیں گے اور گزشتہ مجالس کی طرح اس اجلاس کو بھی ہر لحاظ سے کامیاب اور بارآور بنانے میں میرا پورا پورا ساتھ دیں گے۔ ساتویں اجلاس کے اختتام تک حکومت کی طرف سے پیش کردہ کوئی بھی بل سینٹ کے پاس پینڈنگ یا زیر غور نہیں تھا۔ البتہ کچھ پرائیویٹ ممبرز التواء میں تھے، جو اس سیشن کے دوران انشاءاللہ زیر غور آئیں گے، ان میں سرفہرست قاضی عبداللطیف اور مولانا سمیع الحق صاحبان کا پیش کردہ شریعت بل ہے، جس کی پہلی خواندگی ابھی مکمل کرنا باقی ہے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کے پیش کردہ دو بل 'Freedom of Information Bill' 'Press & Publication (Amendment) Bill' فی الوقت متعلقہ قائمہ کمیٹی کے زیر غور ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کا ایک اور بل 'Criminal Law Amendment Bill' عملاً غیر مؤثر ہو چکا ہے کیوں کہ اس بل میں مجوزہ ترمیم حکومت سرکاری بل کے ذریعے کروا چکی ہے، ایک آخری بل پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کی تنسیخ کا بل جس کا نوٹس سینیٹر جاوید جبار صاحب نے دیا ہے ابھی ایوان میں پیش ہونا ہے۔

ایک اور زیر التواء معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں سے متعلق ہے سینٹ کے پچھلے اجلاس کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان رپورٹوں پر بحث موضوع کے اعتبار سے کی جائے، ان چھ موضوعات میں سے جن پر یہ رپورٹ مشتمل ہے، دو موضوعات یعنی عقائد اور عبادات اور نظام عدل و انصاف پر سینٹ پہلے ہی بحث مکمل کر چکی ہے جب کہ باقی موضوعات جو کہ نظام معیشت، نظام تعلیم، طرز معاشرت اور نشر و اشاعت سے متعلق ہیں ابھی بحث ہونا باقی ہے ایک اور موضوع جو موجودہ اجلاس میں زیر بحث آ سکتا ہے، وہ

سینٹ کے قواعد و ضوابط کے متعلق ہے، جیسا کہ آپ کو علم ہے سینٹ کی موجودہ کارروائی جن قواعد اور ضوابط کے تحت ہو رہی ہے، وہ صدر صاحب کے تشکیل کردہ ہیں اور ۱۹۷۳ء سے نافذالعمل ہیں اور پچھلے دس بارہ سال کے دوران آئین میں جو ترامیم ہوئی ہیں ان سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتے۔ اس بنا پر ایوان نے اپنے دوسرے اجلاس میں سینٹ کے قواعد و ضوابط کو آئین کے آرٹیکل ۶۷ کے تحت نئے سرے سے وضع کرنے کے لئے ایک سپیشل کمیٹی سینیٹر سرتاج عزیز صاحب کی سربراہی میں قائم کی تھی، اس کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات موصول ہونے پر ایوان نے ایک جائزہ کمیٹی یعنی Review Committee چیئرمین کی ہی زیر نگرانی میں بنانے کا فیصلہ کیا جو سپیشل کمیٹی کے مرتب کردہ مسودہ قواعد کے مطالعہ اور اس پر غور و خوض کے بعد اس کی بہتری کے لئے مناسب ترامیم پیش کر سکے۔ اس کمیٹی نے بھی اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں۔ اور اس اجلاس کے دوران اس پر غور اور اس کی منظوری، اگر ایوان کو منظور ہے، زیر بحث آ سکتی ہیں، حکومت کی طرف سے موجودہ اجلاس کے دوران مندرجہ ذیل سات بل پیش کرنے کا نوٹس ملا ہے۔ اوریجنل نوٹس ۸ کا تھا لیکن بعض وجوہات پر ابھی ودڈرا کیا گیا ہے اور غالباً بعد میں انٹرڈیوس کیا جائے گا۔ یہ سات بل جن کا نوٹس ہے اور جو اس سیشن کے دوران انٹروڈیوس کئے جائیں گے، وہ یہ ہیں۔

- The Electroal Rolls (Amendment) Bill, 1986.
- The Quaid-i-Azam University (Amendment) Bill, 1986.
- The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment), Bill 1986.
- The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1986.
- The Pakistan Space and Upper Atomosphere Research Commission (Amendment) Bill, 1986.
- The *Ex*-Government servants employment with the Foreign Governments (Prohibition) (Amendment) Bill, 1986.
- The Service Tribunal (Amendment) Bill, 1986.

میں امید کرتا ہوں کہ ایوان غور کرنے کے بعد ان بلوں کو اسی اجلاس کے دوران پاس کرنے کی حتی الامکان کوشش کرے گا۔ آخر میں میں موجودہ اجلاس میں شرکت

[Mr. Chairman]

کرنے پر ایک بار پھر آپ سب حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قانون سازی کے امور کو احسن طریقے سے سرانجام دیں گے۔

۱۹۸۷ء کے لئے عیسوی سال کے آغاز کے موقع پر جو اب ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکا ہے میں آپ سب کے لئے نیک تمناؤں کا بھی اظہار کرنا چاہوں گا، میں دعا کرتا ہوں کہ یہ سال ہم سب کے لئے اور بالخصوص وطن عزیز کے لئے باعث امن و استحکام و بہبودی اور صحیح معنوں میں اسلامی معاشرے کے قیام کی طرف تیز تر پیش قدمی کا موجب ثابت ہو سینٹ ہمارے قومی اتحاد کی نمایاں علامت ہے اور اس سلسلے میں خاص ذمہ داریوں کا حامل ہے، سال گزشتہ کے آخری ایام میں ملک کے ایک اہم علاقے میں جو نہایت ہی المناک واقعات رونما ہوئے اور جس نفرت و تعصب اور بربریت کا مظاہرہ کیا گیا وہ ملک اور قوم کے لیے باعث افسوس اور باعث شرم ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں لسانی، طبقاتی، گروہی اور صوبائی اختلافات سے بلند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور باہمی یگانگت، محبت اور اسلامی اخوت کو اپنا کر ایک متحدہ قومیت کے تصور کو حقیقی معنوں میں فروغ دینے میں ہماری رہنمائی فرمائے، آمین شکریہ۔

ایک پوائنٹ آف آرڈر سویرے اٹھایا گیا تھا جس پر وزیر داخلہ نے بھی جواب دیا تھا اس معاملے پر بحث کے لئے ایک دو دن مختص کئے جائیں گیا وزیر داخلہ صاحب اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! یہ واقعات ایسے ہیں کہ ان سب نے ہمارے دلوں کو بہت دکھ پہنچایا ہے میں آپ کی وساطت سے چاہوں گا کہ آنریبل ممبر اس موضوع پر اپنی رائے دیں جو ان کو معلومات ہیں اس سے ہمیں آگاہ کریں۔ اس کے بعد جناب والا! میں حکومت کی جانب سے جو اقدامات کئے گئے ہیں اور جو اقدامات ہم مزید کر رہے ہیں جواباً عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین:۔ طریقہ کار آپ کیا اپنانا چاہیں گے؟ اس کے متعلق ذرا فرما دیجئے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! جو دن آپ مقرر کریں اور جو آنریبل ممبر اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں یا جن کو آپ اجازت دیں گے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اس کے بعد جناب والا مجھے ٹائم دیں گے تاکہ میں بھی اس کو sum up کر کے جواب دے سکوں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس پر رول کے مطابق ایک فارمل موشن ہونا چاہیئے وزیر انصاف صاحب غالباً اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے اگر آپ بحث چاہتے ہیں اور ہاؤس کو یہ منظور ہے، تو وہ آج بھی شروع ہو سکتی ہے، اگلے دن بھی شروع ہو سکتی ہے، جب آپ چاہیں اس بارے میں آپ کی رائے لی جائے گی۔ لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں رولز کے تحت یہ ایک موشن کے فارم میں آنا چاہیئے، اگر آج آپ پیش کرنا چاہتے تو اس کے لئے بھی طریقہ کار اس میں متعین ہے میرے خیال میں آرڈرز آف دی ڈے میں رول ۲۷ ہوگا۔

"27. (1) The Secretary shall prepare the Orders of the Day and make a copy thereof available for the use of every member and any other person entitled under the Constitution to speak or otherwise take part in the proceedings of the Senate.

(2) Save as otherwise provided by these rules :–

(a) the business for the day shall be transacted in the order in which it appears in the Orders of the Day ;
(b) no business not included in the Orders of the Day shall be transacted at any sitting without the leave of the Chairman ; and"

So, under Rule 27 (2) (b) if you ask that the business should be transacted in a different manner then you have to move a motion and you have to seek the permission of the Chair for that and if that is granted then the debate can start depending on what time you would like to allocate to it. Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, this is a correct position that if the honourable members want to discuss this motion today we can move a

[Mr. Wasim Sajjad]

formal motion, also ask for the suspension of the relevant rule because we have given a certain Orders of the Day that can be done Sir. It depends on the sense of the House otherwise the motion can be moved on Thursday just as the members desire Sir. The honourable Minister for Interior is prepare to answer it even today.

Mr. Javed Jabbar : Point of order Sir. I am quite surprised at the attitude adopted by the Government, the treasury benches on so vital and tragic issue. We are first given Orders of the Day dated 6th of January in which there is no reference to this motion. Point 2. The Government is already aware that I, as possibly one of the few members who reside in Karachi, have already submitted a privilege motion because my view is that that has happened in Karachi is a breach of privilege of this House. Thirdly, if the intention of the Government is to pre-empt the admission of a privilege motion, then I think they are doing an injustice to the gravity of the issue on so significant an issue when they are aware that a privilege motion is due for consideration at no time before during the sessions of the Senate. Do. I recall you allowing such a motion to be raised on a matter on which a privilege motion is already pending for consideration. I, therefore, request the Government to be patient and to let the House decide whether there has been a breach of privilege and then proceed on their motions.

Sardar Khizar Hayat Khan : Point of order Sir. This motion has not been moved by the treasury benches but one of the members who is not from treasury benches but a member of the House has moved it, therefore, this allegation that the Government is pre-empting the admission of a privilege motion is not correct.

Mr. Chairman : I think that is a seperate issue altogether. I had told the hnourable member previously that his privilege motion would be decided on its own merits. I think there is a regular procedure fixed for consideration of the privilege motions and nobody is going to pre-empt that or to reserve your right with regard to moving of that privilege motion. It is a different matter whether the House accepts this as admissible or not or for that matter even I accept this as admissible or not. It is a different matter but nobody can deprive of the right to move that. You would be given that right but here was a point of order

raised by a member not actually belonging to the public treasury party, yes, if we have a treasury party, but not a Minsiter and in answer to that the honourable Minister for Interior had said that he would welcome a debate on this and he in fact requested that the House should fix a specified time or a day or two for starting that debate and that in order to take that point of order to its logical conclusion that is why I was requesting the honourable Minister if he has any particular or a formal '*Karawai*', in view, so that we can proceed accordingly. Now, I think Mr. Wasim Sajjad has said that a formal motion could be moved on that basis according to the rule that I have quoted.

Mr. Javed Jabbar : They should have put it on the Orders of the Day.

Mr. Chairman : I think Prof. Khurshid wants to say something.

پروفیسر خورشید احمد: شکریہ! جناب چیئرمین! میں وزیر عدل اور وزیر داخلہ اور اپنے محترم سینیٹرز بھائیوں سے درخواست کروں گا کہ کراچی کا مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس کے لئے ہم technicalities کا سہارا نہ لیں اور آج ہی کے سیشن میں ہم اس کے اوپر گفتگو شروع کر دیں۔ چاہے اس کے لئے موشن وزیر عدل و انصاف پیش کر دیں، یا ایوان کے اراکین نے جس طرح متوجہ کیا ہے خواہ کسی عنوان سے کیا ہے۔ اس کو ہم technicalities کی نذر نہ کریں بلکہ آج کے سیشن میں ہی ہم اس کے اوپر گفتگو شروع کر دیں، اس طرح ہم اپنا وقت بچا کر ایک اہم مسئلے کے اوپر توجہ صرف کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: ذاتی طور پر مجھے آپ سے اتفاق ہے لیکن I am in the hands of the House. جناب سومرو صاحب،

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, just because I have also given an adjournment motion on the same subject and also was assured that it would be discussed. I think this matter is of very great importance at present in this country where hundreds of lives have been lost due to alleged negligence by whom that could be debated. Therefore, I would

[Mr. Ahmed Mian Soomro]
support the motion and request that this matter be given priority and today we must start discussion on this.

Mr. Akhtar Nawaz Khan : Sir, I fully support the views expressed by Mr. Ahmed Mian Soomro and Mr. Javed Jabbar.

جناب چیئرمین : جناب زہری صاحب ۔

میر نبی بخش زہری : میں متفق ہوں اور پہلے جیسے وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے اور بڑی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ میں آنریبل ممبران سے بھی متفق ہوں کہ اسے آج سے ڈسکس کیا جائے، چاہے اس پر دو دن لگیں یا زیادہ ٹائم ملنا چاہیئے، یہ اہم مسئلہ ہے اور ملک گیر مسئلہ بن گیا ہے۔ میں یہی تجویز کرتا ہوں کہ جناب اجازت دیں تو وہ موشن پیش کریں یا جیسے رولز میں ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک میرا تعلق ہے، کوئی فارمل موشن میرے پاس نہیں ہے یعنی کس چیز پر... well somebody should move it whoever wants to move it...

Mr. Javed Jabbar : Sometimes you quote the rules so rigidly and apply them Sir, now you leave it to the tyranny of the majority.

Mr. Chairman : I think all democratic institutions are at the mercy of the majority whether you like it or you don't like it.

Mr. Zain Noorani : Sir, may I say something.

Mr. Chairman : Yes please.

Mr. Zain Noorani : If you permit me, there are two different issues. Now one is the objection of the honourable Senator from Karachi Mr. Javed Jabbar and I would like to deal with it first. Now, an allegation is being made by him that the Government is doing something wrong while the honourable Minister for Interior is saying that he would welcome a debate on it and the reason for that is that he has moved a privilege motion.

Mr. Javed Jabbar : Point of order Sir, he is misrepresenting my statement.

Mr. Chairman: Well, let him finish then you can reply, please.

Mr. Javed Jabbar: Point of order Sir. I said Sir, this event in Karachi took place between the 14th of December and 21st of December. If the Government was sincere about a debate on this issue how it agreed to Orders of the Day where there is no reference to this. Where instead the first motion is about the Rules of Procedure the next is a set of legislative business. If the Government was sincere, surely it has had enough time to think about it. I submitted my privilege motion immediately after the tragic events took place. It has taken the Government three weeks to wake up to the tragedy of this and to decide that this is worthy of consideration? It is an insult to the sensitivities of Karachi.

Mr. Chairman: Even if the government has been remiss I think you have to concede to your other colleagues the right to express their views and not please interrupt them in between. That is a different matter, that is for me to correct as usual.

That is a different matter. Mr. Zain Noorani, kindly proceed on.

Mr. Zain Noorani: If you examine the record you will see and for his information I would state, although I do not doubt his sincerity in wanting a debate over here, the very fact that he moved a privilege motion, shows a lack of understanding of the work of the Senate. Where would the privilege motion lead us ?

Mr. Javed Jabbar: I am moving a question of the breach of privilege of the Senate as the supreme custodian of the rights of the people.

Mr. Zain Noorani: Where does it go ? The privilege motion will lead only to the setting up of a Commitee and a report being made whereas the proposal made by the honourable Senator from the Frontier is the one which will lead to an immediate debate in which the entire House and all the Senators can have a chance to express themselves in an open debate.

Mr. Javed Jabbar: Every member is entitled to speak on a question of privilege.

Mr. Chairman : I think I have given my ruling on that already. I am really surprised that you (Mr. Javed Jabbar) are losing your patience. We will come to the privilege motion. We will decide that separately.

Mr. Zain Noorani : The honourable member should read the rules properly before raising this point.

Mr. Chairman : At this stage I would only like to answer one point which Mr. Javed Jabbar has made. He said, "the tyranny of majority". This is actually unfortunately a part of democratic institutions and if we go by what Allama Iqbal has said......(*interruption*).

Mr. Zain Noorani : What about the 'tyranny of an individual'?

Mr. Chairman : Please, no interruptions.

Haji Akram Sultan : Point of explanation, Sir. Mr. Javed Jabbar has said as you just referred to, to the tyranny of majority. I would point out that I belong to the majority but I supported his statement for a discussion on the affairs of Karachi. Therefore, he should correct himself. I, coming from majority party supported his point of view.

Mr. Chairman : Let us take the first point to its logical conclusion.

Mr. Wasim Sajjad : Mr. Chairman, I have got the motion but I have a suggestion to make. The suggestion is, Sir, that there are certain Bills to be moved so that they can get referred to the Standing Committee concerned. Let those be moved. It will take about five minutes. Then I will move the motion for discussion on the law and order situation in Karachi immediately.

Mr. Ahmed Mian Soomro : You can move it now. It can be taken up after that.

Mr. Chairman : I do not know. It is upto the House to decide about the manner in which they wish to proceed.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, my suggestion related to legislative business on the Orders of the Day.

Mr. Chairman : Kindly give me a copy of your motion on the law and order situation.

Mr. Wasim Sajjad : I would suggest that we should first be allowed to move these formal motions relating to legislative business.

Mr. Chairman : We still have the privilege motions and the adjournment motions to dispose of. After their disposal, which I think would take another half an hour, we will come to the regular business.

Mr. Wasim Sajjad : But if the honourable members want to discuss the law and order situation immediately we can suspend all other business except the formal legislative business.

Mr. Chairman : If this is the sense of the House and permitted by the rules, I have no objection. (*interruptions*)

The point is that would you like to suspend moving of privilege motions and adjournment motions ?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, since the matter is so important and the purpose of the privilege motion also is the same, I do not think there would be any objection.

Mr. Javed Jabbar : The privilege motion is not the same. The purpose of the privilege motion is not to simply discuss the law and order situation, it is to discuss the failure of the Government. There is a fundamental difference.

Mr. Chairman : Ordinarily, we have not been suspending privilege motions. I think we have been allowing the moving of privilege motions and for that matter even adjournment motions. It is only 'The Question Hour' which is suspended. Since we have now reached the stage where the privilege motions will have to be taken. We

[Mr. Chairman]

can dispose them of. It would depend on the House. After that we can start debate if your motion is carried and accepted by the House. You would also be given an opportunity to introduce your new laws. I think that is only a question of a few minutes. If that is acceptable to the House then we can take up the privilege motions.

Mr. Wasim Sajjad : Fine, Sir.

Mr. Chairman : The first privilege motion is in the name of Maulana Kausar Niazi.

Yes Maulana Kausar Niazi Sahib.

PRIVILEGE MOTIONS ;

RE : RECEPTION GIVEN TO MR. JIMY CARTER BY THE PRESIDENT OF PAKISTAN AT THE AIRPORT

مولانا کوثر نیازی :۔ امریکہ کے ایک شہری مسٹر جمی کارٹر کی پاکستان میں آمد پر ان کا استقبال بنفس نفیس صدر پاکستان نے ایئر پورٹ پر جا کر کیا۔ جو کسی طور پر پروٹوکول اور تشریفات کے لحاظ سے کسی آزاد اور خود مختار ریاست کے سربراہ کے شایان شان نہ تھا۔ اس سے اقوام عالم میں پاکستان کی تذلیل ہوئی ہے اور پریذیڈنٹ چونکہ پارلیمنٹ کا حصہ ہے، اس لئے اس عمل سے براہ راست سینٹ کے وقار پر بھی زد پڑی ہے اور اس کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایوان میں غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین : کچھ وضاحت میں ارشاد فرمائیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ امریکہ کے ایک عام شہری مسٹر جمی کارٹر جب پاکستان میں تشریف لائے تو ایئر پورٹ پر صدر پاکستان نے اپنی سرکاری حیثیت میں ان کا استقبال کیا۔ ہماری آرمڈ فورسز کے سربراہان وہاں موجود تھے۔ امریکہ کے اس شہری کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ پھر جہاں جہاں وہ گئے صدر پاکستان نے ان کی معیت اختیار کی اور کراچی میں بنفسِ نفیس ان کو کیا۔ جہاں تک ذاتی اخلاق کا تعلق ہے، ذاتی شرافت کا تعلق ہے، اس لحاظ سے ممکن

ہے اس بات کو سراہا جائے لیکن حکومتی اور ریاستی معاملات ذاتی اخلاق سے بالاتر ہوتے ہیں اوران کو ماپنے کا پیمانہ اور تشریفات اور پروٹوکول دنیا کے مُسلّمہ ضوابط ہیں اوران کی رُو سے آپ جانتے ہیں کہ جب کسی ملک کا کوئی منسٹر ہمارے ملک میں آتا ہے تو اس کو پرائم منسٹر کبھی receive نہیں کرتا۔ اسی طرح کسی باہر ملک کا .M.N.A یا ممبر پارلیمنٹ آتا ہے تو اسے receive کرنے کے لئے کبھی سپیکر بنفس نفیس نہیں جاتا۔اگر غیر ملک کا سربراہ پاکستان میں آئے تو اسے receive کرنے کے لئے صرف عام ممبر نہیں جاتے بلکہ ملک کا صدر جاتا ہے لیکن عام شہری کے استقبال کے لئے خود صدر پاکستان کا جانا اور آرمڈ فورسز کے سربراہوں کا جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے جیسے ہم کسی ملک کی کالونی ہیں اور وہاں سے کوئی بھی یہاں آ جائے وہ ایسے ہے جیسے جاگیردار اپنے مزارعین کی بستی میں آ گیا۔ یہ عمل صدر مملکت کا ذاتی نہیں ہے بلکہ سرکاری ہے اور جناب والا! آئین کے آرٹیکل ۵۰ کے اندر یہ لکھا ہے کہ

"50. There shall be a *Majilis-e-Shoora* (Parliament) of Pakistan consisting of the President and two House to be known respectively as the National Assembly and the Senate."

اس لحاظ سے پریذیڈنٹ مجلس شوریٰ کا ایک حصہ ہے اور ان کا کوئی عمل جس سے پاکستان کے وقار پر حرف آتا ہو' اس سے یقیناً اس ایوان کے وقار پر بھی حرف آتا ہے۔ضرورت ہے کہ یہ موشن پریولج کمیٹی کے سامنے زیر غور لائی جائے تاکہ ایوان کی یہ کمیٹی صدر مملکت کو یہ ایڈوائیز کر سکے کہ وہ آئندہ اپنے عمل سے کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جس سے پاکستان کے وقار پر اور ریاست کی پر کوئی حرف آئے۔ اس لئے میں آپ سے اپیل کروں گا کہ آپ کی وساطت سے لاء منسٹر سے کہ وہ اس کو پریولج کمیٹی کے سامنے لانے سے اتفاق کریں۔

Mr. Chairman : Who deals with it ?

Prof. Khurshid Ahmad : Mr. Chairman, Sir, may I speak ?

Mr. Chairman : It is not open for discussion.

Prof. Khurshid Ahmad : I want to speak on admissibility.

Mr. Chairman : Yes we are on admissibility.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں دراصل اس طرف متوجہ کرانا چاہتا تھا جیسا کہ محترم کوثر نیازی صاحب نے کہا، کہ یہ ایک بڑا نازک مسئلہ ہے۔ چونکہ ہم صدر کو مجلس شوریٰ کا، دستور کے تحت integral part. سمجھتے ہیں اس لئے میں چاہوں گا کہ وزیر عدل وانصاف اس کے اوپر دستوری روایات کی روشنی میں غور کریں۔ یہ دیکھیں کہ ملک کا وقار فی الحقیقت کیا چاہتا ہے اور مسئلہ صرف جمی کارٹر کا ہی نہیں ہے بلکہ میں اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ آغا خان صاحب خواہ وہ کتنے ہی محترم ہوں لیکن وہ ایک فرد ہیں اور ان کے آنے پر صدر ریاست خود جاکر کے ان کا ہر جگہ استقبال کریں یہ وہ چیزیں ہیں جو مسلمہ روایات کو پامال کر رہی ہیں۔ انہیں شرافت اور سادگی کی دوسری مثال قائم کرنی چاہئیے لیکن ان مقامات پر نہیں جس کے نتیجے میں قوم کا وقار مجروح ہوتا ہو۔ یہ اہم مسئلہ ہے اور اس پر لازماً غور ہونا چاہیئے۔ پرویلج کمیٹی اسے ایگزامن کرے اور اس سلسلے میں گائیڈ لائن مرتب کرے تاکہ آئندہ ان چیزوں کا اعادہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جناب صاحبزادہ صاحب۔

Sahabzada Yaqub Khan : Sir, the privilege connotes certain rights conferred on a member of the House and on the House as a whole in order to enable the members of the House and the House as such to perform effectively without let or hinderance, without any

obstacle or impediment of any kind, their normal functions. The action of the President to which the privilege motion refers could not by any means or any stretch of imagination has been deemed to have injured the privilege of this House nor does it require the intervention of the Senate. In fact Sir, under Rule 59 (4); the conduct of the President can not be discussed under a privilege motion. Therefore, on technical grounds the privilege motion is clearly inadmissable.

I would nevertheless like to place before the House before the Senate the facts which leave no doubt in any one's mind or should leave no doubt in any one's mind with regard to any privilege having been breached. Former US President, Jimmy Carter, who holds a very high position in the protocal of the United States, visited Pakistan in early November, 1986. The visit took place in his capacity as a Chairman of a Non-profit Charitable Organization that is engaged in humantarian work relating to primary health and child care in developing countries. The reception by the President of Pakistan at the Airport of a former head of state of a country who, as I said, enjoys a special position, close and friendly relations, was by no means incompatible with protocal specially in view of Pakistan's proud traditions of hospitality and courtesy towards our guests. No rule of protocol, Sir, is violated when a host decides to go beyond the requirements of courtesy as an act of grace. Protocal lays down norms for conduct and for contacts and intercourse between governments to smooth the machinery and to oil the wheels of the machinery in such contacts. As you are aware Sir, these rules vary from country to country, in fact it would be unique and higly unlikely that you would find two countries where the protocol for reception would be indentical. Rules do not prevent extending graciousness and hospitality. In other words, it is not by transgressing on the side of, courtesy and graciousness that they can be flouted. So, no rule of protocol is violated when a host decides to go beyond the requirements of courtesy as an act of grace. Such a gesture in no way offends or violates the privileges of the distinguished Senator.

مجھے علم ہے کہ میرے عزیز دوست ادیب بھی ہیں اور آداب کے

[Sahabzada Yaqub Khan]

نشیب و فراز سے واقف بھی ہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کافی سخت دل ہیں مگر مجھے امید ہے کہ ان کا سنگ دل ہونا باوجود ان باتوں کے جو میں نے ان کے سامنے پیش کیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ اس سے قائل نہ ہوں تو بھی چونکہ وہ صاحب ادب ہیں اس لئے اگر میں ایک شعر ان کے سامنے پیش کروں جو ذوق کا شعر ہے تو شاید ان کے دل پر اثر ہو اور وہ اس تحریک استحقاق کو ان وجوہات کی بنا پر اور خاص کر اس شعر کی روشنی میں واپس لینے کے لئے راضی ہو جائیں۔

لیتے ہیں ثمر شاخِ ثمرور کو جھکا کر
جھکتے ہیں سخی وقتِ کرم اور زیادہ

Thank you Sir.

Mr. Javed Jabbar : May I make a submission on admissibility?

Mr. Chairman : I think time being short I would like to.......

Mr. Javed Jabbar : On admissibility Sir.

Mr. Chairman : On admissibility yes but you can not debate it even admissibility for ever.

Mr. Javed Jabbar : No, I will not.

Mr. Chairman : It is really for the sponsor or the mover of the motion and the Minister concerned, essentially it is a matter between them and it is not open to a general debate yet.

مولانا کوثر نیازی: ایڈمیسبلٹی پر تو جناب ہر ممبر آرگو کر سکتا ہے۔ وہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس پر دوستوں کو اظہار خیال کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔

Mr. Javed Jabbar : Why do you not want us to speak Sir ? The Foreign Minister has been allowed to present his case with such charm, grace and politeness. Kindly allow us to rebut him.

Mr. Chairman : It does commensurate with the charm and grace of the mover of the motion.

Mr. Javed Jabbar : On admissibility Sir. He will appreciate that reciprocity is an essential element of all foreign policies.

Mr. Chairman : Not necessarily, I can correct you staightaway, not necessarily and this is what the honourable Minister said that no protocol..........(*interruption*)

Mr. Javed Jabbar : Not protocol but reciprocity Sir, is a central concern. Would the United States President even bother to go to the Airport to receive our Head of State ? He has to arrive at the White House. Why do we have to got to the Airport to receive a former Head of State.

جناب چیئرمین :- جناب زہری صاحب آپ بھی فرما دیں۔

میر نبی بخش زہری: عزت مآب میں آپ کی خدمت میں یہی نکتہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب آنریبل فارن منسٹر نے جو تفصیل بیان کی ہے اس میں بہت سارے ایسے مسائل ہیں جو کہ بعض اوقات انسان کو کرنے پڑتے ہیں۔ جیسا کہ کسی وقت کسی دوست کو عزت دینا ہوتی ہے تو کئے جاتے ہیں۔ اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے مجھے امید ہے کہ ہمارے دوست کوثر نیازی صاحب اس پر غور کریں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے ایک شعر بھی پیش کیا جب کہ میرے دوست بھی شاعر ہیں۔ بہر حال ہم شاعر نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : جو شعر آپ کو یاد ہے وہ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

میر نبی بخش زہری: ہم دوسروں کے شعر پیش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔

میر نبی بخش زہری: جناب عرض یہ ہے کہ اس میں ایک اور اہم مسئلہ ہے جو نہ جناب کے اور نہ ہاؤس کے نوٹس میں آیا، مسٹر کارٹر جو بی سی سی آئی کے چیئرمین ہیں یا صدر کے عہدے کے ہیں مسٹر عابدی

[Mir Nabi Bauksh Zehri]

انہیں امریکہ سے لایا اور ۲۰۰۰ء تک پاکستان کو امیر کر دینے کے متعلق ایک ڈھونگ رچایا کہ وہ اس کو اتنی ترقی دے دے گا مجھے اس شخص پر اعتراض ہے جو کہ ایک کاروباری آدمی ہے، ان کو یہاں اس طرح عزت دی گئی جیسا کہ وہ کوئی بہت بلند و بالا شخص ہیں ۔ یہ قابل اعتراض ہے۔ کیوں کہ وہ اپنی پبلسٹی کے لئے مسٹر کارٹر سے مل کر ان کو یہاں لایا کہ وہ پاکستان کو ۲۰۰۰ء تک مالا مال کر دیں گے، غریب کو امیر کر دیں گے۔ میرے نقطہ نظر سے یہ سخت قابل اعتراض بات ہے کہ یہاں ہمارے سربراہ ہمارے دوسرے . . . . (مداخلت)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس مرحلے پر ہم ایڈمسیبلٹی پر بات کرتے ہیں، جو معاملہ آپ اٹھا رہے ہیں وہ الگ معاملہ ہے اس کو کسی اور ضمن میں ہم پھر کنسیڈر کر سکتے ہیں۔

میر نبی بخش زہری: وہ کارٹر سے لنک ہے، وہ کارٹر سے ملا ہے ٹیلیویژن میں . . . . . . (مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کا admissibility motion سے لنک نہیں ہے، کارٹر سے ضرور لنک ہے۔

میر نبی بخش زہری: جی ہاں کارٹر سے لنک ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے یہ لنک کر دیا۔

جناب چیئرمین: آپ میرے خیال میں تشریف رکھیں۔

میر نبی بخش زہری: بی سی سی آئی کے صدر نے فراڈ کیا ہے۔ اس پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: اچھا، جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: محترم وزیر صاحب نے ایک پوائنٹ تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ دفعہ ۵۹ کے تحت صدر کے کسی عمل کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا، میں انہیں correct کرنا چاہتا ہوں with due appology

کہ یہاں یہ ہے کہ :

The question shall not reflect on the personal conduct of the President.

ان کا جو ذاتی رویہ ہے وہ یہاں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔ لیکن یہ ان کا حکومتی عمل تھا اور بحیثیت صدر پاکستان، پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے عمل کیا تھا اس لئے اس ایوان کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو بہ تمام وکمال زیر بحث لا سکے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مسٹر جمی کارٹر جو ہیں وہ تشریفات اور پروٹوکول کے لحاظ سے امریکہ میں بہت اہم حیثیت کے مالک ہیں، میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ کیا وہ اس کی کوئی مثال ارشاد فرما سکتے ہیں، کہ مسٹر جمی کارٹر جب کبھی انگلینڈ گئے ہیں تو ان کو receive کرنے کے لئے مسز تھیچر جو ہیں وہ ان کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد ایئر پورٹ پر آئی ہوں، مسٹر نکسن کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ وہ لیکچرز دینے کے لئے انگلینڈ آتے رہے ہیں، لیکن ان کو receive کرنے کے لئے کبھی کوئی منسٹر تک ایئرپورٹ پر نہیں گیا۔ مجھے یاد ہے کہ مسٹر جمی کارٹر مصر گئے جب انوارالسادات کا قتل ہوا اور وہ جنازے میں شریک ہونے کے لئے گئے اور ان کو صدر نے receive نہیں کیا بلکہ ان کو کم درجے کے لوگوں نے وہاں receive کیا، اور ان ملکوں کی بات چھوڑیئے، وہ بنگلہ دیش تشریف لے گئے وہاں ان کو صدر ارشاد نے receive نہیں کیا، آخر یہ سارا اخلاق اور یہ ساری شفقت ساری محبت اور سارا اسلام ہمارے ہی دل کی کائنات میں کیوں سمٹ کر آگیا ہے کہ ہم آنکھیں بچھاتے پھرتے ہیں ہر اس شخص کے سامنے، جو امریکی نژاد ہو وہ سخی انداز ہونے کا انداز ہمارا ہے یا ان کا، سخی تو وہ ہیں کہ وہ ہمیں دیتے ہیں ہم تو گدا ہیں۔ سخی اگر ہم ہوتے تو ہم انہیں دیتے، اس لئے یہ سخاوت اور جو دست سوال دراز کرنے والے کی پوزیشن ہے اس پر وہ شعر صادق

[Maulana Kausar Niazi]

نہیں آتا جو جناب صاجزادہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے میں عرض کروں گا جو شعر صادق آتا ہے وہ یہ ہے اور میں ان کی وساطت سے ان کی حکومت کی خدمت میں صدر مملکت سمیت یہ ہدیہ" پیش کرتا ہوں۔ جو اکبر الہ آبادی نے کہا ہے۔

کہ خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

اور اسی لئے ہمیں ذلّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہاں سے بھیک مانگتے ہیں اس لئے پھر ہمیں یہ پروٹوکول جو ہیں، تراشنے پڑتے ہیں۔

فرمایا گیا کہ تمام ملکوں کے پروٹوکول جو ہیں وہ الگ الگ ہیں، مجھے وہ ایک مثال عطا فرمائیں جس کے تحت جمی کارٹر کسی ملک میں گئے ہوں (صدارت سے ہٹنے کے بعد) اور ان کو کسی ملک کے سربراہ نے ایئرپورٹ پر receive کیا ہو۔ یہ میں جناب صاحبزادہ صاحب سے جو ہمارے فارن افیئرز کے قابل ترین وزراء میں شمار ہونے کے قابل ہیں، اور جن سے زیادہ پاکستان میں پروٹوکول کا کوئی جاننے والا نہیں ہے باادب یہ گزارش کروں گا کہ کبھی جلوت میں نہ سہی، خلوت ہی میں صدر صاحب کو کم ازکم یہ کہیں کہ ذاتی اخلاق کی یہ بات نہیں ہے یہ ملک کی عزت اور وقار کا سوال ہے اور پاکستانیوں کے سر شرم کے مارے جھک گئے ہیں جب ہمارے صدر نے اور آرمڈ فورسز کے سربراہوں نے جا کر جمی کارٹر کو وہاں receive کیا اور ہماری افواج نے اس کو سلامی دی۔

جناب چیئرمین :۔ فی الحال تو سوال یہ ہے کہ یہ موشن ایڈمیسیبل ہے یا نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب وہ تو آپ کا جو بحث میں شمولیت کا انداز تھا اسی سے ظاہر ہو گیا ہے کہ اس کا حشر کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین :۔ چونکہ شعر و شاعری کی بات ہو رہی تھی تو پرانے شاعروں کو چھوڑیں۔ میں موجودہ شعراء میں سے ایک کا شعر سناتا ہوں وہ ماشاءاللہ اسی

ہاؤس میں بہ نفس نفیس موجود ہیں اور میرا اشارہ مولانا کوثر نیازی کی طرف ہے
اگر مجھے صحیح یاد ہے۔ تو شعر ہے کہ

کسی کے ساتھ اگر کی ہے گفتگو تیری — خیال حفظ مراتب ہمیشہ رہتا ہے

تو یہ موشن ایک ایسے صاحب کی طرف سے آئی ہے جو حفظ مراتب کا اتنا پابند ہے، جمی کارٹر قطع نظر اس کے کہ وہ ایک سابقہ صدر رہے ہیں اور اس حیثیت سے ان کا ملک میں ایک خاص مقام بطور جمی کارٹر نہیں آیا تھا جیسے کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تھا وہ بلکہ Head of a cheritable Institution. آیا تھا۔ اب اس کے متعلق آراء مختلف ہو سکتی ہیں کہ صدر مملکت کو اس کو receive کرنا چاہیئے تھا یا نہیں یہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے کہ صدر صاحب کا یہ اقدام مختلف تاثرات حامل ہو سکتا ہے لیکن صدر صاحب کا جو بھی اقدام تھا ہم نے ایڈمیسیبلٹی کو رولز کے مطابق دیکھنا ہے اور میں آپ کی توجہ دو یا تین چیزوں کی طرف مبذول کراؤں گا جن کا رول نمبر ۵۹ میں ذکر ہے ایک تو یہ ہے کہ

The question shall relate to a specific matter.

جو صحیح ہے specific matter ہے and shall be raised at the earliest opportunity

میری اطلاع کے مطابق جمی کارٹر صاحب ۲ نومبر کو تشریف لائے اور یہ موشن جس کا نوٹس ہمیں دیا گیا وہ گیارہ نومبر کا ہے، جبکہ وہ کبھی کے یہاں سے رخصت ہو چکے تھے۔ تو ایک تو earliest opportunity پر یہ موشن نہیں دی گئی۔ دوسرا جو اس سے بھی اہم نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ

The matter shall be such as requires the intervention of the Senate.

میرے نالج میں اضافہ ہو سکتا ہے، میرے علم میں اضافہ ہو سکتا ہے لیکن جہاں تک میری موجودہ معلومات کا تعلق ہے اور میں نے پچھلی سینٹ کے ریکارڈ دیکھے ہیں اور موجودہ سینٹ کے بھی۔ سینیٹ کی requirement میں سے یہ چیز شامل نظر نہیں آئی کہ وہ ملک کا پروٹوکول وضع کرے یا پروٹوکول میں interfere کرے آئندہ آپ جو روایت مقرر کریں وہ ہو سکتی ہے لیکن فی الحال یہ نہیں ہے تیسرا یہ ہے کہ

The question shall not reflect on the personal conduct of the President.

[Mr. Chairman]

اب اس مسئلے میں بحث یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے کہ آپ موشن میں فرماتے ہیں کہ President is a part of the Parliament ہے یہ صحیح ہے کہ وہ Part of the Parliament ہے لیکن ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ کس sense میں وہ Part of the Paliament ہے جہاں تک law-making کا تعلق ہے وہ تو ظاہر ہے کہ وہ قانون جو یہاں سے پاس ہوتے ہیں انہوں نے بھی اس کو approve کرنا ہے یا دستخط کرنے ہیں یا revision کیلئے پھر واپس بھیجتے ہیں تو اس حد تک تو وہ ضرور part of the Parliament ہے۔ اس حد تک بھی وہ part of the Parliament ہے کہ پارلیمنٹ کے اجلاس کو بلاتا ہے پارلیمنٹ کو prorogue کرتا ہے لیکن اس کا مطلب یا اس کا تصور یہ لیا جائے کہ صدر کے پارلیمنٹ کے علاوہ As Head of the State کوئی separate identity نہیں ہے کوئی separate حیثیت نہیں ہے اور کچھ کر نہیں سکتا تو وہ صحیح نہیں ہے جو معاملہ زیر بحث ہے وہ چونکہ صدر کے آئینی فرائض میں شامل نہیں ہے inevitably یہ ان کے personal conduct پر ہی آئے گا اور اس زمرے میں اس کا شمار ہوگا اور رولز کے مطابق جو چیزیں personal conduct کے تحت آتی ہوں تو وہ discuss نہیں ہو سکتی۔ صدر صاحب کا اقدام انکا ذاتی فعل ہے اور اس کا تعلق جیسا کہ بحث کے دوران بتایا گیا انکی ذاتی شرافت، اخلاق اور مہمانداری کی روایات سے ہے اور اسکو زیر بحث نہیں لا جا سکتا۔ ہاؤس کو یہ اختیار ہے کہ صدر کو impeach کرے۔ اگر انہوں نے اتنا برا کام کیا ہے کہ وہ واقعی impeachment تک پہنچتا ہے لیکن اس کے علاوہ نہ اس پارلیمنٹ اور نہ کسی اور پارلیمنٹ میں سربراہ مملکت کو اس طریقے پر ان چیزوں میں ملوث کیا جا سکتا ہے۔ مجھے افسوس کہ میں اس کو آؤٹ آف آرڈر قرار دیتا ہوں، لیکن جو پروفیسر خورشید صاحب نے پوائنٹ اٹھایا کہ اس مسئلے کا بھی کچھ تصفیہ ہونا چاہیئے کہ کہاں پر صدر صاحب کا personal conduct شروع ہوتا ہے اور کہاں ہے public conduct اس کا ختم ہوتا ہے، میں نے کوشش کی ہے صرف اس موشن کے سلسلے میں نہیں بلکہ دو دفعہ پہلے بھی جب یہ معاملہ اٹھا تھا میں نے عرض کیا تھا کہ اس کا کوئی تصفیہ ہونا چاہیئے۔ لاء منسٹر بتائیں تاکہ ہم سب

کا enlighten ہو سکیں کہ کس چیز سے کیا مراد ہے کہ personal conduct.

President کیا ہوتا ہے اور پبلک کنڈکٹ کیا

Moreover, when we say that the President is a part of the Parliament or of the *Majlis-e-Shoorah*. Where do we draw the line that he is to this extent and in this sense a part of the Parliament and beyond this he acts independentally of parliament—in personal capacity—after all he is also the Head of the State.

یعنی کہ اسکی کوئی اپنی علیحدہ حیثیت ہے یا نہیں ہے ۔ میری بھی یہی request ہو گی ۔ جو پروفیسر خورشید صاحب نے کی ہے کہ لاء منسٹر صاحب separately اس کو دیکھ لیں ، اور پھر کسی موزوں موقع پر ہاؤس کو انفارم کر دیں ۔ اس سبجیکٹ پر یہ موشن ruled out of order قرار دی جاتی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! آپ نے جو بھی رولنگ دی ہے وہ سر آنکھوں پر ، اس پر گفتگو میرے پیش نظر نہیں ہے ، آپ کی اجازت سے صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دستور اور رولز دونوں میں سینیٹ کا جو (role) آتا ہے ۔ پریذیڈنٹ کے بارے آپ نے خود impeachment کا اشارہ فرمایا ۔ impeachment دراصل ایک آخری کارروائی ہے ۔ لیکن جو ادارہ impeach کر سکتا ہے وہ impeach کرنے سے کم معاملات کے اندر بھی متعلقہ افراد کے رویّہ پر غور کر سکتا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ پرسنل کنڈکٹ کا ذکر سینیٹ کے رول میں آنے کے معنے یہ ہیں کہ وہ کنڈکٹ جو پرسنل نہیں ہے اس پر بھی وہ غور کر سکتا ہے ۔ تو معلوم ہوا کہ بات صرف impeachment کی نہیں ہے ، بلکہ اس کے بیچ کا جو بہت بڑا ایریا ہے ۔ اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے اور میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے اسے قابل لحاظ سمجھا ، .... (مداخلت)

جناب چیئرمین : اگر اس کی حد فاصل کا تعین ہو سکتا ہے کہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے ؟

پروفیسر خورشید احمد : اس کے لئے کوئی نہ کوئی کمیٹی بنا دیجئے تاکہ یہ کام ہو سکے اور بار بار یہاں نہ آئے ۔

جناب چیئرمین : پہلے لاء منسٹر صاحب کو اس پر سوچنے دیں ۔ اگر وہ تجویز

[Mr. Chairman]

کرتے ہیں کہ کمیٹی بنائی جائے تو کمیٹی بنا سکتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! اس رولنگ پر تو نہیں، وہ تو سر تسلیم خم ہے لیکن میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ایک طرف ہم خلافت راشدہ کی بات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رض نے جو چادر پہنی ہوئی تھی، اس کے بارے میں ان سے باز پرس کی گئی۔ اگر ہم اسلام، اسلام کرتے ہیں تو صدر مملکت جو ہے کو کیوں احتساب سے بالاتر قرار دے دیا جائے۔ یہ اس کا شخصی عمل ہی نہیں اس کا حکومتی عمل بھی ہے۔ اس طرح تو اسلام کی نفی قدم اول پر ہو گئی۔

جناب چیئرمین : کسی نے یہ نہیں کہا کہ صدر احتساب سے بالاتر ہے لیکن اگر اسلامی روایات کی بات کرتے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کو یہ مثالیں ملیں گی کہ انہوں نے کس کا استقبال کیا، کسی کی کیا عزت افزائی کی۔ وہ تو پروٹوکول سے بہت ہی ماورا transcending all that بہرحال اس بحث میں ہم نہیں پڑتے۔ دوسری پریولج موشن لیجئے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I have a point of order. While ruling out the motion of Maulana Sahib you referred to the question, that it should be raised at the earliest opportunity. Now, it can be raised only in the House Sir. So, today being the first meeting of the House I think ....*(interruption)*

Mr. Chairman : 'Raised' means, of which a notice has been given, this is the definition of 'raised' and on that, I have given my ruling previously also.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I respect your ruling but I am only talking of the word 'raised'. Sir it can be raised only in the House. Notice and 'raised' are two different things.

Mr. Chairman : It has to be raised with the Chairman. It is raised with the Chairman the moment the Chairman gets a notice of the motion...........*(interruption)*.

Mr. Ahmed Mian Soomro : In the House Sir.

Mr. Chairman : The rule does not say that it should be 'raised in the House' but only that it shall be raised at the earliest opportunity.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں earliest opportunity کی توضیح کروں ۔ میں نے پہلے اولین فرصت میں اس پر ایڈجرنمنٹ موشن بھیجی، جو چیمبر میں kill کر دی گئی، تو جب اس کی لاش مجھ تک پہنچی، تو پھر میں نے یہ راستہ اختیار کیا کہ کسی بہانے تو یہ بات جو ہے اس ایوان میں آئے ۔ ورنہ ایڈجرنمنٹ موشن میں نے earlies opportunity پر آپ کے آفس کو دی ۔

جناب چیئرمین : وہ صحیح ہوگا مجھے یاد نہیں، لیکن کسی بہانے سے ایک چیز کو لانا اور بات ہے ۔ ایک چیز کو قانون کے مطابق لانا دوسری بات ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : کتاب فقہ میں حیلے تو شامل ہیں ۔

جناب چیئرمین : جناب جاوید جبار صاحب ۔

Begum Afsar Riza Qizilbash : Point of personal explanation.

جناب چیئرمین : جی، آپ نے تو کچھ کہا ہی نہیں ہے تو ایکسپلین کیا کرنا ہے ۔

بیگم افسر رضا قزلباش : جی اب میں کچھ کہنا چاہتی ہوں Give me an opportunity

جناب چیئرمین : کس چیز کی ایکسپلنیشن؟

Begum Afsar Riza Qizilbash : This is regarding Health Sir, because at the time when the programme regarding Mr. Abidi and Jimy Cartar's visit was chalked out in this country, I happened to be the Minister of Health. So I would like to make a little explanation regarding the allegation..........*(interruption)*.

Mr. Chairman : I think that issue has now been settled. The issue stands settled. Thank you very much. Mr. Javed Jabbar.

(ii) *RE*: FAILURE OF THE GOVT. TO STOP THE RIOTS AND MASSACRE IN KARACHI

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. I ask for leave to move that the privilege of this House as the supreme custodian of the rights of all the people of Pakistan has been breached by the unparalled break-down of governmental authority and inexcusable incompetence both at the Federal and Provincial levels as a result of which hundreds of innocent human beings including men, women and children were massacred in Karachi between December 12 and December 21, 1986. The use of the Armed Forces of Pakistan both during the operation clean up of Sohrab Goth which commenced on December 12th, 1986 and after the massacre had begun on December 14, 1986 conclusively proves that the Federal Government is closely concerned with this entire catastrophe, thus giving this tragedy the very highest priority for immediate consideration by the Senate which is the Highest legislative body of the country.

Mr. Chairman, on admissibility may I submit my arguments.

Mr. Chairman : Yes Please.

Mr. Javed Jabbar : Sir, my submissions on admissibility begin with the concept of privilege which is constantly being debated in this House. On this issue, Sir I would like to quote what our honourable Foreign Minister said a few minutes ago with regard to another privilege motion if I recall correctly his words were 'if protocol is not to be read as a manual of law', I will begin by submitting that if protocol is not to be read as a literal manual of law then privilege of this House, not privilege of an individual but privilege of this House, is not to be read from the tombs and books that are found in the Senate liberary, but privilege should be interpreted in the actual political and social context of Pakistan. On admissibility Sir, I will quote Article 9 of the Constitution which says :

> "No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law."

It is my submission that this motion is admissible because it is precisely this article which has been blatantly violated by willfull negligence on

the part of the Provincial Government and the Federal Government regarding the carnage that took place in Karachi.

Mr. Chairman : I think every murder that takes place in the country......*(interruption)*.

Mr. Javed Jabbar : Not murder Sir. Mr. Chairman, may I complete my arguments on admissibility. It is too sensitive an issue for me to constantly battle with the Chairman and the treasury benches. This is where tyranny of the majority comes in Sir. The institution of the State consists of three institutions. The Legislature, the Judiciary and the Executive. Where one of these three institutions fails on so great and colossal a scale, the privilege of the third institution or any one of the other two which is in this case Parliament is automatically and directly breached because the credibility of Parliament is immediately open to question. The dignity of Parliament is open to question by the people who suffer the atrocities perpetrated through inaction by the competent authorities. Sir, in this case there is an inexplicable and so far un-explained six hour scandal. A six hour scandal of silence that pervaded the whole of Karachi while messages had already been passed to the authorites both Federal and Provincial that a massacre was taking place. There was no action taken to ensure that the necessary troops, the necessary forces are sent to the places where action had already commenced. Most surprising Sir, even after the imposition of curfew on that first tragic day the second day resulted in casualties even higher than the very first day which conclusively proves that if at all there is any doubt on the competence or failure of the Federal and the Provincial Governments on the first day then what happened on the second day, is even more indubitable evidence of the failure of the entire law enforcement system in this country. Sir, when one has witnessed oneself directly the consequences of this massacre as perhaps I being the first member of Parliament who reached the hospital within four hours of that massacre having begun no one here is perhaps better qualified than me to tell you how the people of that city and how the people of this country have been shaken to the core to the roots of their faith in this country in the system that runs this country at the total lack of governmental presence anywhere insight even after the curfew had been imposed there was no sign of governmental authority at the hospital level when every one knew days in advance.

[Mr. Javed Jabbar]

Sir, one specific point on admissibility to which I would invite your attention.

Mr. Chairman, Sir, my submission on admissibility is further strengthened by the fact and I challenge the Government to prove that the necessary intelligence and government agencies of this country had not already given warning to the Provincial and the Federal Governments that it was anticipated that major violance would occur ; and when I say this I categorically reject the insinuation that this is an ethnic conflict. It was a deliberately planned onslaught to create misunderstanding between poor Pathans and poor Mohajirs. There is no conflict between these communities but as a result of this failure what has happened ? The very relationship between two provinces has been weakened, unnecessary suspicion and mistrust has been created between the people of one province and the people of another province. When you meet the people who have been affected, when you ask them their perception of what Government represents in Pakistan, they have no faith in the ability or the integrity of the present people to be able to administer justice.

Now, when I say this, Sir, let me also say that this is not an attempt to attack democracy or to weaken this Government. It is simply to pin-point a colossal failure which has resulted in irredeemable loss to many many innocent people. Therefore, Sir, I conclude my argument on admissibility with the submission that where there has been a violation of an article of the Constitution, where there has been a clear and demonstrable failure on the part of the Federal and the Provincial Governments, where the Senate which represents four federating provinces, where the relationship between two provinces has been put into question as a result of conditions created, where grave material loss to the economy estimated to be about Rs. 500 million has been suferred, this constitutes a breach of privilege.

Now, Sir, I would like to submit for your consideration that if the Government wishes to divert the attention from breach of privilege to simply saying 'this is a law and order discussion', may I remind you Mr. Chairman, that in 1985 we debated law and order, in 1986 we debated law and order but what happened ? Tow debates in

Parliament on law and order did not ensure that a massive breakdown of law enforcement machinery did not take place in the province of Sind, in the province of Baluchistan, in the province of the Punjab and in the province of Frontier. So my submission is very specific, my request to the honourable members of this House is please do not be diverted by a seeming technical device which actually will take away the responsibility of Government to ensure the protection of life and property of the citizens of this country. This is a breach of privilege. It cannot simply become a debate on law and order and we simply get up, make speeches and go away and prepare for another massacre to take place. This is a breach of privilege of parliament. It is a breach of privilege of the people of pakistan and, therefore, Sir, I submit this motion for admission to the Senate. Thank you.

Haji Akram Sultan : Sir, firstly I like to raise an objection to the insinuation as made by our learned Senator Mr. Javed Jabbar, that he alone is the godfather of the city of Karchi and that none else than him has taken note of the situation.................*(interruption)*.

Haji Akram Sultan : Mr. Chariman, Sir, may I continue without interruptions. I did not interrupt him. Even when I raised a point of order you asked me to sit down.

Mr. Chairman : At this stage I think you confine yourself to the discussion on admissibility without going into personal remarks.

Haji Akram Sultan : Mr. Chairman, Sir, I occasionally stand and speak and I think you will allow me to express my point of view wihtout interruptions of other honourable members. I would be gratefull to you.

Mr. Chairman : Please go ahead.

Haji Akram Sultan : Furthermore, Mr. Chairman, that not only I or other Senators and MNAs including Ministers formed committees and visited all affected areas and not only that, the Prime Minister himself convened a meeting of the Senators, MNAs and MPAs including Mr. Javed Jabbar who did not have the courtesy to attend that meeting...........*(interruption)*.

Haji Akram Sultan : I object to his interruption.

Mr. Chairman : No interruption please. Please go ahead.

Haji Akram Sultan : Mr. Chairman, in this regard even the Prime Minister himself personally came there and he invited all IPG, OPG, *Jamat-e-Islami,* every respected Senator, MNA from Karachi and elsewhere to raise and give their points of view on what they have taken account of during that affected time period. Mr. Javed Jabbar did not come there to point out his understanding and his visits as he saw and as he claims to have visited and be the first one.

Mr. Chairman : Please confine yourself to the admissibility aspect of the motion.

Haji Akram Sultan : No, Sir, I am not talking about admissibility. I am only making a personal explanation that this insinuation that Mr. Javed Jabbar alone is the godfather for Karachi and he is the only one who has been able to point out to the press and the media giving him all the coverage that only Mr. Javed Jabbar is the one who is able to do all, this is not correct...........*(interruption).*

Mr. Chairman : May I appeal to both of you to please observe patience. It does not behove the dignity and decorum of this august House that you indulge in such personal recrimination.

Haji Akram Sultan : I occasionally stand and speak ....*(interruption).*

Mr. Chairman : Well you have made the point and that would be the end of it. Please. Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Mr. Chairman, I find this is not fair to me ; I am still speaking.

Mr. Chairman : Well you have to accept the Chair's ruling whether it is fair or not.

Haji Akram Sultan : Yes, I accept.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I had brought to your notice that on the same point I had given an adjournment motion which deals with the same subject. So, I thought later you might say this has been discussed, therefore, if you permit me, I may move that also alongwith this.

Mr. Chairman : But it is not the time for moving an adjournment motion, that is altogether a different process. At this stage if you have to say anything you can say it on admissibility of the privilege motion.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I think Mr. Javed Jabbar is fully justified in bringing this privilege motion. If this House does not deem it a breach of privilege of one of its main functions and responsibilities what else could it do because Government is responsible to Parliament and Parliament cannot afford to close its eyes to a massacre in its country. I call it a massacre because hundreds of lives have been lost, hundreds of men, women and children have been injured. It was really a carnage where for six hours they were as if allowed to let loose. Not only that, as you rightly pointed out the next day when the administration had moved in, the same thing happened. It is not reasonable to make just the Governor the scapegoat of that. We should take into account the person who is really responsible for this. So, I would request you Sir, and appeal to you not to reject this privilege motion on mere technicalities. I am thankful to the Minister for Interior who has very rightly and very wisely allowed this House to debate this issue.

Mr. Javed Jabbar : Not yet.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But I hope that it will not be like the previous law and order issue debate where serveral suggestions were made and accepted by him (the Interior Minister) but nothing has come out of that. I hope he will not follow the same thing in this debate because this is something very serious and I hope that he would certainly give this debate the importance that is due to it.

Mr. Chairman : This is entirely upto you and this is entirely upto the House. At this stage we are discussing whether large scale

[Mr. Chairman]

carnage or holocaust or riots taking place in any part of the country can be construed to amount to a breach of privilege of the Parliament as such. This is the question before us. If there has been a break down of the administrative machinery, if there has been a break down of the Government as such, whether it is provincial or federal, and we have to identify also whose primary responsibility it was to control this carnage and who has failed in the discharge of that duty, even then the matter does not become a question of privilege. It becomes a question it then of no confidence in the Government. Then the Government must actually be thrown out. Then there would be no question and no justification for to exist but that is an altogether a different issue. Stretching the issue, by stretching the rules to become a question of breach of privilege does not seem to be relevant. Mr. Javed Jabbar quoted the anology of protocol (on which the Foreign Minister had read as a manual of law) Now, protocols are not defined by law. But we have the privileges mentioned in the Constitution. There are several sections on this. There is a chapter on privileges in our Rules of Procedure and Conduct of Business and like the rulings of the High Courts there are innumerable rulings on what constituties and what does not constitute privilege or a breach of privilege of a House. I have, spent more time on trying to explain to my colleagues and to this honourable House what privilege means. So, we at this stage are going only by technical aspect of admission of the privilege motion. I am glad that the Interior Minister and for that matter most of the members who spoke on this have agreed to a debate ; at the end of the debate it would be open to this House for somebody to bring a motion of no confidence in the Interior Minister, in the Government as such, in the Prime Minister and in the Provincial Government if that is relevant but that is entirely upto you.

After all what would this privilege motion do. It would be referred to a committee and the committee again would be commanded by the majority in the House which means the Government again and if it would be a question of the tyranny of the majority which would prevail. Now, that is number one and whom do we punish for breach of privilege, there must be a punishment provided.......*(interrution)*.

Mr. Ahmad Mian Soomro : We have no powers to punish anybody.

Mr. Chairman : True you have not provided any rules, you have not made that law for people who should be punished and who would be one individual, two inviduals, the entire Government, the entire Government machineries, starting from the D.I.B., the Intelligence Agencies, to the Police on the spot, to the Army if they were involved and to the Ministers whether they are Home Ministers, Interior Ministers, otherwise or the Chief Ministers etc. So, it is not actually Police, it is, I think, I referred to it in my own opening statement that it is a threat of extreme disgrace and shame for the country as such. But I am afraid I can not hold it by any stretch of rules, by any stretch of logic, by any stretch even of an imagination as breach of privilege of the House as such. And now that the Government has agreed to debate it at the end of that debate, if you feel that the Government has failed in the discharge of his duties as a Government and protecting the life, limb and property of innocent citizens. Please bring in a 'no confidence motion' against the Government if you feel so.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, may I respond to what you have said Sir, on admissibility of the privilege........*(interruption)*.

Mr. Javed Jabbar : The Punjab Provincial Assembly has sentenced a Junior Official of the Police for harassing a Member of Parliament, a Member of the Provincial Assembly. How can you say that there is no power given to Parliament to punish where there is a breach of privilege ?

Mr. Chairman : Well, I think, this is what arises out of ignorance. There is no law of the Federal legislature either of the Provincial or and you can not go by analogy. There is a West Pakistan Law already which is adopted by the Punjab Government. under that they have the power to punish people but you have not got any law.

Mr. Javed Jabbar : Just as you have allowed the Government to make a Motion on law and order situation, as such allow me to make a motion that we adopt a law on punishment where there is a breach of privilege.

Mr. Chairman : Bring the law who is preventing you.

Mr. Javed Jabbar : I will Sir.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ آپ اس مسئلہ پر رولنگ دیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم اصل مسئلہ پر گفتگو کریں لیکن چونکہ بڑا نازک سوال اٹھا ہے اس لئے میں دو باتیں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں پہلی بات یہ ہے کہ جس کی طرف آپ نے خود اشارہ کیا کہ اس ملک میں ابھی تک لاء آف پریویلج نہیں ہے جس کی وجہ سے فی الحقیقت ہمیں مشکل بھی پیش آ رہی ہے۔ میرے خیال میں حکومت کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ دنیا کے مختلف ممالک نے لاء آف پریویلج پاس کئے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔ لیکن دوسری بات جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ فی الحقیقت اس وقت ہم بڑے نازک مسئلے پر غور کر رہے ہیں جہاں تک میں نے اس مضمون کا مطالعہ کیا ہے، پریولج دو قسم کے ہیں کوئی صورت ایسی ہوتی ہے جہاں پارلیمنٹ کے کسی ایک رکن کا کوئی استحقاق مجروح ہوتا ہے اور بلاشبہ اگر قانون نہ بھی ہو، تب بھی روایات کی بنیاد پر مختلف ملکوں نے اس معاملے میں فیصلے کئے ہیں اور خود انگلستان میں روایات کی بنیاد پر بہت سی چیزیں طے کی گئی ہیں۔ دوسری صورت وہ ہے جہاں استحقاق پورے ایوان کا زیر بحث آتا ہے۔ یہ زیادہ نازک اور شاید زیادہ مشکل ایریا ہے لیکن اس وقت ہم اسی بات پر غور کر رہے ہیں اور میں آپ کی توجہ صرف ایک امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ صورتیں ایسی ہوتی ہیں جب کہ ایوان کے خلاف کوئی بات کہی جائے اور اس کی بنا پر ایوان یہ محسوس کرے کہ اس کی عزت مجروح ہوئی ہے یا اس کی حیثیت مجروح ہوئی ہے۔ اس ہاؤس کے سامنے سینٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ یہ گورنمنٹ پر ووٹ آف نو کانفیڈنس لا سکے۔ اس دستور کے تحت یہ حق صرف نیشنل اسمبلی کو حاصل ہے۔ اسی طرح اس ایوان کو یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ کسی وزیر کو، وہ اس پہلو سے censure کر سکے۔

Mr. Chairman : You can bring a resolution always.

If I remember my words now and if I can recall them correctly I had said that by no stretch of rules, logic, now you can extend them, by making them more flexible, by introducing some flexibility into them but frankly as of now if we go strictly by the rules there no question even by a stretch of imagination that the matter can come within the purview of privilege. In future you can do whatever you like. You also say that this House is not entitled to bring a motion of no confidence in the government. Quite correct, but this House is entitled to express an opinion on any subject and if the House comes to the conclusion that the Government has failed in its duty, I think resolution of that type could be perfectly in order. Whether the other House will accept it, whether the Government will accept it that of course is a different matter and I can not say anything about it but you have an avenue of expressing your views, of your confidence or no confidence in the Government as such. Even an adjournment motion on a substantial matter carried against the wishes or in face of opposition by govt., can in certain circumstances be regarded as vote of censure against the govt. Be that as it may when it comes to a question of confidence you have also to decide whether primarily it is the Federal Government that should be held responsible or it is the Provincial Government remembering that in other situations all of us say that law and order is a provincial responsibility—more autonomy should be given to the provinces etc. . . . . . (*interruption*).

Now this is what I wanted to point out. So far as the motion is concerned that I am afraid I have ruled out of order already and I rule it out again.

Mr. Javed Jabbar: Sir, point of personal explanation.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Javed Jabbar: I would like to submit that whenever there is a privilege motion for your consideration, it appears that you have already made up your mind before arguments on admissibility are submitted. At the conclusion of my submission . . . (*interruption*).

Mr. Chairman: Please no interruption. I can speak on my own behalf.

An honourable Member: Sir, I object to the statement.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I am not disrespectful to your intelligence and your wisdom but it is my duty to submit

where I honestly believe that in many considerations I feel that you already make up your mind on the merits or demerits of a privilege motion and you do not respond to the specific arguments on admissibility, for instance Sir, you just said that law and order is a provincial subject where as the text of my privilege motion says, the use of the Armed Forces which are under Federal control, under the control of the President of Pakistan who is also the Chief of Army Staff, makes it a Federal issue and therefore, relevant for consideration of breach of privilege. Please at least sometimes listen the arguments on admissiblity.

Mr. Chairman: I have listened to you and I listen to all the arguments carefully but some of the arguments I do not find worth responding to or worth commenting upon. If you know the Constitution and if you know rather the chapter in the Constitution on the Armed Forces and their duties–I think, it is Article 245 or 246–it would make it clear to you what the responsibility of the Provincial Government is and what is the role of the Armed Forces. Let me quote to you the relevant article for your education Article 245. "The Armed Forces shall, under the directions of the Federal Government, defend Pakistan against external aggression or threat of war "that is one part of their responsibility–the other being" and subject to law, act in aid of civil power when called upon to do so". Acting in aid of civil power does not therefore in any way detract from the responsibility of the Provincial Government and the civil authorities and law and order and the matter does not become thereby a Federal responsibility in fact if you know the Criminal Procedure Code it is not even the Provincial Government; it is the District Magistrate who can call the Armed Forces to the aid of the civil power. So, some of these points, were so obvious that they didn't in my opinion warrant any response.

Mr. Javed Jabbar: Sir, as you do not want to respond so I walk out . . . . . (*interruption*).

(Then he walked out)

An honourable Member: Point of order, Sir.

Mr. Chairman: Please, no more point of order on this question. Let us move to the next subject. There was another privilege motion. Do you move it or not? Ahmed Mian Soomro Sahib.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, that is an adjournment motion.

Mr. Chairman : Is that an adjournment motion? alright.

I would suggest that we take up the rest of the business and the adjournment motions can be deferred to the next day. Have you a privilege motion ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes, Sir. I have a privilege motion.

Mr. Chairman : Another one ?

Mr. Ahmad Mian Soomro : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Right. Then please read it out.

(iii) *RE* : FAILUR OF THE GOVT TO RECTIFY THE DISCEPANCIES IN THE MEMBERS OF PARLIAMENT SALARIES AND ALLOWANCES ACT, 1974

Mr. Ahmed Mian Soomro : "I beg this House to do discuss a breach of privilege of the Senate occasioned by the failure of Government to honour its assurance given to this august House in four consecutive sessions to bring forth legislation to rectify the illegalities and lapses occasioned by the amendment *vide* Act No. 12 of 1985 passed in the first session of the Senate to amend the Members of Parliament Salaries and Allowances Act, 1974".

Sir, you would recall that in the fourth session when this was raised you had even warned the Government.

قاضی عبداللطیف : جناب ترجمہ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب بندوبست کرتے ہیں ترجمے کا۔ سومرو صاحب آپ اُردو میں ارشاد فرمائیں۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب میں اُردو میں ہی تقریباً کر دیتا ہوں جو کچھ بھی تھوڑی بہت ٹوٹی پھوٹی آتی ہے۔

جناب چیئرمین: جو کچھ بھی ہے۔ سب کی سمجھ میں آ جائے گی۔

جناب احمد میاں سومرو: حضور والا! چوتھے اجلاس میں آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے خود حکومت کو فرمایا تھا کہ اگر یہ دوبارہ آیا اور آپ فیل ہوئے اس بات میں، تو آپ اس کو allow کرنے پر غور کریں گے۔ اب بار بار حکومت کی طرف سے یقین دہانیاں آئیں، یہ ضرور ہے کہ اب ہمارے وزیر عدل و انصاف دوسرے صاحب ہیں، لیکن اس سے میرے خیال میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ذمہ داری یکساں ہے۔ انہوں نے چار سیشنوں میں وعدہ کیا، کیونکہ جب وہ یہ بل لائے تھے ترمیمی ایکٹ ۱۲ بابت ۱۹۸۵ء اس بل میں ترمیم کرنے کے لئے اور وہ قومی اسمبلی سے پاس کرا کے لائے تھے، تو ہم نے ان کو دکھایا کہ اس میں یہ غلطیاں ہیں۔ جناب آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کے سامنے انہوں نے وہ غلطیاں قبول کیں اور یقین دلایا کہ اگلے سیشن میں وہ ایک بل لائیں گے ان غلطیوں کو درست کرنے کے لئے، دوسرے سیشن میں، میں نے پھر تحریک استحقاق پیش کی۔ پھر انہوں نے اٹھ کر درخواست کی کہ آپ واپس لے لیں، ہم مانتے ہیں، یہ غلطی ہوئی ہے، تیسرے سیشن میں بھی وہی ہوا اور چوتھے میں بھی وہی ہوا، آخر یہ کیا گورنمنٹ چل رہی ہے یا کیا مذاق ہے، اگر وہ قانون بھی مانیں کہ غلط ہے اور بار بار سیشن میں یقین دلائیں تو یہ میرے خیال میں جناب in a way مانیں کہ یہ ہمارے سینیٹ کی توہین ہے کہ یہ ایشورنسز دیں اور عمل نہ کریں۔ آپ نے بھی جب ان کو فرمائش کی تھی تو یہ آپ نے کہا تھا کہ دوسری دفعہ ان کو allow نہیں کریں گے تو اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور حکومت کم از کم جھوٹے وعدے نہ کرے۔

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, certain discrepancies were pointed out in the Members of Parliament Salaries and allowances Act, 1974. the matter was taken up by the Justice Ministry. A draft Bill was

prepared. It was sent to the Cabinet for approval. It is still pending for the aprroval of the Cabinet. As soon as it is approved by the Cabinet. we shall take steps to bring it before this House and the National Assembly for legislative purposes.

However, Sir, since a privilege motion has been moved I would also like to state that no breach of privilege is involved as such. Because :

1. There was no commitment that we would move the Bill in a particular session. In fact, we are unable to do so because we have to fix our priorities and this Bill will be taken up in its due course when it comes up.

2. There are other matters also perhaps more important matters pending before the House and it shall take its due course. So, we are unable to make a commitment and also, Sir, there is no allegation here even that a firm commitment was made, even if there was an allegation of this nature, as you know Sir, as you have ruled on several occasions, an assurance in the House by a Minister and breach or alleged breach of that does not per say amount to breach of privilege. You have to allege and prove that the statement was a deliberate lie and *mala-fide* made as I said there was no *mala-fides.* The matter is under hand ; the matter is under consideeration and the matter is pending for the approval of the Cabinet. Thank you, Sir.

Mr. Ahmed Mian Soomro : May I, Sir?

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, the record will prove that there was a definite commitment made by the then Minister for which his successor is equally responsible that they would in that sesion bring a Bill and after that three or four more sessions have taken place. So, if my learned brother feels that anything, any assurance given by them in the House is of no value, I think, we will be leading to a very undesirable situation that any assurance given to the House has no value as far as they are concerned to bind them down in that, and I

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

would, therefore, request you Sir, that this is a very important point for the future for the prestige of this House that when a Minister makes an assurance he must stick to it and honour its commitment.

Mr. Chairman : Now, on the question of general assurances by Ministers I think, there are serveral rulings not only of this House but I think of other Houses also that unless it can be proved that the statements are/were given wrong deliberately, wrong and misleading statements do not constitute breach of privilege. But, I think the point you have made that there was a commitment made, we can look into this. Unfortunately, we received this notice at least I saw it this morning and I had no time to check up the record what exactly and in what terms their commitment was. So, after checking that, we can come back to it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Then, I think, you were supposed to move this other motion. Is this acceptable to the House?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes.

Mr. Wasim Sajjad : I beg to introduce a Bill further to amend the Electoral Rolls Act, 1974. The Electoral Rolls (Amendments) Bill, 1987.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order, Sir.

Mr. Chairman : Yes, please.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Before these items of moving the Bills, on the Orders, of the Day we have a motion from Mr. Sartaj Aziz regarding the Draft Rules of Procedure. So, I think that would ....*(interruption)*.

Mr. Chairman : Are you going to move this today, or no ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : to present the draft, Sir.

Mr. Chairman : Are you going to move this today, or not ? Orders of the Day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is the first on the Orders of the Day, Sir.

Mr. Chairman : My copy has mixed up. (to Mr. Sartaj Aziz), you go ahead please.

REPORT OF THE SPECIAL COMMITTEE ON THE DRAFT RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, as the Senate will recall, it adopted a resolution on 6th July authorizing the Prime Minister to constitute a Special Committee to prepare Draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate. This Special Committee was constituted on 9th of July. It submitted its report on 10th of November which was presented to the Senate on 8th December, 1985, for consideration. On 23rd December, 1985, the House decided to form a Review Committee and authorized the Chairman to constitute the same to examine and review the report together with the Draft Rules of Procedure prepared by the Special Committee. This Review Committee has now finished its review on 9th September and has submitted its report. I, therefore, beg to present the Draft Rules of Procedure as reviewed by the Review Committee and request that it be taken into consideration.

Mr. Chairman : Well. I think this Report stands presented and a time for its consideration can be fixed separately in consultation with the various interested parties.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I would like, with your permission, to make a motion that it should be taken into consideration from 19th January on wards.

Mr. Chairman : I think, let people consider it how much is involved in this and what is involved in this.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I hope, it does not go into the cold storage like...

Mr. Chairman : No. No. I think, this is why it has been presented and I hope copies are available to all the honourable members. Let them study it in the meantime.

An honourable Member : Not Yet.

Mr. Chairman : Well. Then copies we have got printed and would be circulated. So, it is quite a document and after you have considered it then we can fix a time for its discussion. Now Mr. Wasim Sajjad. Legislative business.

THE ELECTORAL ROLLS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Wasim Sajjad : With your permission Sir, I beg to introduce a Bill further to amend the Electoral Rolls Act, 1974 [The Electoral Rolls (Amendment) Bill, 1987.]

Mr. Chairman : The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee automatically. Next.

THE PAKISTAN SPACE AND UPPER ATMOSPHERE RESEARCH COMMISSION (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I beg to move to introduce a Bill to amend the Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission Ordinance, 1981 [The Pakistan Space and Upper Atomsphere Research Commission (Amendment) Bill, 1987.]

Mr. Chairman : The Bill to amend the Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission Ordinance to be known as the Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission (Amendment) Bill, 1987 stands introduced and is referred to the Standing Committee under the Rules.

Honourable Interior Minister.

THE SUPRESSION OF TERRORIST ACTIVITIES (SPECIAL COURTS) (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, with your permission I beg to move a Bill further to amend the Supression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 (The Supression of Terrorist Activites (Special Courts) (Amendment) Bill, 1987.

Mr. Chairman : The Bill further to amend the Supression of Terrorist Activites (Special Courts) Act, 1975 to be known as the Supression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1987 stands introduced and is referred to the Standing Committee. Next.

THE DANGEROUS DRUGS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, with your permission I beg to move a Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendment), Bill, 1987].

Mr. Chairman : The Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 to be known as the Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1987 stands introduced and is referred to the Standing Committee. Next Mr. Nasim Ahmed Aheer.

THE QUAID-I-AZAM UNIVERSITY (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Nasim Ahmed Aheer : Sir, I beg to move a Bill further to amend the Quaid-i-Azam University Act, 1973 [The Quaid-i-Azam University (Amendment) Bill, 1987.]

Mr. Chairman : The Bill further to amend the Quaid-i-Azam University Act, 1973 to be called the Quaid-i-Azam University (Amendment) Bill, 1987 stands introduced and is referred to the Standing Committee under the Rules

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : Point of order Sir.

Mr. Chairman : Mr. Saeed Qadir.

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : I did not know there is one more Bill/Act coming for amendment but my point is about a promise which was made in previous session that all Acts which come up for amendments their copies will be circulated to the members.

Mr. Chairman : That will be done. Relevant portion of what is being amended.

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : The relevant portion has been circulated but we do not have the original Act with which we can

compare it. This was discussed in the House previously and was agreed that all Acts will be made available to the members so that they can look into those and see what those amendments are, I think, Mr. Ahmed Mian Soomro raised this point in the previous session.

Mr. Chairman : There were two separate decisions on this. Initially, I had said that as far as possible the original Act should also be circulated. Later on, when it was pointed out and I think that was in the context of the Criminal law (Amendment) Bill that we have not got enough copies of the Criminal Procedure Code to circulate to everybody. In that context it was then said that the relevant portions should be circulated alongwith the circulation of the amending Bills and if any honourable member wants then those copies should be made available in the library. So, this is the latest decision on this as what I have just stated.

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : Thank you.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I think, previously I had emphasised that an Act which is being volumineous then it may not be circulated but if it is a short Act then it should be circulated so that the members know what is the amendment. Therefore that stage will be when it comes back from the Standing Committee.

Mr. Chairman : What would add to the comprehension and to the understanding of the amendment Bill, we will certainly try to do this but within the limits of our own resources and within the constraints of our own facilities.

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : Well in this case now that you have mentioned that some discussion, is going to take place on the Quaid-i-Azam University Act............*(interruption)*.

Lt. Genl. (Retd). Saeed Qadir : We should have copies of that complete Act to see the Suggested amendments Sir. So, we need the complete Bill to see what those amendments amount to.

Mr. Chairman : Mr. Nasim Ahmad Aheer.

Malik Nasim Ahmad Aheer : Sir, I think, I supplied all the copies of the whole Act to the Secretariat and it is upto the Secretariat to circulate it to the honourable members.

Mr. Chairman : Right, if you have given the copies, we certainly would be very glad to circulate them.

Malik Nasim Ahmad Aheer : I have already submitted Sir.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Submitted the Bill not the Act. What he is talking about ?

Malik Nasim Ahmad Aheer : No, I think the Act has also been submitted Sir, to best of my knowledge.

Mr. Chairman : I think, it is only the relevant portion, this particular amendment if I have read it correctly, it applies only to the amendment in the Senate of the University and all that is required for you to understand, that is what is the existing composition according to the existing law of the Senate, what are the powers and functions of the Senate and as long as the copies of those are supplied to you then you should be satisfied and this is what we will try to do. Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, with your permission I beg to move that this honourable House may discuss the law and order situation arising out of the recent unfortunate happenings in Karachi and its consequences.

Mr. Chairman : The motion moved is that this House may discuss the Law and Order situation arising out of the recent riots in Karachi and its consequences. From the earlier disccussion I took it as the sense of the House that this motion is acceptable and we have to fix sometime for starting the discussion, the particular dates and time on which the discussion should take place.

Prof. Khurshid Ahmad : Mr. Chairman, the wording that you have read and the wording used by the honourable Minister are different, I would go with his wordings because 'the recent riots', is not

[Prof. Khurshid Ahmad]

the right word to describe the situation in Karachi that is why I think he has changed it and he has read it is, 'recent unfortunate happenings in Karachi'.

Mr. Chairman : We can adopt that is the sense of the House. I have this 'riot', word.

Prof. Khurshid Ahmad : I have also the same as you. He has read it differently.

Mr. Chairman : Say, 'the recent unfortunate happenings in Karachi'. This is alright Mr. Aslam Khan, Shall we adopt that ? Whatever you said you have moved 'arising out of the recent unfortunate happenings in Karachi', this is what you want.

Prof. Khurshid Ahmad : That is what he has read.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : That is what I have read. I also would like to say just 'riots', it is upto them.

Prof. Khurshid Ahmad : No, we would not say it 'riots'.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : To me it appears the unfortunate happenings.

Mr. Chairman : That is more comprehensive.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : More comprehensive than 'riots'.

Mr. Chairman : Right.

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر، جناب وزیر داخلہ صاحب سے یہ درخواست ہے پچھلے سیشن میں ہم نے پورے ملک کی صورت حال کو جو ڈسکس کیا تھا اس کے بارے میں بتائیں کہ اس کے بارے میں انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے۔ جب بھی کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے تو اس

میں وزیر داخلہ صاحب خود ایک موشن لئے آتے ہیں کہ ڈسکس کر لیا جائے اور وہ ٹائم آؤٹ ہو جاتا ہے۔ اس سینیٹ نے دو دفعہ پہلے امن و امان کی صورت حال کو ڈسکس کیا ہے۔ اب یہ تیسری دفعہ ہو جائے گی لیکن ہمیں یہ بتایا جائے کہ انہوں نے پچھلی ڈسکشن کے نتیجے میں اقدامات کیا کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: قاضی صاحب ڈیبیٹ کے دوران یہ چیزیں آ سکتی ہیں، لیکن اس کا علاج یہ ہے کہ جب ڈیبیٹ ختم ہو جائے اس پر آپ ایک ریزولیوشن یا ایک موشن لے آئیں کہ اس پر آگے کیا کرنا چاہیئے۔ جب تک یہ نہیں ہوتا تو ڈیبیٹ تو ٹائم آؤٹ ہو جاتے ہیں تو یہ ہاؤس تک ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

جناب احمد میاں سومرو: لاسٹ ٹائم انہوں نے کچھ تجاویز کو قبول کیا تھا ان پر کیا ایکشن لیا ہے؟

Mr. Chairman: But for that you ask a seperate question. This is nothing to do with this motion. For that you ask a seperate question.

Yes. Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! ایک گزارش یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے جو فرمایا ہے اس میں ایک ترمیم یہ ہونی چاہیئے کہ کوئٹہ میں بھی فسادات ہوئے ہیں، تو اس میں دونوں مسائل کو لیا جائے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ جنرل لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس میں ذکر صرف کراچی کا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: کراچی کے موجودہ جو حالات ہیں وہ تشویشناک ہیں، کوئٹہ ماشاءاللہ درست ہے۔

The motion before the House is that the House may discuss the law and order situation arising out of the recent unfortunate happenings in Karachi and its consequences.

(The motion was adopted).

Mr. Chairman : It is unanimously carried. Will you kindly tell us how to proceed about the debate. Do you start it now or do you start it on some other day ? If there are the honourable members prepared to save time, we can start the debate immediately.

Mr. Ahmad Mian Soomro : It should be started immediately Sir.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آج ہی ہو جائے۔

میر نبی بخش زہری : دو دن فکس کریں تاکہ ہم پوری طرح تیار ہو جائیں۔

Mr. Chairman : If we start today I, think for Thursday somebody has to move a separate motion whether you want to have the questions and the rest of the usual '*Karawai*', aslo on Thursday or we can go ahead and finish this debate on Thursday.

Mr. Ahmed Mian Soomro : We should start today Sir.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : My object was that not all the honourable members may be posted with all the facts hence they may have a day or two to collect all the facts and information but if they want to start the debate now, I have no objection.

Mr. Chairman : If there are honourable members who are familiar with the situation in Karachi and they already know what has happened in Karachi and they want to express themselves then we can begin. Who would like to start ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : I would like to start.

Mr. Chairman : All right, Mr. Ahmed Mian Soomro.

DISCUSSION ON THE RECENT UNFORTUNATE HAPPENINGS IN KARACHI

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I am thankful that the Government has itself moved this motion to discuss the happenings in Karachi. I am speaking as one of the representatives in this august House from the province of Sind where these happenings have taken

place and where the entire nation from Karachi to Khyber have had to hang their heads down in shame on witnessing one Muslim brother massacaring his other brothers.

On the one side we talk of the unity of *Musalmans* as an Ummah. We want that the *Musalmans* of the world should unite while in our own country the shameless act has happened which we witnessed in Karachi as to how women and children were massacred and burnt alive. It was a carnage. While sitting here we cannot really appreciate the sentiments, the feelings and the losses incurred by those bereaved families all of whom, Sir, were Muslims. There is no doubt that the events that took place were not by people who really could profess to be *Musalmans* who massacred their Muslim brothers and their children in this manner. It was given a turn by those elements which want to see this country weakened.

I would be failing in my duty if I do not point out that the Government failed in its primary duty which is to maintain law and order, which is to maintain and safeguard the life and property and honour of its citizens. The Government failed in its primary duty. Actually, if it was another country, morality demanded that the Government should have resigned but I am sorry to say this morality does not seem to exist here. In our neighbouring country, let it not be forgotten that a Railway Minister resigned on account of a railway accident which was not really and technically his primary and first responsibility but being incharge of that Ministry he felt it his moral duty to resign. The Governor of Bombay, a few months back, Sir, resigned because it was proved that he had recommended a relation of his to be passed in an examination. Compared to that here, Sir...........*(interuptions)*.

Mr. Chairman : No interruptions. Please go ahead.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But here, Sir, hundreds of lives have been lost of men, women and children not only in these recent happenings but two months earlier also the Chief Minister was enjoying himself in Patia while Karachi was burning. That was the incident of November, 1986. No steps were taken to see that that re-curence does not take place. Actually, it started in 1983, then the

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

incidents took place in November, 1986 as a result of the failure of the Government and its various agencies to take steps to see that a recurrence does not take place. Not only that the Government did not learn any lessons therefrom. On 14th of December, 1986, carnage took place in the city of Karachi where there is a police station all over the place but for six hours not a single law enforcing agency came near for the protection of those poor innocent people that were being massacred. Just Imagine that. Where is the security of life when for six hours in Karachi people were massacred, their houses were burnt, children coming out of those houses were thrown back into the fire-those inhuman acts were taking place and there was no law enforcing agency for almost six hours ? When they came there, curfew was imposed, the Army was called in, inspite of this again the next day same things happened and daily these occurrences went on.

The people in the area actually felt that there was no Government in existence at all. If on such occasions even the Government does not feel morally bound to resign, whose primary responsibility it was to maintain law and order, what has the Central Government done ? They cannot absolve themselves of the responsibility also because this has shaken the whole country right from Karachi to Khyber. The Chief Ministers of other provinces had to come to Karachi to pacify things. How can you then pass on the blame by saying that this was a provincial subject ? If it was a provincial subject, what business the Chief Ministers of Frontier and Baluchistan had to come to Karachi to settle this issue. It means that it did not concern only Karachi or the Sind province, it concerned the whole country. The feelings that were prevalent throughout the country need not be repeated here because you and I and all of us belong to this country. We know how we felt about it. What has been the result of that ? The Governor has been made the scapegoat. He has been made to resign. But who is really more responsible ? The Cabinet has been made to resign. None of the Ministers was a Home Minister. The Chief Minister was the Head of the Cabinet and he was the Home Minister. He is the first person who should not now but much earlier have resigned. He should have resigned when the Sukkur Jail break took place and 34 condemned prisoners were released from there who throughout Sind created havoc. The entire Highway was not safe to

move. Convoys had to be moved even on the Highway. No lesson was taken from the November incident and no precaution was taken. Since 14th December, 1986 upto today what has the Government done ? Why is the Government of Sind, really speaking the Chief Minister who is primarily responsible, who is the chief executive of the province, why is he still there ? Is it supposed to be a democratic system—a democratic country ? I do not want to go into further details about how he came and how he is there. Right from Karachi to Khyber, each and every organization, each and every newspaper has been demanding a change in the Government of Sind which has failed in its primary duty.

Sir, I would suggest that a Committee of this House be formed to go and hold an enquiry into these incidents and pinpoint the failure. To say that this is a responsibility only of the Sind Government, would not be correct. This House is representative of all the Provinces. It is the highest representative House. Let the people's representatives comprising representatives of all the four Provinces go and see for themselves. Let them guide us, let them tell us. If Government is not prepared to appoint a Supreme Court Judge inspite of various demands I think they are doing no good to themselves or to the country in failing to do this because these incidents are being repeated again. Instead Government has stopped issuing of licences to people who could defend themselves bonafidely with licenced weapons. They have been thrown open to the rampage of persons possessing unlicenced Kalashenkoves and most modern weapons where as they have nothing to take themselves with. How far is this step wise of the Ministry of Interior, I would ask them ? Why do you not arm those people with licenced arms. You are not capable of protecting them. You have proved that you are incapable of protecting the life, property and honour of the people of this country, of the people of the biggest city of this country. Admit your incapability. Let the people at least protect themselves, give them arms, give them licenced arms which are controlled by you. Do not throw them at the mercy of those people who have no value for human life, who possess, Kalashenkoves. It is known in these riots the number of Kalashenkoves that were used. May I ask the Government what excuse do you have for the information of Sohrab Goth clean up having leaked out. It is an open secret that even Kalashenkoves were given by them on rent to people who wanted to

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

use them and where as you have gone for a so called 'clean up'. You just find a few hundreds grams of norcotics and I think one or two Kalashenkoves and some 12 bore Guns. Is this how you are running the country ? Is this how you expect people to have faith in you whose life and property you can not protect, whose honour you can not protect, who are at the mercy of dacoits, who are at the mercy of people possessing un-licenced Kalashenkoves ? The way they were butchered down, I would hang my head with shame. Sir, I am sorry, I can not say anything further because my sentiments and feelings do not permit me.

Mr. Chairman : Thank you.

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! یہ ایوان اس وقت ایک ایسے مسئلے پر غور کر رہا ہے جسے میں پاکستان کی تاریخ کا تاریک واقعہ قرار دیتا ہوں۔ ہم اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس ملک میں جو برصغیر میں مسلمانوں کو امن، آزادی، ایمان اور دین کی حفاظت کے لئے قائم ہوا تھا۔ چالیس سال کی آزادی کے بعد اس ملک کے اہم ترین شہر میں اسی ملک کے کے بسنے والے مسلمان ایک دوسرے کا خون بہائیں گے، بچوں کو آگ میں جلا دیں گے جو اعداد و شمار آج ہی اس ایوان میں وزیر داخلہ نے ایک سوال کے ذیل میں فراہم کئے ہیں اور جو میرے خیال میں understated ہیں۔ اس لئے کہ جو کچھ میں نے خود گھوم پھر کر کراچی میں دیکھا ہے اس میں مجھے یہ انڈر سٹیٹمنٹ لگتا ہے کہ ایک سو ستر مکان جلائے گئے ہیں اور ساڑھے تین سو دکانیں جلائی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جلنے والے مکانوں کی تعداد پانچ چھ سو سے کم ہرگز نہیں ہے اور جس طرح ابھی میں بتاؤں گا کہ کس طرح یہ سارا کام ہوا ہے لیکن سب سے پہلے میں اس پر ندامت، شرم اور افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ ہم سب کے سر ندامت اور شرم سے جھک گئے ہیں۔ ہم اپنے خدا کے سامنے مجرم ہیں، تاریخ کے سامنے مجرم ہیں، اپنی قوم کے سامنے مجرم ہیں ساری دنیا کے سامنے مجرم ہیں۔ میں اس موقع کو کسی وقتی سیاسی فائدے

کے لئے نہیں استعمال کرنا چاہتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اور آپ سب مسلمان اور پاکستانی کی حیثیت سے بے لاگ انداز میں اس پورے واقعہ کا جائزہ لیں۔ یہ دیکھیں کیا ہوا ہے پھر یہ سوچیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے اور جہاں تک ہم متعین کر سکیں، اس بات کو متعین کرنے کی کوشش کریں کہ کس کی کتنی ذمہ داری ہے اور پھر اس امر کی طرف توجہ دیں کہ حالات کو سنبھالنے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے میں اپنی معروضات کو انہی چاروں نقاط کے گرد آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب والا! کراچی کی میری نگاہ میں کئی پہلوؤں سے غیر معمولی اہمیت ہے صرف یہی نہیں کہ اسی چھیاسی لاکھ کی آبادی کا یہ شہر جو ملک کا سب سے بڑا شہر ہے جہاں آپ کی آبادی کا آٹھ نو فیصدی زندگی گزار رہا ہے اس کا اثر جو کچھ وہاں ہوتا ہے وہ پورے ملک کو متاثر کرتا ہے۔ وہ ایک بین الاقوامی شہر ہے۔ وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس کے consequencees ساری دنیا کے لئے ہوتے ہیں اور آج پاکستانی دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں اور میں نے اپنے حالیہ سفر میں اس بات کو محسوس کیا کہ جس جگہ میں گیا خواہ نیویارک، خواہ لاس اینجلس خواہ لندن ہر جگہ مسلمان (پاکستانی) مضطرب ہیں، بے چین ہیں، رو رہے ہیں۔ کراچی ٹیلیفون کرتے ہیں جو کوئی آتا ہے اس سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے نہ صحیح معلومات ان کے پاس ہیں اور حقیقت میں اضطراب و بے چینی کو دیکھ کر انسان خون کے آنسو روتا ہے پھر کراچی کی صرف یہی اہمیت نہیں ہے۔ کراچی پاکستان کا وہ واحد شہر ہے جہاں پاکستان کے سارے صوبوں کے لوگ رہتے ہیں۔ تمام زبانوں کے بولنے والے رہتے ہیں۔ کراچی نے اپنے دامن کو ہر ایک کے لئے کھولا ہے۔ اس نے معاشی مواقع ملک کی آبادی کے ہر حصے کے لوگوں کے لئے فراہم کئے ہیں وہاں آپ کو پٹھان بھی ملیں گے۔ پندرہ سے اٹھارہ لاکھ کی تعداد میں وہاں آپ کو بلوچی بھی ملیں گے۔ وہاں آپ کو پنجابی بھی ملیں گے وہاں آپ کو اردو بولنے والے بھی ملیں گے۔ اس حیثیت سے یہ بڑا وسیع شہر ہے اور جو کچھ

[Prof. Khurshid Ahmed]

وہاں ہوتا ہے اس کے اثرات ملک کے ہر حصے تک پہنچتے ہیں۔ جو نفرتیں کراچی میں جاگیں گی وہ کراچی تک محدود نہیں رہیں گی۔ جو ظلم کراچی میں ہوگا اس کے اثرات ملک کے گوشے گوشے میں رونما ہوں گے، اس لئے کراچی کی اہمیت کو آپ سامنے رکھیں۔ تیسرا پہلو کراچی کی اہمیت کا یہ بھی ہے کہ معاشی اعتبار سے وہ ملک کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس نے ملک کی آبادی کے ایک بڑے حصے کو روزگار فراہم کیا ہے وہاں سے Economical opportunity نکل رہی ہے - کراچی کی معیشت متاثر ہوئی تو پورے ملک کی معیشت اس سے متاثر ہوتی ہے خواہ آپ اخلاقی اعتبار سے اور دینی اعتبار سے اس کو دیکھ لیں، خواہ پاکستانیت کے اعتبار سے اس کو دیکھیں اور خواہ آپ معاشی اعتبار سے دیکھیں۔ کراچی کی ایک غیر معمولی اہمیت ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے دارالخلافہ کراچی سے اسلام آباد منتقل ہوا ہے، کراچی کی سیاسی، معاشی اور انتظامی حیثیت کو برابر کم کیا گیا ہے۔ جس توجہ کا، جن وسائل کا، جس سلوک کا، وہ شہر مستحق تھا وہ نہیں دیا گیا۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے اس میں اس کے تاریخی پس منظر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن میں اس وقت اس تاریخ میں نہیں جانا چاہتا۔ میں اپنی توجہ مرکوز کروں گا فوری واقعات کی طرف۔

جناب والا! کراچی میں لاوا ایک مدت سے پک رہا ہے۔ پچھلے سال بشریٰ زیدی کا واقعہ ہوا اور اس کے نتیجے کے طور پر وہاں علاقائی اور لسانی عصبیتوں کی بنیاد پر فسادات شروع ہو گئے۔ جس کے اثرات کوئٹہ اور چترال تک پہنچے۔ اس ایوان میں اس کے اوپر آہ و بکا کی گئی، پورا ملک چیخا اخبارات کو اٹھا کر دیکھ لیجئے کس طریقے سے اخبارات نے ادارتی صفحات کے اندر، نیوز میں، مضامین کی شکل میں بتایا گیا کہ کراچی ایک آتش فشاں کے اوپر بیٹھا ہوا ہے، ان حالات پر توجہ دیجئے، جو اصل اسباب ہیں ان کی فکر کیجئے اور ان کو دور کیجئے، لیکن سال بھر گزر رہا ہے نہ سندھ کی حکومت نے، نہ مرکزی حکومت نے اس سے کوئی سبق سیکھا اور گویا کہ وہ

انتظار کرتے رہے کہ اس سے بڑا کوئی حادثہ پیدا ہو، تب شاید وہ جاگیں۔ ابھی نومبر میں، گو واقعہ دو ویگنوں کا ریل کے تصادم کا تھا، لیکن اس نے بھی پٹھان اور مہاجر کی کشمکش اختیار کر لی اور میں اس ایوان کے سامنے پوری ذمہ داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ جس وقت یہ واقعہ ہوا ہے وہاں کے ایم۔ پی۔ اے اسلم مجاہد نے بڑھ کر کام کیا۔ پٹھان اور مہاجر دونوں کو متوجہ کیا کہ یہ ایک انسانی calamity ہے یہ کوئی علاقائی یا عصبیتوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ آؤ مل کر اس کو کسی طریقے سے طے کریں، اس نے پٹھان اور مہاجر آبادی کا مشترکہ اجتماع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کراچی کی انتظامیہ نے اس اجتماع کو روک دیا اور اس کے مقابلے میں پٹھانوں کا الگ اجتماع اور مہاجروں کا الگ اجتماع ہوا۔ اس کا اہتمام سرکاری انتظام کے تحت کیا گیا، یہ پچھلے مہینے کی بات ہے۔ اس کے بعد ذرا دسمبر کے واقعات پر آئیے، میں سب سے پہلے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سہراب گوٹھ کب وجود میں آیا، کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ ایک باڑے کے طور پر جو سمگلنگ کا اڈہ تھا جس میں سمگل کی ہوئی عام اشیا بیچی جاتی تھیں۔ پچھلے پندرہ سال سے یہ اڈہ ڈیویلپ ہو رہا ہے۔ آپ نے اس کو پنپنے دیا اور خصوصیت سے پچھلے آٹھ سال کے اندر بڑی تیزی کے ساتھ یہ ایک معروف بین الاقوامی مارکیٹ بن گیا ہے، لیکن کسی حکومت، حتیٰ کہ مارشل لاء حکومت جس کے پاس پورے اختیارات تھے، اس نے بھی اس کی کوئی کوشش نہیں کی، سمگلنگ کے خلاف وعظ کئے جاتے رہے۔ اسلحہ کے پھیلنے کے اوپر تقریریں ہوتی رہیں، لیکن کوئی مؤثر کارروائی، اس مقام کو ایک اور سمگلنگ کا اڈہ بننے سے روکنے کے لئے نہیں کی گئی، پھر اس میں حشیش کا اضافہ ہوا، ہیروئن کا اضافہ ہوا، ایک نہیں متعدد اخبارات نے اور کم ازکم میں وضاحت سے کہہ سکتا ہوں کہ "مسلم" اخبار نے ۱۹۸۴ء میں چار قسطوں کے اندر ہیروئن کے کاروبار کے بارے میں تفصیلی رپورٹیں پیش کیں اور میں نے خود اس کی بنیاد پر ۱۹۸۵ء میں اسی ایوان کے اندر وہ سارے

[Prof. Khurshid Ahmed]

حقائق پیش کئے کہ کس طرح کراچی میں ، سرحد میں ، لاہور میں، ہیروئن فراہم کی جا رہی ہے ۔ ان مقامات سے، اور سہراب گوٹھ کا نام لے کر ذکر کیا ، یہ ساری شہادتیں موجود ہیں لیکن وہ جن کے ذمے اس ملک کے عوام کی عزت ، ان کی زندگی، ان کا ناموس ، ان کا اخلاق ، ان چیزوں کی حفاظت ہے جو بڑھ چڑھ کر خلافتِ راشدہ رض کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات کہی تھی کہ میں اس وقت تک رات کو آرام سے نہیں سو سکتا ۔ جب تک مجھے یہ اطمینان نہ ہو کہ میری مملکت میں ، یہاں نہیں فرات کے پاس کوئی بکری بھوک سے نہیں مر رہی اور حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اسلام آنے کے معانی یہ ہیں کہ ایک بڑھیا تنہا صنعا سے حضر موت تک جائے گی اور اسے کسی بات کا ڈر نہیں ہو گا ۔ بجز اس کے کہ کہیں کوئی جنگلی جانور نہ آ جائے ، ہم باتیں تو یہ کرتے ہیں لیکن یہ سارے حقائق آپ کے سامنے ہیں لیکن سہراب گوٹھ کے سلسلے میں اور یہ سہراب گوٹھ نہیں ۔ کتنے سہراب گوٹھ ہیں جو ڈیفنس سوسائٹی میں موجود ہیں، جو پی۔ ایچ۔ ای۔ ایس سوسائٹی کے اندر موجود ہیں ، جو کلفٹن کے اوپر موجود ہیں اور ملک کے دوسرے حصوں کے اندر موجود ہیں لیکن ان تمام کے اوپر ہم نے کوئی گرفت نہیں کی ۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خاص طور سے اس وقت جب کہ ہندوستان کی فوجیں آپ کے بارڈر کے اوپر لگی ہوئی ہیں ، ۱۴ ڈویژن فوج جو آپ کی فوج کے برابر ہے ، ہندوستان نے مشقوں کے نام پر آپ کی سرحدوں پر لگا دی ہے ، آپ نے انتخاب کیا اس نام نہاد آپریشن " کلین اپ " کا اور پھر اس کا راز ، آپ راز نہ رکھ سکے ، میں پوچھتا ہوں کہ اس آپریشن سے چند دن پہلے کراچی کی انتظامیہ نے یہ ہدایات جاری کیں کہ جن لوگوں کے پاس لائسنسڈ اسلحہ ہے وہ اپنا اسلحہ آ کر تھانوں میں ریکارڈ کرائیں ، کیا یہ اس بات کا کھلے عام سگنل نہیں تھا کہ جن کے

پاس اَن لائسنسڈ اسلحہ ہے ان کے بارے میں کوئی کارروائی ہونے والی ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ سمگلنگ کا کام کر رہے ہیں، لاقانونیت کا کام کر رہے ہیں وہ ان تمام سگنلز کو محسوس نہیں کرتے ہیں، یہ تو بالکل پبلشڈ چیز ہے، اس کے بعد پھر یہ بات کہ جن لوگوں نے فیصلہ کیا انہی میں سے بعض کی معرفت مطلع کیا گیا کہ کیا کچھ ہونے والا ہے اور یہ بات کراچی کے اخبارات کے اندر مطبوعہ اور موجود ہے۔ جنگ نے ایڈیٹوریل میں یہ بات لکھی کہ سہراب گوٹھ کے سمگلر، ہیروئن کا کاروبار کرنے والے ایک کروڑ روپے ماہانہ کراچی کی انتظامیہ کے اہم ترین افراد کو بطور رشوت کے دیتے ہیں، ان کو اطلاع تو ملنی چاہیئے تھی، اگر آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس نظام کے لعبد ان بین الاقوامی سمگلرز کو، اس ڈرگ مافیا کو اطلاع نہیں ملے گی تو یہ آپ کی خوش فہمی ہے اس کو حقیقت پر مبنی نہیں کہا جا سکتا اس سے آپ کو کیا حاصل ہوا، یہ حاصل ہوا کہ پہلے دن ایک کلاشنکوف، ۵، ۶ پستول، کچھ تھوڑے سے کارتوس اور چند کلو ہیروئن، جب کہ سب جانتے ہیں کہ وہاں پر اسلحہ منوں اور ٹنوں کے حساب سے ہے اور ہیروئن ٹنوں کے حساب سے ہے وہ تمام چیزیں دن دہاڑے موو ہوئیں۔ پولیس سہراب گوٹھ پہنچی ہے اور سہراب گوٹھ پہنچنے کے بعد چھ گھنٹے کے بعد آپریشن کا آغاز ہوا، سوال یہ ہے کہ کیا اس ملک میں کوئی نظام نہیں ہے کہ ان تمام چیزوں کا احتساب کیا جائے، معلوم کیا جائے کہ یہ کام کس طرح ہونے چاہئیں اور جس طرح ہوئے وہ ایسے کیوں ہوئے ہیں پہلے دن آپ کو کچھ نہیں ملا، دوسرے دن آپ کو کچھ نہیں ملا، پھر اس کے بعد یہ سوچنا کہ ڈرگ مافیا retaliate نہیں کرے گا، چیف منسٹر کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ ہم یہ توقع نہیں رکھتے تھے کہ اس کا کوئی retaliation ہوگا۔ اگر آپ میں اتنی بھی sagacity نہیں ہے، اگر آپ سیاست کے رموز کو اتنا بھی نہیں جانتے کہ ایک طرف آپ پبلکلی چیلنج

[Prof. Khurshid Ahmed]

کریں گے، مافیا کی پہلی کامیابی یہ تھی کہ وہ آپ کی گرفت سے آزاد رہا اس کے بعد اس کا فطری تقاضا تھا کہ وہ strike back کرے لیکن آپ نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی، بلکہ آپ نے خود یہ کہا ہم تو یہ امید ہی نہیں کر رہے تھے کہ ایسی کوئی چیز ہو گی۔

پھر میں پوچھنا چاہتا ہوں جناب والا! جس وقت یہ سٹرائیک بیک ہوا ہے اور میں آپ سے پوری ایمانداری سے عرض کرتا ہوں، میری دیانتدارانہ رائے ہے، میں ہرگز یہ نہیں سمجھتا کہ یہ پٹھانوں اور مہاجرین کا تنازعہ ہے بلاشبہ اس نے یہ شکل اختیار کر لی اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں یہ شکل اختیار کر رہا ہے، میں دونوں بستیوں میں گیا ہوں، دونوں افراد سے ملا ہوں، دونوں دکھی ہیں، دونوں ستم زدہ ہیں، دونوں کو جلایا گیا ہے، دونوں کو مارا گیا ہے، دونوں میں جو غریب ہیں، بےسہارا ہیں ان کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں، یہ کام ڈرگ مافیا نے کیا ہے جس نے اس کو چیلنج کیا ہے، جس نے اس ملک کو چیلنج کیا ہے اور جس نے یہ بتا دیا ہے کہ جب وہ چاہیں، جس شہر کو چاہیں، معطل کر سکتے ہیں، انسانوں کے خون کے ساتھ ہولی کھیل سکتے ہیں، اس ملک کے نظام کو درہم برہم کر سکتے ہیں اور اس کی فوج، اس کی پولیس، اس کی انتظامیہ ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ کام ان تربیت یافتہ سیبوٹیرز نے کیا ہے جنہیں کابل اور روس میں پچھلے دس سال سے تربیت دی جا رہی ہے جس کے بارے میں بار بار اخبارات میں اطلاعات آئی ہیں، رسائل میں آئی ہیں، حکومت کے ذمہ داروں کو بتایا گیا ہے اور میں اس ایوان کے سامنے عرض کرتا ہوں کہ خود میں نے صدر مملکت سے، اس ملک کی انٹیلی جنس کے ٹاپ کے افراد سے، اس کا ذکر کیا ہے حتیٰ کہ بتایا ہے کہ کہاں کہاں، کون کونسے اداروں میں روس اور افغانستان کے اندر پاکستانیوں کو تیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو آگ لگانے کے لئے وہ لوگ یہاں واپس آئے ہیں، انہیں بتایا گیا کہ لوگ واپس آ رہے ہیں

جو لوگ واپس آئے ہیں مسلح ہو کر واپس آئے ہیں، لیکن ان کو روکنے کی، ان کو چیک کرنے کی، ان کو گرفتار کرنے کی، ان کو قابو میں کرنے کی یہاں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اس ملک کے دروازے saboteurs کے لئے کھلے ہوئے ہیں، وہ آئیں اور ہم ان کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں، وہ آئیں اور جس طرح چاہیں ہمارے خون سے کھیلیں، کوئی ہاتھ نہیں جو ان کی گرفت کر سکے۔

کراچی کو جا کر دیکھئے، وہاں ماضی میں پٹرول بم پھینک کر آگ لگائی جاتی تھی، پٹرول میں کپڑا ڈال کر کے، لیکن اس مرتبہ اس طرح آگ لگائی گئی ہے کہ پاؤڈر پھینکا گیا ہے اور اس کے بعد ایک گن سے شوٹ کیا گیا ہے اور جس نے ایک مکان کو نہیں بلکہ پوری کی پوری قطاروں کو آگ لگا دی ہے۔ بسیں اسی ٹیکنیک سے جلائی گئی ہیں یہ وہ لیٹسٹ ٹیکنیک ہے جسے سٹریٹ ârcheus استعمال نہیں کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو پروفیشنلی saboteurs ہیں اور اس کی ٹریننگ لیتے ہیں۔ آگ لگانے کے بعد جب بچے اور عورتیں اس آگ سے باہر نکلے ہیں، تو ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی، انہوں نے جب خدا کا واسطہ دیا ہے تو نعوذ باللہ کہا گیا کہ ہم خدا ودا کو نہیں جانتے کیا یہ کسی مسلمان کا کام ہو سکتا ہے، کیا آپ نے یہ نہیں پڑھا کہ دنیا میں کمانڈوز کو saboteurs کس طرح ٹرینڈ کیا جا سکتا ہے کیا یہ بات آن ریکارڈ نہیں ہے کہ saboteure کو جو لوگ ٹریننگ دیتے ہیں، وہ یہاں یہ کروا تے ہیں کہ تیل کے ابلتے ہوئے کڑاہوں میں ٹریننگ کے دوران کہتے ہیں کہ تین تین اور چھ چھ مہینے کے زندہ بچوں کو اپنے ہاتھوں سے اس میں ڈالو، تاکہ اس ٹریننگ کے دوران ان کی ہر اچھی حس ختم ہو جائے، پھر اس شقاوت کا مظاہرہ وہ حقیقت کی دنیا میں کر سکیں۔ اور کراچی میں یہی ہوا، یہ سارے کا سارا کام پروفیشنل competence کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ محض نوجوانوں اور سڑک کے بچوں کا کام نہیں ہے۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں جس ملک میں ان لوگوں کو کھلی چھوٹ ہو، جو برابر آ رہے ہوں اور ان کو یہاں پر پوری پوری پروٹیکشن دی جا رہی ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ ان کو چند سیاسی گروہ اپنے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں، اگر وہ میرے ساتھی ہیں وہ میرے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہیں، تو میں ان کو پورا پورا تحفظ دیتا ہوں، یہ وہ طریقہ ہے جس طریقے سے ان saboteurs کو یہاں پروان چڑھایا گیا ہے اور آپ دیکھئے یہ saboteurs ہر وقت جو نازک لمحہ آتا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں، بشریٰ زیدی کا واقعہ ہوا، وہ ایک اتفاقی واقعہ تھا۔ بلاشبہ اس میں ڈرائیور کی غلطی تھی لیکن اس واقعہ کے بارہ گھنٹے کے اندر اندر شہر کے تمام حساس مقامات کے اوپر ہنگامے شروع ہو گئے۔ وہ کارروائی سب saboteurs نے کی، یہاں یہی صورت حال ہے سہراب گوٹھ کے واقعہ سے انہوں نے اچھی طرح محسوس کر لیا کہ اب retaliation ہو گا۔ اور اس retaliation میں انہوں نے پورا پورا participation کیا، لیکن ہماری حکومت کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ کوئی retaliation ممکن ہے یہ saboteurs. بیٹھے ہوئے ہیں، یہ کیا کریں گے۔

جناب والا! ۱۴ تاریخ کو صبح ساڑھے سات بجے جب یہ کارروائی شروع ہوئی ہے۔ مجھے وہاں کے لوکل کونسلر نے، ایم پی اے نے رو رو کر بتایا کہ ہم نے ڈی سی کو ٹیلیفون کیا، ہم نے کمشنر کو ٹیلیفون کیا، ہم نے وزیروں کو ٹیلیفون کیا، ہم نے ڈی آئی جی کو ٹیلیفون کیا، ہم نے وزیر اعلیٰ کو فون کیا، کوئی available نہیں ہے۔ ہم گئے اور جا کر وہاں دہائی دی کہ ہمارے ہاں یہ ہو رہا ہے۔ آئیے اور کچھ کیجئے، کوئی نہیں۔ جس مقام پر بچوں پر گولیاں چلائی جا رہی تھیں، اس سے سو گز کے فاصلے پر پولیس چوکی ہے۔ اس سے پانچ سو گز کے اوپر سرکاری دفاتر موجود ہیں۔ جہاں انتظامیہ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہاں جا کر دہائی دی ہے

لیکن ان کا جواب یہ تھا کہ ہمارے پاس ایسا اسلحہ نہیں ہے کہ ہم جا کر ان لوگوں کا مقابلہ کریں، یہ پولیس کا جواب ہے ان کا جواب تھا جنہیں آپ نے لاء اینڈ آرڈر قائم کرنے کے لئے وجود بخشا ہے اور ان کو آپ کا بجٹ سپورٹ کرتا ہے، جائیے اور چیک کیجئے کہ یہ باتیں درست ہیں یا نہیں اور اگر یہ درست ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے، کیونکہ پولیس یہ جواب دے کہ ہمارے پاس وہ اسلحہ نہیں ہے کہ ہم جا کر آپ کو ڈیفینڈ کر سکیں۔ اس لئے آپ ان گولیوں کے آگے ختم ہو جائیے جناب والا! صبح ساڑھے سات بجے یہ شروع ہوا ہے اور پہلی پولیس گارد وہاں تین بجے پہنچی ہے۔ یہ اورنگی، قصبہ کالونی اور متصل کالونی کا واقعہ بتا رہا ہوں، کرفیو کا اعلان ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود کرفیو میں جیپوں میں لوگ آتے ہیں، بسوں کے اندر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک کھلے ٹرک کے اوپر باقاعدہ مورچہ لگا ہوا تھا جس میں ریت بھری ہوئی تھی، اس پر آتے ہیں اور فائرنگ کرتے ہیں، یہ واقعات ۱۴ کو ہوتے ہیں یہ واقعات ۱۵ دسمبر کو ہوتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ سہراب گوٹھ میں ہم نے بڑا کارنامہ انجام دیا سہراب گوٹھ اور اس علاقے کا فاصلہ تین میل کا ہے۔ اگر سہراب گوٹھ میں آپ کے کہنے کے مطابق ساڑھے تین ہزار افراد اس میں انوالو تھے اور وہاں آپ نے ڈرانے کے لئے باہر توپیں تک آویزاں کیں۔ ان توپوں کو استعمال کرنے کی وہاں ضرورت نہ تھی، اور نہ لگانے کی ضرورت تھی، لیکن یہ توپیں یہ بکتر بند گاڑیاں یہ ساڑھے تین ہزار فوجی، اس تین میل کے فاصلے کو طے نہ کر سکے کہ یہ ان کالونیوں کے اندر جا کر ان لوگوں کی جان بچا سکیں۔ اس کے لئے ان کو چوبیس گھنٹے لگے۔ یہ آپ کی ایڈمنسٹریشن کا عالم ہے

جناب والا! کہا گیا ہے کہ اگر کوئی اخلاقی حس ہوتی، تو حکومت استعفیٰ دے دیتی، بالکل صحیح مطالبہ ہے، لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بھی ہم نے ایک ڈرامہ رچایا، آپ کو معلوم ہے لوگوں کے جذبات کیا ہیں، لوگوں نے صدر

[Prof. Khurshid Ahmed]

مملکت اور وزیر اعظم کو سول ہسپتال جانے نہیں دیا، ہمت کر کے یہ لوگ عباسی شہید ہسپتال گئے لیکن وہاں پر لوگوں نے صدر مملکت کا گھیراؤ کر لیا اور دو منٹ سے زیادہ وہ بول نہ سکے، لوگوں کے جذبات کو آپ سامنے رکھیئے اور دیکھیئے کہ کیا ہو رہا ہے اگر یہ حکومت، اگر یہ ایڈمنسٹریشن اس نظام کو نہیں چلا سکتی ہے تو ٹھیک ہے کہ اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے، لیکن استعفوں کا جو ڈھونگ رچایا گیا ہے وہ خود اس قوم کیساتھ اور پارلیمانی روایات کیساتھ ایک مذاق ہے، جناب والا! اس کا سب سے سنگین پہلو یہ ہے کہ اس پورے واقعہ کو بجائے اس کے کہ اس کے حقیقی context میں دیکھا جاتا اس کو پٹھان اور مہاجر کی کشمکش کے لیئے استعمال کیا جا رہا ہے اور مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صرف پریس ہی نہیں بلکہ ایڈمنسٹریشن اس کے اندر ایک رول پلے کر رہی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈال سکیں گے، لیکن اس طرح دراصل وہ آگ لگا رہے ہیں، خدا نخواستہ اگر وہ لگ گئی تو کوئی بجھا نہیں سکے گا،

ہم اس سے پہلے ۱۹۴۶-۴۷ء کے خونی سیلاب سے بھی گزر چکے ہیں، اور پھر میں پورے دکھ کے ساتھ عرض کروں گا۔ ایک بڑا تلخ تجربہ ہم اپنی تاریخ میں ۱۹۷۰-۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں بھی دیکھ چکے ہیں وہاں بھی جب عصبیتیں بیدار ہو گئیں، شروع میں ان کو ایک دوسرے نے اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا، لیکن پھر یہ چیز قابو سے باہر ہو گئی اور جب یہ قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو پھر کسی کو نہیں دیکھتی، پھر ملک بھی irrelevant ہو جاتا ہے اور اسلام بھی irrelevant ہو جاتا ہے، دراصل ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو دیندار تھے، لیکن جب بنگالیت کا ان پر غلبہ ہو گیا تو پھر انہوں نے کسی اور چیز کو نہیں دیکھا۔ آج اس ملک میں بھی وہی کھیل کھیلا جا رہا ہے، اور باقاعدہ اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے، ایک طرف مہاجریت ایک طوفان کی طرح اٹھی اور دوسری طرف اس کے مقابلے میں پنجابیت اور پٹھانیت، جیسے سندھ اور مہاجر

یہ snare ایسا ہے جب انسان اس کے اوپر دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے تو دل کانپ جاتا ہے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں، لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، اور میں اس میں صرف حکومت ہی کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں کہتا ہوں کہ یہ ہم میں سے ہر شخص کی ذمہ داری ہے، ہمارے ادیب ہمارے صحافی، ہمارے علماء، ہمارے سیاستدان، ہماری حکومت، لیکن سب سے بڑی ذمہ داری حکومت کی ہے، اس لئے کہ اختیارات اس کو حاصل ہیں اقتدار اس کو حاصل ہے، وسائل اس کے پاس ہیں، لیکن وہ کر کیا رہی ہے۔

ایک طرف جی ایم سید کی کتاب " پاکستان ٹوٹ کر رہے گا "، چھپتی ہے، پھیلائی جاتی ہے، اخبارات میں بیانات آتے ہیں، لوگ چیخ و پکار کرتے ہیں اس کے بعد منسٹری آف انٹریئر اس کو بین کرتی ہے، دو ڈھائی سال یہ کتاب چلتی رہتی ہے اس کے بعد حکومت کو پتہ چلتا ہے کہ ہاں ایسی بھی کوئی چیز ملک میں گھوم رہی ہے، اسے بین کیا جاتا ہے، لیکن میں آج کہنا چاہتا ہوں کہ بین کرنے کے بعد بھی کتاب اسی طرح چل رہی ہے، آپ نے دو نوٹیفکیشن جاری کر دیئے ہیں۔ ایک اسلام آباد سے اور ایک سی بی آر سے، لیکن اس کتاب کے پھیلنے میں کوئی فرق نہیں پڑا، اسی طریقے سے تمام چیزیں بنائی جا رہی ہیں اور اب مہاجر اور سندھی مل رہے ہیں اس مقصد کے لئے مگر پٹھان اور پنجابی کے مقابلے کے لئے، ہم سب اس ملک کے شہری ہیں، اس میں مہاجریت کی بنیاد کے اوپر، سندھیت کی بنیاد کے اوپر، پنجابیت کی بنیاد کے اوپر، پٹھانیت کی بنیاد کے اوپر، بلوچیت کی بنیاد کے اوپر جو محل بنے گا، جو کام ہو گا وہ ہماری اپنی قبر کھودنے کے مترادف ہو گا ٹھیک ہے یہ عصبیتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور ماضی میں بھی اس کے واقعات ملتے ہیں، لیکن سوچنے سمجھنے والے عناصر کا کام یہ ہے وہ ایسے مواقع کے اوپر اٹھیں، اور اٹھ کر قوم کے سامنے یہ بات لائیں اور رو رو کر لوگوں سے یہ بات کہیں کہ تمہیں اپنے اور اپنے بچوں کی خاطر ان تصورات کو چھوڑ کر پاکستان اور اسلام کی بنیاد پر جینا ہے، رہنا ہے لیکن آپ کو معلوم ہونا

[Prof. Khurshid Ahmed]

چاہیئے کہ مجھ سے چودہ چودہ اور سترہ سال کے بچوں نے ہسپتال میں یہ بات کہی کہ آپ لوگ ہم سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے آ رہے ہیں - آپ ہمیں کلاشنکوف دیجیئے ، مجھ سے چالیس اور پینتالیس سال کے لوگوں نے یہ بات کہی کہ اب ہم اپنے وی سی آر بیچ کر اسلحہ لینا چاہتے ہیں - اس لئے کہ اس کے بغیر ہم اپنا تحفظ نہیں کر سکتے - آخر سوچئے کہ جس ملک کے باشعور طبقے اور نوجوانوں کے اندر یہ ذہن پروان چڑھیں، ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ آپ اس ملک کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد برابر یہ رنگ دیا جا رہا ہے ، گویا یہ پٹھان اور مہاجر کی لڑائی ہے - افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں - کراچی میں افواہوں کے کارخانے لگے ہوئے ہیں ، جس محلے میں آپ چلے جائیے آپ کو معلوم ہوگا کہ لوگ اسلحے پڑ رہے ہیں اور ذرا ذرا سی باتیں اس طرح بڑھ کر پھیل رہی ہیں ان حالات کے اندر آپ کی حکومت سو رہی ہے آپ کے وزراء قدم نہیں رکھ پا رہے ہیں - ہم گئے ہم ہی لوگوں نے ہینڈل کیا - ہم نے کہا ٹھیک ہے یہ آپ کا حق ہے - آپ اس وقت مظلوم ہیں آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اگر آپ ہمیں بُرا بھلا بھی کہتے ہیں تو ہم آپ کو سننے کے لئے آئے ہیں - لیکن اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگ نکلیں اور حقائق لوگوں کے سامنے رکھیں ، عصبیتوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور یہ بتائیں کہ اگر ایک معصوم مہاجر یا پٹھان مارا گیا ہے تو یہ پٹھان اور مہاجر کا مارا جانا نہیں ہے بلکہ یہ انسانیت کا مارا جانا ہے - یہ امت مُسلمہ کو ختم کیا جا رہا ہے - آخر قرآن نے یہ بات نہیں کہی کہ ناحق ایک انسان کی جان لینا ایسا ہے گویا کہ تم نے ساری انسانیت کی جان لے لی یہ پیغام دینے کی ضرورت ہے -

جناب والا! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی ایڈمنسٹریشن ، اخبارات ، اب بھی جو اس کو رنگ ، دے رہے ہیں وہ بڑا خطرناک رنگ ہے اور وہ فضا برابر بڑھ رہی ہے لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ

باہر نکل کر اس کا مقابلہ کیا جائے۔ میں آپ کو ایک واقعہ یاد دلاؤں گا جو آزادی کے بعد یعنی ۱۹۴۷ء کے بعد پیش آیا۔ کراچی میں پہلے ہندو مسلم فسادات ہوئے تو قائد اعظمؒ خود ایوان صدر سے نکل کر پریڈی سٹریٹ پر آگئے اور انہوں نے کہا کہ آج میں تم لوگوں سے ناراض ہوں تم نے مجھے دکھ پہنچایا ہے اور ہندوؤں پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ اگر ہندوؤں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ایسے ہندوؤں سے جو خود مظلوم ہیں اور جنہوں نے ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی ہم ان کا بدلہ ان سے لیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر لوگ واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کراچی میں فسادات نہیں ہوئے۔ لیکن آج یہ عالم ہے کہ صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب بھی دورہ کرتے ہیں لیکن کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ ذرا سوچیئے کہ ایسا کیوں ہے؟

پھر اس پورے واقعہ کو ایک اور غلط رنگ دیا جا رہا ہے کہ بلا تحقیق اس میں افغان مہاجرین کو انوالو کیا جا رہا ہے یہ بات ایک حقیقت ہے کہ افغانستان سے خاد کے ایجنٹ یہاں آئے اور انہوں نے تخریب کاری میں حصہ لیا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس بات کی طرف حکومت کو بار بار متوجہ کیا گیا اور خود افغان مہاجرین نے حکومت کو متوجہ کیا اور پچھلے ایک سال سے جو واقعات ہوئے ہیں ان میں ان ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بحیثیت مجموعی جن علاقوں میں افغان مہاجرین رہے وہاں امن و امان کی صورت حال، مقامی تنازعات یہ تمام چیزیں اس حد سے نیچی رہی ہیں جو عام معاشرے میں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت بین الاقوامی فضا بدل رہی ہے، انڈیا اور روس کا دباؤ ہے اور پاکستان پر اس قسم کا دباؤ ہے کہ وہ افغان پالیسی کو بدلے۔ اس لئے مختلف لابیز اس رخ پر بھی کام کر رہی ہے کہ اس کے ہم سکیپ گوٹ تلاش کریں اس میں ایک یہ پٹھان، مہاجر اور دوسرا افغان مہاجرین میرا کہنا یہ ہے کہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

جو بھی مجرم پٹھان ہو یا پنجابی، مہاجر ہو یا بلوچی، اس کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔ حکومت کو اور ایڈمنسٹریشن کو اس معاملے میں جرأت اور یکساںیت کیساتھ کام کرنا چاہیئے۔ یہ وہ موقع ہے جب، جہاں، جو تخریب کار موجود ہیں خواہ وہ باہر کا ہو یا پاکستانی ہو، وہ دشمن ہے اس پر گرفت کیجیئے اور سزا دیجیئے۔ جہاں اسلحہ جمع ہے اس کو پکڑیئے۔ آپ کی انٹیلی جنس ایجنسیاں، سیاسی کارکنوں کے پیچھے تو کام کرتی ہیں، لیکن جہاں اسلحہ کے انبار لگے ہوئے ہوں اور جو عام چلنے پھرنے والوں کو نظر آ رہے ہوں وہ ان کو نظر نہیں آتے اگر کہیں گرفت کی جاتی ہے تو پھر بڑی بڑی اسامیاں ان کی رہائی کرانے کے لئے آتی ہیں۔ ان کی سفارشیں لے کر کے۔ اگر آپ حقیقی انداز میں جسے Real operation of clean up کہیں، پوری قوم میں کریں ان لوگوں کو پکڑیں اور قرار واقعی سزا دیں۔ لیکن دوسری طرف نہ اس کو پٹھان و مہاجر کا مسئلہ بننے دیجیئے اور نہ اس میں افغان مسئلے کو قربان کرنے کی کوشش کیجیئے۔ یہ بڑا نقصان کا سودا ہو گا اس ملک اور قوم کے لئے اور یہ ہمارے ساتھ ایک سنگین مذاق ہو گا۔

جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اس بات کو اچھے طریقے سے متعین کیا جائے کہ اس میں سے بڑی ذمہ داری مرکزی اور صوبائی حکومت کی ہے یہ حکومتیں لوگوں کے جان و مال کے تحفظ، ملک میں قانون کو قائم کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے لئے، سیبوٹیرز کو چیک کرنے کے لئے اور ان پر گرفت کرنے میں بالکل ناکام رہی ہیں ۔ دوسری چیز یہ کہ ملک میں کرپشن ہر سطح پر جس تیزی سے اور جس مقدار میں آج پائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسی کی وجہ سے ایک عام آدمی کا اعتماد پورے نظام کے اوپر، قانون کے نظام کے اوپر حتیٰ کہ فوج پر بھی نہیں رہا۔ اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی زیادتی ہم نے اپنی فوج کے ساتھ کی ہے۔ یہ قوم اپنی فوج سے محبت کرتی تھی اور فوج پر اعتماد کرتی تھی۔ اسے یہ یقین تھا کہ بُرے وقت میں فوج ہمارے کام آئے گی۔ لیکن مارشل لاء کے دور میں جس طرح فوج کو استعمال کیا گیا اور فوجی عدالتوں نے

کم و بیش جو بری مثال پیش کی اس نے فوج پر اس اعتماد کو مجروح کر دیا اب بار بار کے کرفیو، فوج کا استعمال اور اس کے اندر نہایت ہی بیہودہ انداز میں قوت کا اظہار، جرنلسٹ کو زمین پر لٹا کر کے کہا گیا ہے کہ تم crawl کرو، مرغا بنو، کیمرے چھینے اور توڑے گئے ہیں۔ تو اس سے دراصل آپ نے خود فوج سے جو لوگوں کو محبت اور توقعات تھیں، وہ ختم کر دی ہیں۔ فوج as an institution suffer کر رہی ہے۔

میں بات دراصل یہ کہنا چاہتا تھا کہ ملک کے اندر جو کرپشن کی کیفیت ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر اس پورے نظام پر سے اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ اور تیسری بات اس میں سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم سب مفاد کے چکر میں ہیں، علاقائی معاملات کے اندر اتنے انوالو ہوتے جا رہے ہیں کہ پاکستانیت اور اسلام کی بنیاد تو ہماری اجتماعی زندگی ہے ہم نے اسلام کے ساتھ اس طرح مذاق کیا ہے نام اس کا اتنا لیا ہے اور اس کے احکام کو اس طرح نظر انداز کیا ہے کہ لوگ اب یہ آوازیں سننے سے بیزار ہو رہے ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ اس نظام کو نہیں بدلیں گے اور اخلاص کے ساتھ جو اسلام نے جان و مال، آبرو کے تحفظ کے لئے پروویژنز دیں۔ اسلام نے لوگوں کے حقوق دینے کا جو بتایا ہے، انصاف قائم کرنے کے جو احکام دیے ہیں اور آپ کا یہ معاشی نظام، یہ سیاسی نظام جب تک کہ اس کے مطابق نہیں آتا، آپ فی الحقیقت قوم کو جوڑ نہیں سکیں گے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان تینوں سطحوں کے اوپر حکومت کا احتساب، کرپشن پر گرفت اور ایک ایسی پالیسی جس کی بنیاد پر آپ قوم کو دوبارہ اٹھا سکیں۔ اگر ہم نے اس چیلنج کو پورا نہ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ نہ صرف آپ کی نئی نسل اس وقت کراچی میں نوجوانوں کے ذہن جو کام کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ یہاں اسلام آباد میں آپ بیٹھ کر نہیں کر سکتے آپ کے ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ پھر خدا نخواستہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہاں وہی کچھ ہو گا جو لبنان اور دیگر مقامات پر ہوا ہے ۔ لیکن ابھی بھی اس کو روکا جا سکتا ہے ۔ بشرطیکہ ہم دیانتداری کے ساتھ ، خلوص اور جرأت کے ساتھ اس چیلنج کو face کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اس کے لئے سب سے بڑی ضرورت کم از کم کراچی کی حد تک ایک ایکشن پلان ایمرجنسی بنیادوں پر تیار کیا جائے ، کراچی کے حالات کا جائزہ لیجئے اور وہاں بیٹھئے ۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ۱۴ر دسمبر کو یہ واقعات شروع ہوئے ہیں اور آج ۶ر جنوری ہے لیکن ابھی تک کوئی آزادانہ عدالتی تحقیقات میرے علم کی حد تک شروع نہیں ہوئی ۔ حالانکہ پہلے دن سے لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ سپریم کورٹ کے جسٹس کے سپرد یہ کام کیجئے کہ وہ فوری طور پر اس کا مطالعہ کرے اور اس بات کا تعین کرے ۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ کراچی میں حلقے محلے میں آپ کو امن کمیٹیاں بنانی ہوں گی ۔ لوگوں کو جان و مال کا تحفظ دینا ہو گا ۔ پولیس کے نظام میں بنیادی تبدیلیاں لانا پڑیں گی ۔ شاید اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ سیاسی طور پر پورے شہر کو ری آرگنائز کیا جائے ۔ اس کو وسائل بھی دینے کی ضرورت ہے ۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اس وقت جو شہر علاقائی اور لسانی عصبیتوں کی بنیاد پر بٹ گیا ہے اسے ختم کیجئے اور یہ اسی وقت ختم ہو سکتا ہے جب ان علاقائی عصبیتوں سے بالا کوئی چیز ہو ۔ یہ چیزیں دو ہی ہو سکتی ہیں ۔ ایک وہ سیاسی پارٹیاں جو ریجنل نہ ہوں جن میں ہر علاقے کے لوگ ہوں جن کی نسبت ہر علاقے کے ساتھ ہو اور دوسرا اخلاص کے ساتھ اسلام کی بنیاد پر قوم کو دوبارہ اٹھائیں ۔

میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ غزوہ حنین کے بعد ایک واقعہ رونما ہوا تھا کہ مہاجروں نے مہاجروں کو اور انصار نے انصار کو بلا لیا تھا اور ایک ٹینشن کی فضا بن گئی تھی لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دونوں کے پاس گئے اور ان کو جمع کیا اور ان کو بتایا کہ اسلام نے کیا ان پر انعامات کئے ہیں ۔ اللہ

کے نبی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے کیسا ان کو ملا - اور اس عصبیت کو وہیں دفن کر دیا۔ اور آپ کو معلوم ہے اس کے پیچھے یہودیوں کی سازش بھی کارفرما تھی۔ ہم آج اسی طرح کے حالات سے دوچار ہیں اور اس کا حل بھی یہی ہے کہ آپ اخلاص کے ساتھ، ایمانداری کے ساتھ لیکن صحیح طریقے سے جذبات کے ساتھ نہیں، محض زبان سے نہیں بلکہ اسلام نے جس دعوت اور نظام کی طرف بلایا ہے اس نظام کو قائم کرنے کے لئے آگے بڑھیئے اس چیلنج کا مقابلہ کیجیئے، لوگوں سے ملیئے حالات کو جانیئے جس کے ساتھ ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کیجیئے، ابھی تک کوئی مؤثر کوشش نہیں ہوئی ہے، ان گھروں کو جو جل گئے، ان کے لئے کوئی متبادل انتظام نہیں کیا۔ جو دکانیں جل گئیں ان لوگوں کو سہارا دینے کیلئے کچھ نہیں کیا یہ تمام چیزیں ہیں، جن کا سامنا کرنا فوری طور پر ضروری ہے اگر اس کے لئے پورے ملک کے وسائل کو استعمال کرنا پڑے تو یہ بھی ایک سستا سودا ہو گا۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پارلیمنٹ کا اس ایوان کا اور پوری قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو محض سیاسی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ اس ملک کو بچانے کے لئے کوشش کرے اور اگر ہم نے اس کو نہ بچایا اور کراچی کے واقعات کو ہم نے نظرانداز کیا اور پھر ہم دوبارہ سو گئے کسی اور حادثے کے انتظار کے لئے، تو خدا مجھے معاف کرے اگر میں یہ بات کروں کہ پھر ہمارے لئے پاکستان کو بچانا اور باقی رکھنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لئے آج اٹھیئے اور اس لڑائی کو سر کیجیئے اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو جو قربانی دینی پڑے وہ قربانی ہم دیں۔ جبھی یہ کام ہو سکے گا۔ "وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

جناب چیئرمین: ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے لیکن اگر دس منٹ کوئی اور بولنا چاہے تو ایک اور مقرر کو بھی لے سکتے ہیں۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

میر نبی بخش زہری : کل صبح سے شروع کیا جائے جناب۔

جناب چیئرمین : کل تو اجلاس میرے خیال میں دیگر وجوہات کی بنا پر نہیں ہو رہا لیکن پرسوں ہو گا۔ اس اجلاس کو برخاست کرنے سے پہلے میں آپ سے یہ بھی چاہوں گا کہ آپ میری رہنمائی کریں کہ جہاں تک سینٹ کی کارروائی کا تعلق ہے اس بحث سے ہمارے پاس زیادہ اہم معاملہ کوئی نہیں ہے اور اس کو ایک نتیجے پر پہنچانا بھی ضروری ہے۔ کئی ایک تجاویز سامنے آئی ہیں جن کے متعلق کچھ غور کیا جا سکتا ہے اب اس میں آپ کی مرضی ہے میں آپ کی صوابدید میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ کہ وقفہ سوالات، تحاریک التواء، تحاریک استحقاق آپ رکھنا چاہیں گے یا اس بحث کو ہی جاری رکھیں گے؟

میر نبی بخش زہری : اس بحث کو ہی جاری رکھیں۔

جناب چیئرمین : اس کو فی الحال پھر معطل کرتے ہیں اگر یہی سب کی رائے ہے۔ اور پھر جب یہ بحث ختم ہو جائے تو پھر جو نارمل کارروائی ہے، سوالات، تحاریک التواء و استحقاق کی وہ شروع کریں گے۔ کیونکہ میرا اپنا یہ خیال ہے... (مداخلت)

جناب احمد میاں سومرو : ہم ہفتے میں کونسے دن ملیں گے اور کونسے دن نہیں ملیں گے؟

جناب چیئرمین : میں وزیر انصاف صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جمعرات کو ہمیں بتا دیں کہ آئندہ کے لئے کیا پروگرام ہے۔ لیکن یہ اجلاس پھر دوبارہ جمعرات کو دس بجے اسی ہال میں ہو گا اور آپ کی رائے کے مطابق وقفہ سوالات، تحاریک التواء اور تحاریک استحقاق معطل کئے جاتے ہیں۔ تو اب اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning, on Thursday, January 8, 1987].

PCPPI—2076(87)Senate—8-4-1989—300.